میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں
(الحدیث جامع الترمذی)
73 فرقے
اور
اُن کے عقائد
مصنف
ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری
تخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیۃ
ایم اے اسلامیات، ایم اے پنجابی، ایم اے اردو
مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاہور
فون نمبر 0301-7104143

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

73 فرقے
اور ان کے عقائد

مصنف

ابواحمد محمد انس رضا قادری
تخصُص فی الفقہ الاسلامی،الشہادۃُ العالمیہ
ایم ۔اے اسلامیات،ایم ۔اے پنجابی، ایم۔اے اردو

ناشر

مکتبہ فیضان شریعت،لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

و علیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔73 فرقے اور ان کے عقائد

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔**ابو احمد محمد انس رضا قادری**

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔ مکتبہ **فیضان شریعت**، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔**ابو اطہر مولانا محمد اظہر** عطاری المدنی

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔192

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اشاعتِ اول۔۔۔۔۔۔۔رمضان المبارک 1433ھ، جولائی 2012ء

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ بہار شریعت، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ اہلسنت، فیصل آباد
☆ کرمانوالہ بک شاپ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ فیضانِ عطار، کاموکی
☆ مکتبہ شمس و قمر، بھاٹی چوک، لاہور
☆ فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور
☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ رضا ورائٹی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

فہرس

انتساب

صحابی رسول حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام کہ حضرت ابن عباس نے امتِ مسلمہ کے بدترین گمراہ فرقہ کے لوگ خارجیوں سے مناظرہ کر کے ان کا ردّ فرمایا اور حضرت علی المرتضیٰ نے تلوار سے ان کے ساتھ جہاد کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کو بد مذہبوں کے باطل عقائد سے بچانا فرقہ واریت نہیں بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر دور میں فرقہ واریت رہی ہے اور رہے گی۔ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والا شخص اپنے فرقے کے لوگوں سے دلی لگاؤ رکھتا ہے۔ مولوی ہو یا ڈاکٹر یا وکیل یا پولیس والا ہر شخص کوئی نہ کوئی عقائد ونظریات رکھتا ہے اور اپنے ہی عقیدے جیسے لوگوں کی طرفداری کرتا ہے۔ جو خود کو کسی فرقے میں شمار نہیں کرتا، وہ بھی ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو لاوارث ہوتے ہیں کسی فرقے کے نہیں ہوتے، جو مولویوں کو بُرا بھلا کہتا ہے اسے وہ لوگ اچھے لگتے ہیں جو علماء کی شان میں گستاخیاں کرتے ہوں۔ الغرض جو جیسا عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے ہی ہم عقیدہ کو اچھا سمجھتا ہے اور دوسروں سے نفرت کرتا ہے۔

بعض دنیاوی تعلیم یافتہ اور میڈیا کے تجزیہ کار وغیرہ ہر فرقے کو غلط قرار دیتے ہوئے اور علماء کرام کو فرقہ پرست کہتے ہوئے اسے معاشرے میں ترقی کی رکاوٹ سمجھتے ہیں لیکن یہ سوچتے تک نہیں کہ فرقہ واریت کسے کہتے ہیں؟ کیا سب فرقے غلط ہیں؟ انہیں اتنی بھی عقل نہیں ہوتی کہ رہتی دنیا تک تمام کے تمام فرقے غلط نہیں ہوسکتے ایک فرقہ ضرور حق پر رہتا ہے جس کا ثبوت احادیث میں واضح ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنی جہالت میں موقع پا کر فرقوں کو بُرا بھلا کہہ کر عوام کی نظر میں بہت اچھے اور امن پسند تو بن جاتے ہیں لیکن دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے بلکہ الٹا نقصان پہنچاتے ہیں، لوگوں کو یہ ذہن دیتے ہیں کہ کسی مولوی کی کوئی بات نہ مانو یہ سب شدت پسند ہیں، اپنی مرضی کی زندگی گزارو۔

بعض اوقات کئی سیاستدان یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ سب شیعہ، سنی، وہابی

ایک ہو جائیں۔ گویا یہ چاہتے ہیں کہ سب ایسے ہو جائیں کہ ایک ہفتہ شیعہ بن کر معاذ اللہ صحابہ کو گالیاں دیں اور دوسرے ہفتے وہابی بن کر اولیاء کرام پر طعن و تشنیع کریں اور تیسرے ہفتے سنی بن جائیں، یعنی عقیدہ عقیدہ نہ رہے بلکہ ایک مربہ بن جائے۔ پھر کہنے والے بھی وہ سیاستدان ہیں جو ساری زندگی عوام کو پارٹیوں میں لڑاتے ہیں، اپنی پارٹی کے مخالفوں پر بہتان بازیاں کرتے ہیں، خود ایک نہیں ہوتے اور عقیدے جیسے مسئلہ میں سب کو ایک کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر سیاسی پارٹی کے الگ الگ جھوٹے منشور ہیں جن کو یہ چھوڑتے نہیں اور مسلمانوں کو اپنے صحیح عقائد چھوڑنے کی ترغیب دیتے ہیں، پھر افسوس ناک بات یہ ہے کہ ایسا کہنے والے بھی عموماً اہل سنت و جماعت کے سیاستدان ہوتے ہیں، چونکہ کبھی کوئی بدمذہب سیاستدان ایسا نہیں کہتا، وہ اپنے فرقے ہی کے حق میں بولتا ہے۔ ان نام نہاد امن پسند سیاستدانوں کو چاہئے کہ لوگوں کو یہ ذہن دیں کہ فرقہ ورایت کے نام پر قتل و غارت نہ کریں، یہ نہیں کہ مسلمان اپنے صحیح عقائد چھوڑ کر گمراہوں سے اتحاد کرتے پھریں اور اپنے عقیدے خراب کرلیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عزوجل نے تفرقہ سے منع کیا ہے اور اسلام نے ہمیں **صراطِ مستقیم** پر چلنے کی تلقین کی ہے۔ آج ہر فرقے والا خود کو مسلمان کہتا ہے اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ قادیانی، گستاخ صحابہ، گستاخِ اہل بیت، منکرینِ حدیث، نیچری سب کے سب خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اگر یوں لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے کہ جیسا مرضی عقیدہ بناؤ، جیسے مرضی زندگی گزارو، تو آئے دن نئے سے نئے فتنے ظاہر ہوں گے، نئے سے نئے فرقے بنیں گے جیسا کہ موجودہ دور میں ہو بھی رہا ہے۔ شریعت مذاق بن کر رہ جائے گی۔ جس شریعت نے حضرت آدم سے لے کر قیامت اور قیامت کے

بعد تک کے حالات کی نشاندہی کی ہے،اس نے واضح انداز میں **صراطِ مستقیم** کی نشاندہی بھی کی ہے۔جو ان واضح دلائل کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکے گا وہ معاشرے میں فساد ہی کا باعث بنے گا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقے ہونے کی نشاندہی فرمائی اور فرمایا کہ ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔یعنی پتہ چلا کہ ہر کوئی اپنی عقل کے مطابق نہیں چل سکتا ، بلکہ اس حق فرقے کے ساتھ رہنے میں نجات ہے اور اس فرقے میں رہنا فرقہ واریت نہیں بلکہ اس فرقے کو چھوڑ کر دوسرے باطل فرقوں میں جانا فرقہ واریت ہے۔

جنتی فرقہ کی پہچان

جنتی فرقہ کی پہچان کے دوطریقے ہیں:۔ایک یہ کہ اس فرقے کے متعلق کیا احادیث میں کچھ وارد ہے؟ کیا صحابہ کرام و بزرگانِ دین نے اس فرقے کے حق ہونے کی نشاندہی کی ہے؟ دوسری نشانی یہ ہے کہ کیا اس فرقے کے عقائد و نظریات ایسے تو نہیں جن کے خلاف احادیث وارد ہیں؟ ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوچیں گے تو بالکل واضح ہوگا کہ سوائے **اہل سنت وجماعت** کے کوئی فرقہ ایسا نہیں جس کی احادیث میں حق ہونے کی نشاندہی ہو اور اہل سنت و جماعت کا کوئی ایسا عقیدہ نہیں جس کی حدیث پاک میں نفی موجود ہو۔اہل سنت و جماعت کے علاوہ بقیہ جتنے بھی فرقے ہیں ان کے باطل ہونے کی نشاندہی احادیث ،صحابہ کرام ،تابعین اور علمائے اسلاف سے واضح ہے۔ بلکہ ان کے عقائد ہی ایسے ہیں کہ ایک عقل وشعور رکھنے والا شخص خود ہی جان جائے گا کہ یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے۔

احادیث میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ ایک فرقہ جنتی ہے چنانچہ **ترمذی** کی حدیث پاک میں ہے ((إن بنی إسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق أمتی علی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار إلا ملة واحدة))" قالوا

ومن هی یا رسول الله " ((قال ما أنا علیه وأصحابی)) ترجمہ: یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک ملت کے سب دوزخی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ، جلد2، صفحہ549، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

دوسری جگہ اس فرقہ کی ایک نشانی یہ ارشاد فرمائی کہ وہ بڑا گروہ ہوگا چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے ((سبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ)) ترجمہ: بہتر دوزخی اور ایک جنتی ہے اور وہ بڑا گروہ ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، شرح السنۃ، جلد2، صفحہ286، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

پہلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجات والا فرقہ اُسے قرار دیا جس میں صحابہ کرام ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کے تابعین و تبع تابعین و بعد کے بزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہی عقائد کو اختیار کیا جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے۔ مشکوٰۃ کی حدیث ہے "وعن ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فإن الحی لا تؤمن علیه الفتنة أولئك أصحاب محمد صلی الله علیه و سلم کانوا أفضل هذه الأمة أبرها قلوبا و أعمقها علما و أقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبیه و لإقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم و اتبعوهم علی آثارهم و تمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم و سیرهم فإنهم كانوا علی الهدی المستقیم" ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں جو سیدھی راہ جانا چاہتا ہے وہ وفات یافتہ بزرگوں کی راہ چلے کیونکہ زندہ آدمی کا فتنے میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے۔ وہ بزرگ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں جو اس امت میں بہترین، نیک دل، راسخ فی العلم اور تکلف میں کم تھے۔

اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت اور اپنے نبی کا دین قائم رکھنے کے لیے چن لیا۔ان کی بزرگی مانو، ان کے آثار پر چلو بقدر طاقت ان کے اخلاق وسیرت کو مضبوطی سے تھام لو کہ وہ سیدھی راہ پر تھے۔

(مشکوٰۃ،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،جلد1،صفحہ 41،المکتب الإسلامی،بیروت)

دوسری حدیث میں جنتی فرقے کی نشانی یہ فرمائی کہ وہ بڑا گروہ ہوگا۔تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین و بزرگان دین کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلنا ہی اس بڑے گروہ کی نشانی ہے۔

جس طرح احادیث میں ایک جنتی فرقے کی نشانیاں آئی ہیں اسی طرح احادیث میں جہنمی فرقوں کی بھی نشانیاں آئی ہیں چنانچہ گستاخ صحابہ کے متعلق امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے **جمع الجوامع** میں، علامہ **ابن منظور** رحمۃ اللہ علیہ نے **"مختصر تاریخ دمشق"** میں، **قاضی عیاض** رحمۃ اللہ علیہ نے **"الشفاء"** میں اور **خطیب بغدادی** رحمۃ اللہ علیہ نے **"تاریخ بغداد"** میں نقل کیا۔حدیث یوں ہے "عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ((**لا تسبوا أصحابی فإنه يجیء فی آخر الزمان قوم يسبون أصحابی فان مرضوا فلا تعودهم وان ماتوا فلا تشهدوهم ولا تناكحوهم ولا توارثوهم ولا تسلموا عليهم ولا تصلوا عليهم**)) ترجمہ:حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالیاں دے گی اگر ایسے لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائے تو جنازہ میں شرکت نہ کرو، ان سے نکاح نہ کرو، ان کو وارث نہ بناؤ، ان سے سلام نہ کرو، ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو۔

(تاریخ بغداد،جلد8،صفحہ142،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

خارجیوں کے **متعلق ابن ماجہ کی حدیث** ہے ”عن ابن أبی أوفی، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ((**الخوارج کلاب النار**)) ترجمہ: **حضرت ابن ابی اوفی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **خارجی جہنم کے کتے ہیں۔** (سنن ابن ماجه،باب فی ذکر الخوارج،جلد1،صفحه61،دار إحیاء الکتب العربیة)

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دو گمراہ فرقے قدریہ اور مرجیہ کی نفی فرمائی۔ ترمذی کی حدیث پاک** ہے ”عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ((**صنفان من أمتی لیس لهما فی الإسلام نصیب المرجئة والقدریة**)) ترجمہ: **حضرت ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **مروی** ہے **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں مرجیہ اور قدریہ۔**

(ترمذی،کتاب القدر،باب ما جاء فی القدریة ،جلد4،صفحه543،دار إحیاء التراث العربی ،بیروت)

منکرین حدیث کے **متعلق سنن الدارمی ،ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد کی صحیح سند** کے ساتھ **حدیث پاک** ہے ”عن المقدام بن معد یکرب عن رسول الله صلی الله علیه و سلم أنه قال ((**ألا إنی أوتیت الکتاب ومثله معه لایوشك رجل شبعان علی أریکته(السریر)یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فأحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه ألا لا یحل لکم الحمار الأهلی ولا کل ذی ناب من السبع۔**)) ترجمہ: روایت ہے **حضرت مقدام ابن معدیکرب** سے فرماتے ہیں فرمایا **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے: **جان لو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور اس کا مثل بھی۔ خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف قرآن کو تھام لو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ رسول اللہ کا حرام فرمایا ہوا**

ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ کا حرام فرمانا۔ **دیکھو!** تمہارے لئے نہ تو پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیل والا درندہ جانور۔

(سنن ابی دائود، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، جلد2، صفحہ610، دار الفکر، بیروت)

مفتی **احمد یار خان نعیمی** فرماتے ہیں: ''**سبحان اللہ!** یہ ہے میرے محبوب کی قوت نظر انکار حدیث کے موقعوں پر یہ دو کلمے ہمیشہ فرمائے جاتے ہیں کیونکہ قرآنی فرقہ کا موجد عبداللہ چکڑالوی ہے، جو چکڑالہ ضلع میانوالی پنجاب میں پیدا ہوا۔ یہ بہت مالدار اور لنگڑا تھا ''**متکیا**'' (ٹیک لگا کر کھڑا ہونے والا) فرما کر اس کے لنگڑا ہونے کی طرف اور ''**اریکۃ**'' (آرام والی جگہ پر بیٹھا) فرما کر اس کی مالداری کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس فرقہ کا موجد آرام طلب ہوگا، گھر میں رہے گا، علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر نہ کرے گا، صرف قرآن کے ترجمے دیکھ کر یہ کہے گا۔ چنانچہ عبداللہ چکڑالوی اور اس کی ساری ذریت (پیروکار) کا یہی حال ہے۔ غرض کہ یہاں یا ظاہری عیوب کا ذکر ہے یا باطنی کا۔ نہیں جانتے کا مقصد ہے: نہیں مانتے یعنی ہم قرآن کے سوا حدیث وغیرہ کے قائل نہیں۔ قرآن میں سب کچھ ہے پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے؟ عبداللہ چکڑالوی اور اس کی ذریت کے یہی الفاظ ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! ''**ما وجدنا**'' فرما کر کیسا نفیس اشارہ فرمایا کہ اگرچہ قرآن تو کامل ہے مگر انسان کا پانا ناقص، قرآن میں سب کچھ ہے مگر ملے گا اسے جسے میں نکال کر دوں، ہر شخص سمندر سے موتی حاصل نہیں کر سکتا، موتی نکلتے سمندر سے ہیں مگر ملتے جوہری کی دکان پر ہیں۔ اس **افصح الفصحاء** صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو لفظوں میں ان کے دلائل مع تردید بتا دیئے۔۔۔۔ منکرین حدیث کو چاہیے کہ گدھا بھی کھائیں، کتے بلوں پر بھی ہاتھ صاف کریں، پڑی ہوئی چیز بھی قبضہ میں کر لیا کریں۔ کیونکہ انہیں قرآن نے حرام نہیں کیا بلکہ حدیث نے کیا ہے۔ انشاء اللہ اس کا جواب قیامت تک ان

سے نہ بنے گا۔" (مرأۃ المناجیح،جلد1،صفحہ162،نعیمی کتب خانہ ،گجرات)

قادیانیوں اور دیگر نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے متعلق مسلم کی حدیث ہے "

عن أبی هريرة عن النبی صلی الله عليه و سلم قال ((لا تقوم الساعة حتی يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله))"ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹے نبوت کے دعویدار نہ آئیں گے۔سب یہ گمان کرتے ہوں گے کہ وہ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔

(مسلم،کتاب الفتن و اشراط الساعة،جلد4،صفحہ2239،دار إحياء التراث العربی ،بيروت)

ان تمام احادیث سے ناجی فرقے کی دونشانیاں واضح ہوئیں:۔

(1)وہ گروہ صحابہ کرام،تابعین،تبع تابعین وبزرگان دین کے نقش قدم پر ہوگا۔

(2)دوسرا یہ کہ احادیث میں جن گمراہ فرقوں کی نشاندہی کی گئی،اس **فرقہ ناجیہ** کے عقائدواعمال ہرگز ان کی طرح نہ ہوں گے۔

(3)ان دو کے علاوہ ایک اور **تیسری نشانی** بھی حق فرقے میں ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اس فرقے میں دین کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد ہوں گے جیسے **اہل سنت وجماعت** فرقہ میں مفسرین،محدثین،متکلمین،فقہائے کرام،صوفیائے کرام سب ہیں اور یہ صرف چند نہیں بلکہ ہزاروں میں ہیں اور ایسے بڑے بڑے امام ہیں کہ جن کو دیگر فرقے والے بھی مانتے ہیں۔ان بزرگوں نے اپنے اپنے شعبے میں امت مسلمہ کی بہترین رہنمائی فرمائی ہے۔**مفسرین** نے قرآن کی تفسیر کی،**محدثین** نے احادیث کی تشریحات،اس کے صحیح وغلط ہونے کی نشاندہی کی،**متکلمین** نے عقائد کی کتابوں میں اہل سنت کے عقائد واضح کئے اور تصوف میں تزکیہ نفس کے لئے **صوفیا کرام** نے کئی کتب لکھیں۔ایک ایک عالم نے کثیر

کتابیں لکھی ہیں۔فقہ ہی کو دیکھ لیں کہ چاروں اماموں نے کثیر مسائل جن کا جواب قرآن وحدیث میں صراحۃً نہیں تھا ان کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا۔پھر ان کے مقلدین صدیوں سے آرہے ہیں جو نئے سے نئے مسائل جیسے انشورنس،شیئرز کا کاروبار، پرائز بانڈ،قسطوں پر کاروبار،لکی کمیٹی وغیرہ کے مسائل کا جواب اصول وضوابط کے تحت دیتے ہیں۔ایک ایک فقہ کی کتاب کئی کئی جلدوں میں موجود ہے۔ ہزاروں مسائل تو ایسے ہیں جو عام طور پر درپیش نہیں ہوتے لیکن ان کے جوابات فقہائے کرام نے دیئے ہیں کہ جب کبھی ایسا مسئلہ درپیش ہو تو وہ ان سے رہنمائی حاصل کرسکیں۔اس کے علاوہ بقیہ جتنے بھی فرقے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ سوائے اس فرقے کے بانی کے اور کوئی دوسرا عالم ہی نہیں ہوا۔ظاہر ہے کہ جو فرقہ احادیث کا منکر ہے اس میں **محدثین** کہاں سے آئیں گے؟ جو فقہ کا منکر ہے ان میں **فقہائے** کرام کہاں سے آئیں گے؟ جو تصوف کا منکر ہے اس میں **صوفی** کہاں سے آئیں گے؟ موجودہ وہابیوں ہی کو لے لیں ،آج تک ان کی کوئی ایک ایسی کتاب نہیں آئی جس میں رفع یدین،آمین بالجہر،شرک و بدعت کے علاوہ کثیر ایسے مسائل ہوں جو عام زندگی میں درپیش ہوتے ہیں اور وہابی مولویوں نے بالاتفاق ان پر فتوے دیئے ہوں۔ان کا حال تو یہ ہے کہ کوئی مسئلہ درپیش ہو جس کا حل قرآن وحدیث میں واضح نہیں تو وہابی مولوی چاروں اماموں کی طرف دیکھتا کہ ان سے کچھ بھیک مل جائے۔جو آسان مسئلہ جس امام سے ملا لے لیا۔وہی مسئلہ کسی دوسرے وہابی مولوی کو پیش آیا تو وہ بھی کٹورا لے کر بھاگا اس نے اپنی مرضی سے چاروں اماموں میں سے کوئی قول لے لیا۔ایک ہی مسئلہ میں دونوں مولویوں کے فتوے الگ الگ ہوئے اور دونوں مولوی مانگ کر جواب لینے کے باوجود ریڈی میڈ مجتہد بن گئے۔پھر یہ صرف وہی وہابی کرسکتا ہے جو عالم ہو،عام وہابی کو

اپنے مولویوں کی کتابوں میں سوائے شرک و بدعت کے کچھ نہیں ملے گا۔

اہل سنت و جماعت

جیسا کہ پہلے کہا گیا کہ **اہل سنت و جماعت** ہی حق فرقہ ہے اور یہی جنتی فرقہ ہے۔اسی فرقہ کے جنتی ہونے کی احادیث میں نشاندہی ہے اور تمام صحابہ کرام، تابعین، ائمہ کرام، بزرگانِ دین انہی عقائد کے حامل تھے جن پر آج سنی لوگ ہیں۔اب آپ کے سامنے احادیث، اقوالِ صحابہ، اقوالِ اسلاف پیش کئے جاتے ہیں جن میں واضح انداز میں انہوں نے اہل سنت و جماعت کو **جنتی فرقہ** قرار دیا ہے۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی تعریف و مفہوم

"**سنت**" کا معنی ہے طریقہ اور اسلامی عقیدہ میں سنت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے۔اسی سے **اہل سنت** نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلنے والے۔**جماعت** سے مراد صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین اور تبع تابعین کی وہ جماعت ہے جو کتاب و سنت پر قائم رہی۔"**الوجیز فی عقیدۃ السلف الصالح** (أهل السنة والجماعة)" اور دیگر کتب عقائد میں اہل سنت و جماعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے کہ **سنت** کا لغوی معنی ہے طریقہ اور اصطلاحی معنی ہے وہ طریقہ جس پر رسول اللہ اور صحابہ کرام علماً، اعتقاداً، قولاً، عملاً اور تقریراً تھے "وتُطلق السّنَة أيضا على سُنَنِ العبادات والاعتقادات ويقابل السنّة لبدعة" اور لفظ سنت کا اطلاق سنن عبادات پر بھی ہوتا ہے اور لفظ سنت بدعت کے بھی مقابل آتا ہے۔"قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وعلى آله وسلم فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ بَعْدِي فَسَيَرى اخْتلافا كثيرا ؛ فَعَلَيْكُمْ

بِسنّتی وسُنّۃِ الخلفاءِ المَھدِیینَ الرّاشِدین" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

لفظ "**جماعت**" جمع سے نکلا ہے جس کا لغوی معنی ہے کسی شے کا مِل جانا اور یہ اجتماع سے مشتق ہے اور یہ تفرقہ کی ضد ہے۔"والجماعۃ العدد الکثیر من النّاس، وھی أیضا طائفۃ من الناس یجمعھا غرض واحد" ترجمہ: جماعت لوگوں کی کثرت کو کہا جاتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے لوگوں کے ایک گروہ کا ایک غرض کے لئے جمع ہو جانا۔

اصطلاحی معنی میں جماعت کا مطلب ہے مسلمانوں کی جماعت" وھم سَلَفُ ھذہ الأُمۃ من الصحابۃ والتابعین ومن تَبعھُم بإحسان إلی یوم الدِّین؛الذین اجتمعُوا علی الکتاب والسّنَۃ،وساروا علی ما کان علیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وسلم ظاھرا وباطنا وقد أَمرَ اللّٰہُ تعالی عبادہ المؤمنین وحَثَّھم علی الجماعۃ والائتلاف والتعاون ونھاھم عن الفرقۃ والاختلافِ والتَناحر، فقال﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾وقال﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾وقال النَبِی صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وسلم ((وإن ھذہ الملۃ ستفترق علی ثلاث وسبعین،ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ))وقال((علیکم بالجماعۃ وإیاکم والفرقۃ ؛ فإن الشیطان مع الواحد ، وھو من الاثنین أبعد ، ومن أراد بحبوحۃ الجنۃ ، فلیلزم الجماعۃ))"ترجمہ: اس جماعت مسلمین میں صحابہ وتابعین اور جنہوں نے ان صحابہ وتابعین کی قیامت تک اتباع کی وہ شامل ہیں۔ وہ جماعت جو قرآن وسنت پر رہی

اوراس راہ پر چلے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہرا و باطناً تھے۔اللہ عزوجل نے بندہ مومن کواس جماعت کے ساتھ رہنے اوراس سے اختلاف وتفرقہ سے منع فرمایا۔اللہ عزوجل نے فرمایا: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلواور تفرقہ میں نہ پڑو۔دوسری جگہ فرمایا: ان کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے تفرقہ اور اختلاف کیا بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن دلیلیں آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ،بہتر جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ یہ جماعت ہوگی۔دوسری حدیث پاک میں فرمایا: تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو اور تفرقہ سے بچو۔شیطان ایک کے ساتھ ہے اور دو سے دور ہے۔جو جنت میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے اس پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

(الوجیز فی عقیدة السلف الصالح،جلد1،صفحہ 23۔۔،وزارة الشؤون الإسلامیة ،المملکة العربیة)

پتہ چلا کہ **اہل سنت وجماعت** دو حدیثوں سے لیا گیا ہے۔ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو تھامے رکھو اور دوسری حدیث میں فرمایا: جماعت کو تھامے رکھو۔تو اہل سنت و جماعت کا یہ مطلب ہوا کہ وہ گروہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،صحابہ کرام ،تابعین اور تبع تابعین علیہم الرضوان کے طریقہ پر ہے۔ **بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ** میں ہے" (أهــل السـنة)أي أصحاب سنة رسول الله أي التمسك بها (والجماعة)أي جماعة رسول الله وهم الأصحاب والتابعون وهم الفرقة الناجية المشار إليها في قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ((**ستفترق أمتي ثلاثا وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة**))قيل:ومن هم ؟قال((**الذين هم على ما أنا عليه و أصحابي**))"ترجمہ: اہل سنت یعنی وہ لوگ جو رسول اللہ کی سنت پر عمل پیرا ہونے والے ہیں۔ جماعت کا مطلب ہے رسول اللہ کی جماعت جس میں صحابہ کرام اور ان کی اتباع کرنے والے ہیں ۔یہی فرقہ

نجات والا ہے اور اس فرقے کے جنتی ہونے کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ یہ امت **تہتر فرقوں** میں بٹ جائے گی ، **بہتر جہنم** میں اور ایک جنت میں جائے گا ۔عرض کیا گیا وہ کون ہوگا؟ فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(بريقة محمودية، جلد1، صفحه55، مطبعة الحلبي)

یہی بڑا گروہ ہے اور اسی گروہ کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم ہے ۔ابن ماجہ کی حدیث میں فرمایا((**إن أمتي لا تجتمع على ضلالة، فإذا رأيتم اختلافا فعليكم بالسواد الأعظم**)) ترجمہ: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف (فرقہ واریت) دیکھو تو تم پر بڑے گروہ کی اتباع لازم ہے۔

(ابن ماجه، كتاب الفتن ،باب السواد الأعظم ،جلد2، صفحه 1303، دار إحياء الكتب ،الحلبي)

جو اس گروہ سے الگ ہوا جہنم میں گیا جیسا کہ آج کل بعض پڑھے لکھے جاہل کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں، ہم بس مسلمان ہیں ۔ **دیکھیں!** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ واریت کے وقت کہا کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ، الگ نہ رہو۔ الگ رہنے والوں کو شیطان گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔**مشکوۃ شریف کی حدیث ہے** ”عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ((**إن الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية وإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة**)) ترجمہ: **روایت ہے حضرت معاذ بن جبل سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ** تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ **شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا الگ اور دور اور** کنارے والی کو پکڑتا ہے۔ **تم گھاٹیوں سے بچو مسلمانوں کی جماعت اور عوام کو لازم پکڑو۔**

(مشكوة المصابيح، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، جلد1، صفحه40، المكتب الإسلامي، بيروت)

مسند احمد اور ابو داؤد شریف کی بسند صحیح حدیث ہے ”عن أبي ذر قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ((من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه)) "ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوذر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔ (سنن ابو دائود، کتاب الایمان، باب الخوارج ،جلد2،صفحہ655،دار الفکر ،بیروت)

سوادِ اعظم کونسا فرقہ ہے؟

آج کل ہر گمراہ فرقہ خود کو بڑے گروہ والا کہتا ہے۔لہٰذا یہ وضاحت ضروری ہے کہ صحابہ کرام ،تابعین ،ائمہ مجتہدین ،صوفیا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس گروہ کو بڑا گروہ کہا ہے اور وہ خود کس گروہ میں سے تھے؟ سوادِ اعظم پر کلام کرتے ہوئے **امام جلال الدین سیوطی** فرماتے ہیں"فعليكم بالسواد الأعظم أي جملة الناس ومعظمهم الذين يجتمعون على طاعة السلطان وسلوك النهج المستقيم كذا في المجمع فهذا الحديث معيار عظيم لأهل السنة والجماعة شكر الله سعيهم فانهم هم السواد الأعظم وذلك لا يحتاج الى برهان فإنك لو نظرت الى أهل الأهواء بأجمعهم مع انهم اثنان وسبعون فرقة لا يبلغ عددهم عشر أهل السنة " ترجمہ:تم پر سوادِ اعظم کی اتباع لازم ہے یعنی اس سوادِ اعظم کی اتباع جو سلطان کی اطاعت اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہے جیسا کہ مجمع میں ہے۔ یہ حدیث (سوادِ اعظم کی اتباع کرو) اہل سنت کا معیار عظیم ہے۔ اللہ عزوجل نے اہل سنت کی کوشش کو قبول کیا اور اہل سنت و جماعت ہی سوادِ اعظم ہے جو کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ اگر تو گمراہ فرقوں کی طرف نظر کرے تو اگر بہتر کے بہتر گمراہ فرقے اکٹھے ہو جائیں وہ اہل سنت کی تعداد کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

(شرح سنن ابن ماجہ،جلد1،صفحہ283،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)

فیض القدیر میں ہے"(وعلیکم بالجماعة) أی أرکان الدین والسواد الأعظم من أهل السنة أی الزموا هدیهم فیجب اتباع ما هم علیه من العقائد والقواعد وأحکام الدین" **یعنی تم پر لازم ہے کہ سواداعظم یعنی اہل سنت کا دامن تھام لو اور تم پرواجب ہے کہ جن عقائد پر اہل سنت ہے اسی پر قائم رہو۔**

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر،جلد3،صفحہ78،المکتبة التجاریة الکبری،مصر)

التیسیر بشرح جامع الصغیر میں ہے"(علیکم بالجماعة)أی السواد الأعظم من أهل السنة أی الزموا هدیهم (وإیاکم والفرقة)أی احذروا مفارقتهم ما أمکن "**ترجمہ:سوادِاعظم یعنی اہل سنت (کا دامن) پکڑواوران سے الگ ہونے سے بچو۔**

(التیسیر بشرح جامع الصغیر،جلد 1،صفحہ787،مکتبة الإمام الشافعی،الریاض)

عظیم صوفی **محمد بن علی أبو طالب مکی** (المتوفی 386) **تصوف کی بنیادی کتاب "قوت القلوب" میں فرماتے ہیں کہ حدیث پاک میں اختلاف کی صورت میں سواداعظم کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور سوادِاعظم ہمیشہ کثیر رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے یہ عطا کیا ہے کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جتنے بھی گمراہ فرقے ہیں یہ قلیل ہیں**"ولیس السواد الأعظم والجمّ الغفیر الدهماء إلّا أهل السنة والجماعة؛ وهم السواد والعامة" **ترجمہ:سوادِاعظم اور جم غفیر سوائے اہل سنت کے کوئی نہیں ۔یہی اہل سنت سوادِاعظم اور سوادِ عامہ ہے۔**

(قوت القلوب ،جلد2،صفحہ212،دار الکتب العلمیة،بیروت)

ملاعلی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری **سواداعظم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں** "لا ریب انهم اهل السنة والجماعة" **یعنی بلاشک وشبہ وہ گروہ اہل سنت وجماعت ہے۔**

(مرقاۃ المفاتیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنة،جلد 01،صفحہ259، دار الفکر، بیروت)

صحابہ کرام، تابعین و بزرگانِ دین اہل سنت تھے

اب صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہاء، صوفیا کا اہل سنت فرقہ میں ہونے کو ثابت کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں فرقہ واریت ہو چکی تھی اور حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں خارجی فرقہ اہل حق سے باہر ہوا جس کی بنیاد پر اسے **خارجی** کہا جانے لگا، اسی طرح اہل حق سے فرقے نکلتے گئے اور ان کے افعال وعقائد کے اعتبار سے ان کے نام پڑتے گئے۔ جیسے آج بھی کئی فرقے موجود ہیں جبکہ ان گمراہوں کے آباؤ اجداد اہل سنت سے تھے۔ یعنی فرقہ واریت **اہل سنت وجماعت** نہیں کرتے بلکہ جو اہل سنت و جماعت سے الگ ہوئے وہ فرقہ واریت کرتے ہیں۔

صحابہ کرام و تابعین واسلاف اس حق فرقہ کو **اہل سنت وجماعت** ہی کہتے تھے اور یہ وہ فرقہ تھا جس نے عقائد و افعال کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے خود کو **اہل سنت وجماعت** کہنا ثابت ہے۔ **کنز العمال** میں ہے "عن يحيى بن عبد الله بن الحسن عن أبيه قال كان علي يخطب فقام إليه رجل فقال يا أمير المؤمنين أخبرني من أهل الجماعة ؟ ومن أهل الفرقة ؟ ومن أهل السنة ؟ ومن أهل البدعة ؟ فقال ويحك أما إذ سألتني فافهم عني ولا عليك أن لا تسأل عنها أحدا بعدي فأما أهل الجماعة فأنا ومن اتبعني وإن قلوا وذلك الحق عن أمر الله وأمر رسوله فأما أهل الفرقة فالمخالفون لي ومن اتبعني وإن كثروا وأما أهل السنة المتمسكون بما سنه الله لهم ورسوله وإن قلوا وإن قلوا وأما أهل البدعة فالمخالفون لأمر الله ولكتابه ورسوله العاملون برأيهم وأهوائهم وإن كثروا "ترجمہ: **حضرت** یحیٰ بن عبد

اللہ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی **یا امیر المؤمنین!** مجھے اہل جماعت، اہل فرقہ، اہل سنت اور اہل بدعت کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیری خرابی ہے (یعنی تجھے اتنی عام بات ہی پتہ نہیں) جب تو نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا تو سمجھ لے، بعد میں کسی سے نہ پوچھنا۔ **اہل جماعت** میں اور میرے متبعین ہیں اگرچہ تھوڑے ہوں اور یہ جماعت اللہ عزوجل اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حق ہے۔ **اہل فرقہ** (فرقہ خارجی) وہ ہے جس نے میری اور میرے ساتھ والوں کی مخالفت کی اگرچہ زیادہ ہوں۔ **اہل سنت** وہ ہے جس نے اللہ عزوجل و رسول کے طریقے کو تھاما ہوا ہے اگرچہ تھوڑے ہوں۔ **اہل بدعت** وہ ہیں جنہوں نے قرآن اور رسول اللہ کی شریعت کی مخالفت کی اور اپنی عقل وخواہش پر چلے اگرچہ یہ زیادہ ہوں۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق، خطب علی ومواعظہ، جلد16، صفحہ193، بیروت)

تفسیر درمنثور میں **امام جلال الدین سیوطی** رحمۃ اللہ علیہ اس آیت ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔ کی تفسیر فرماتے ہیں ''وأخرج الخطيب في رواة مالك والديلمي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى (**يوم تبيض وجوه وتسود وجوه**) قال ((**تبيض وجوه أهل السنة، وتسود وجوه أهل البدع**)) ۔

وأخرج أبو نصر السجزي في الإبانة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ (**يوم تبيض وجوه وتسود وجوه**) قال: ((**تبيض وجوه أهل الجماعات والسنة، وتسود وجوه أهل البدع والأهواء**)) ترجمہ: امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک و دیلمی رحمہما اللہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کے اس فرمان ''جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔'' کے متعلق فرمایا: **اہل سنت** کے چہرے سفید اور **اہل بدعت** کے سیاہ ہوں گے۔

ابو نصر سجزی رحمۃ اللہ علیہ نے **''ابانہ''** میں حضرت **ابو سعید خدری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت کی ''جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔'' فرمایا: **اہل سنت** کے چہرے سفید ہوں گے اور **اہل بدعت** اور گمراہ لوگوں کے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور، سورۃ آل عمران، آیت 106، جلد 2، صفحہ 291، بیروت)

مسلم میں ہے **ابن سیرین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اجلہ **تابعین** میں سے ہیں فرماتے ہیں'' لم یکونوا یسألون عن الإسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر إلی أهل السنة فیؤخذ حدیثهم و ینظر إلی أهل البدع فلا یؤخذ حدیثهم ''

ترجمہ: پہلے احادیث لینے میں اسناد کے متعلق سوال نہیں پوچھا جاتا تھا پھر جب فتنے (فرقے) واقع ہوئے تو فرمایا: تم ہمارے سامنے اپنی احادیث کے راویوں کے نام پیش کرو تو **اہل سنت** راویوں کی طرف نظر کرو اور انکی روایت کردہ احادیث لے لو اور بدمذہب کی احادیث نہ لو۔ (مقدمہ مسلم، جلد 01، صفحہ 15، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

امام ابو حنیفہ سے سُنّی کی پہچان پوچھی گئی تو فرمایا جو ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افضل مانے اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرے وہ سنی ہے۔ چنانچہ **شرح فقہ اکبر** میں ہے'' سئل **ابو حنیفة** رحمه الله عن مذهب اهل السنة والجماعة فقال ان تفضل الشیخین: ای ابابکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، وتحب الختنین : ای عثمان و علیا رضی الله تعالیٰ عنهما، ان تری المسح علی

الخفین ''ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے **مذہب اہل سنت وجماعت** کی پہچان کا پوچھا گیا فرمایا: **سنّیت** یہ ہے کہ **ابو بکر صدیق** و**عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیگر صحابہ سے **افضلیت** دی جائے اور **حضرت عثمان غنی وعلی المرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **محبت** کی جائے اور موزوں پر مسح کیا جائے۔ (شرح فقہ اکبر، صفحہ 76، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یہی **امام مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **بھی مروی** ہے چنانچہ **مشکوٰۃ** کی شرح **مرقاۃ** میں ہے ''سئل أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن علامات أهل السنة والجماعة؟ فقال أن تحب الشيخين، ولا تطعن الختنين، وتمسح على الخفين ''ترجمہ: **امام مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **اہل سنت والجماعت** کی **علامات** کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: **ابو بکر صدیق** و**عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **محبت** کرنا **اور عثمان غنی وعلی المرتضیٰ** پر طعن نہ کرنا اور موزوں پر مسح کرنا **اہل سنت** کی **علامت** ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطہارت، باب المسح علی الخفین، جلد 2، صفحہ 472، دار الفکر، بیروت)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ دیگر محدثین وفقہاء کرام کی طرح سنی تھے چنانچہ امام بخاری **قرۃ العینین** میں اسلاف کے طریقہ کار کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ **اہل سنت** کے علاوہ دوسرے راوی سے حدیث نہ لیتے تھے۔ فرماتے ہیں''قال البخاری و كان زائدة لا يحدث إلا أهل السنة اقتداء بالسلف''ترجمہ: **حضرت زائدہ** اسلاف کی **پیروی** کرتے ہوئے سوائے اہل سنت کے راویوں کے دیگر مذہب والوں سے احادیث نہ لیتے تھے۔

(قرۃ العینین، جلد 1، صفحہ 18، دار الأرقم، الكويت)

حضرت **خطیب بغدادی** رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں** ''قال: سمعت أحمد بن يونس، يقول رأيت زهير بن معاوية جاء إلى زائدة بن قدامة فكلمه في رجل يحدثه، فقال من أهل السنة هو؟ قال ما أعرفه ببدعة، قال هيهات، أمن أهل

السنة هو؟ فقال زهير متى كان الناس هكذا ؟ فقال زائدة متى كان الناس يشتمون أبا بكر و عمر "ترجمہ: حضرت **احمد بن یونس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زہیر **بن معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ **حضرت زائدہ بن قدامہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اوران کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا جو حدیث بیان کرتا ہے۔حضرت زائدہ بن **قدامہ** نے فرمایا: کیا وہ **اہل سنت** میں سے ہے؟حضرت زہیر نے فرمایا: میں نے اس میں کوئی بدعت نہیں دیکھی۔حضرت زائدہ نے فرمایا: ہائے خرابی کیا وہ **اہل سنت** میں سے ہے؟ حضرت زہیر نے فرمایا: پہلے کون خود کو اہل سنت کے فرقے میں کہا کرتا تھا؟ زائدہ نے فرمایا: پہلے کون ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کو بُرا کہا کرتا تھا۔(یعنی جب لوگوں نے صحابہ کو بُرا کہنا شروع کیا اس وقت صحابہ و تابعین نے خود کو **اہل سنت** کہنا شروع کیا

(الجامع لأخلاق الراوی ،جلد2،صفحہ332،مکتبة المعارف ،الریاض)

تفسیر ابن کثیر میں ہے"وهذه الأمة أيضًا اختلفوا فيما بينهم على نحل كلها ضلالة إلا واحدة، وهم أهل السنة والجماعة، المتمسكون بكتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وبما كان عليه الصدر الأول من الصحابة والتابعين، وأئمة المسلمين في قديم الدهر وحديثه، كما رواه الحاكم في مستدركه أنه سئل، عليه السلام عن الفرقة الناجية منهم، فقال ما أنا عليه (اليوم) وأصحابي"ترجمہ: یہ امت بھی ان (یہود و نصاریٰ) کی طرح دین کے معاملے میں اختلاف کرے گی ،تمام کے تمام فرقے گمراہ ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے، وہ **اہل سنت** ہوں گے، جو کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامے ہوں گے اور انہی عقائد پر ہوں گے جن پر صدر اول کے لوگ صحابہ کرام ،تابعین اور ائمہ مسلمین شروع سے چلے آرہے ہیں۔ حدیث جسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجات

والے فرقے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: **جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔**)

تفسیر ابن کثیر، فی التفسیر، سورۃ الروم، آیت 30، جلد6، صفحہ 317، دار طیبۃ، الریاض)

تاریخ بغداد میں ہے" كتب بشر المريسي إلى أبيه منصور بن عمار أخبرني القرآن خالق أو مخلوق؟ .قال :فكتب إليه عافانا الله وإياك من كل فتنة وجعلنا وإياك من أهل السنة والجماعة فإنه إن يفعل فاعظم بها من نعمة وإلا فهي الهلكة وليست لأحد على الله بعد المرسلين حجة" ترجمہ: **حضرت بشر** مریسی نے اپنے والد منصور بن عمار کے نام خط لکھا کہ مجھے خبر دیجئے کہ **قرآن خالق** ہے یا **مخلوق؟** تو ان کے والد صاحب نے لکھ کر بھیجا کہ اللہ نے ہمیں اور تم کو ہر فتنہ سے **محفوظ** فرمایا اور ہمیں اور تم کو **اہل سنت وجماعت** میں سے کیا۔ اگر اس فرقے میں رہا جائے تو یہ بہت بڑی **نعمت** ہے ورنہ **ہلاکت** ہے اور اب **مرسلین** علیہم السلام کے بعد کسی کے لئے (سوائے اہل سنت کے) اللہ عزوجل کی **حجت** نہیں۔ (تاریخ بغداد، جلد7، صفحہ 66، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام غزالی لکھتے ہیں "بالاقتداء بالفرقة الناجية وهم الصحابة فإنه عليه السلام لما قال ((الناجي منها واحدة))قالوا:يا رسول الله ومن هم؟قال((**أهل السنة والجماعة**))فقيل:ومن أهل السنة والجماعة؟قال ((**ما أنا عليه وأصحابي**)) ترجمہ: فرقہ ناجیہ کی اقتدا کی جائے اور یہ وہ فرقہ ہے جس میں صحابہ کرام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرمایا کہ ایک فرقہ جنتی ہوگا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وہ کون ہوگا؟ فرمایا: **اہل سنت وجماعت**۔ عرض کیا گیا اہل سنت وجماعت میں کون ہوگا؟ فرمایا: جس میں میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (احیاء علوم الدین، جلد3، صفحہ 230، بیروت)

شعب الایمان میں ہے "عن أبي بكر بن عياش في أوصاف أهل السنة والجماعة ومن كف عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيما اختلفوا

فیہ فلم یذکر أحد منهم إلا بخیر" ترجمہ:حضرت ابو بکر بن عیاش سے مروی ہے، **اہل سنت وجماعت** کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ اپنی زبانیں صحابہ کرام کے درمیان ہونے والے اختلافات کے متعلق بند رکھے اور صحابہ کرام کا ذکر خیر سے کرے۔

(شعب الایمان باب فی حب النبی ﷺ، جلد2، صفحہ191، دار الکتب العلمیة، بیروت)

تفسیر کبیر میں **امام فخر الدین رازی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"قوله (**إِلَّا المودة فِي القربى**) والحاصل أن هذه الآية تدل على وجوب حب آل رسول الله صلى الله عليه وسلم وحب أصحابه ،وهذا المنصب لا يسلم إلا على قول أصحابنا أهل السنّة والجماعة الذين جمعوا بين حب العترة والصحابة ، وسمعت بعض المذكرين قال إنه صلى الله عليه وسلم قال ((**مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركب فيها نجا**))وقال صلى الله عليه وسلم ((**أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم**))ونحن الآن في بحر التكليف وتضربنا أمواج الشبهات والشهوات وراكب البحر يحتاج إلى أمرين أحدهما:السفينة الخالية عن العيوب والثقب والثاني:الكواكب الظاهرة الطالعة النيرة،فإذا ركب تلك السفينة ووقع نظره على تلك الكواكب الظاهرة كان رجاء السلامة غالباً ، فكذلك ركب أصحابنا أهل السنة سفينة حب آل محمد ووضعوا أبصارهم على نجوم الصحابة فرجوا من الله تعالى أن يفوزوا بالسلامة والسعادة في الدنيا والآخرة " خلاصہ: قرآن میں ہے" **میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔** " یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آل رسول اور صحابہ کرام سے محبت واجب ہے اور یہ منصب سوائے **اہل سنت وجماعت** کے کسی کو نہیں ملا کہ اس فرقے میں اہل بیت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان دونوں سے محبت ہے۔ایک حدیث یہ بھی سنی ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا۔ دوسری حدیث میں فرمایا: میرے صحابہ تاروں کی مانند ہے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ کشتی پر سوار ہونے والا دو چیزوں کا محتاج ہوتا ہے: ایک یہ کہ کشتی سوراخ اور عیوب سے پاک ہو۔ دوسرا یہ کہ روشن ظاہر و باہر ستارے ہوں (پہلے زمانے میں ستاروں کی مدد سے منزل پر پہنچا جاتا تھا) جب کشتی پر سوار ہوں تو نظر ان ستاروں پر ہوگی تو غالب طور پر سلامتی کے ساتھ منزل پر پہنچ جائے گا۔ اسی طرح **اہل سنت وجماعت** اہل بیت کی محبت والی کشتی میں سوار ہو گئے اور اپنی نگاہیں ستارے صحابہ پر رکھی تو اللہ عزوجل سے امید ہے کہ وہ ہمیں دنیا و آخرت میں سلامتی کے ساتھ کامیاب فرمائے گا۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الشوری، آیت 23، جلد27، صفحہ596، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

أبو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور طبری رازی شافعی اللالکائی 418ھ اپنی کتاب **"شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ والجماعۃ للالکائی"** میں فرماتے ہیں "روی عن المأثور عن السلف فی جمل اعتقاد أهل السنة والتمسك بها والوصية بحفظها قرنا بعد قرن" ترجمہ: بزرگوں سے منقول ہے کہ **اعتقاد اہل سنت** کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور انہوں نے یہ وصیت فرمائی کی رہتی دنیا تک اس عقیدہ کی حفاظت کی جائے۔

(شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ والجماعۃ، جلد1، صفحہ170، دار طیبۃ، السعودیۃ)

ملا علی قاری لکھتے ہیں "والفرقة الناجية هم أهل السنة" ترجمہ: فرقہ ناجیہ **اہل سنت** ہے۔ (مرقاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام، جلد1، صفحہ259، دار الفکر، بیروت)

الوجیز فی عقیدۃ السلف الصالح میں ہے "فأهل السنة والجماعة: هم المتمسكون بسنة النبی صلی الله علیه وعلی آله وسلم وأصحابه ومن تبعهم وسلك سبيلهم فی الاعتقاد والقول والعمل، والذين استقاموا على الاتباع

وجانبوا الابتداع ، وهم باقون ظاهرون منصورون إلى يوم القيامة فاتباعهم هدى ، وخلافهم ضلال ''ترجمہ: اہل سنت وجماعت وہ ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اور وہ بعد والے جنھوں نے ان کی اتباع کی اور اعتقادا ،قولا ،عملاً اس طریقہ پر قائم رہے۔ جو قرآن وسنت پر مضبوطی سے قائم رہے اور گمراہی کو چھوڑے رکھا۔ یہی وہ فرقہ ہے جو باقی رہنے والا ،ظاہر رہنے والا ہے اور اسی کی قیامت تک مدد کی جائے گی ،اس اہل سنت کی پیروی ہدایت ہے اور اس کا خلاف گمراہی ہے۔

(الوجيز فی عقيدة السلف الصالح ،جلد1،صفحه 23--،وزارة الشؤون الإسلامية ،المملكة العربية

المختصر یہ کہ **اہل سنت وجماعت** حق فرقہ ہے اسی فرقہ میں صحابہ کرام ،تابعین ،ائمہ مجتہدین تھے۔ کوئی بھی فرقہ دیکھ لیں اس کی تاریخ ایسی نہ ملے گی۔ وہابیوں کے پیشواؤں نے بھی اہل سنت وجماعت کے حق ہونے کا کہا ہے۔ وہابیوں کا امام **ابن تیمیہ** لکھتا ہے ''و من اهل السنة و الجماعة مذاهب قديم معروف قبل ان يخلق الله ابا حنيفة و مالكاً و الشافعي و احمد فانه مذهب الصحابة'' ترجمہ: ابوحنیفہ ، مالک ،شافعی اور احمد بن حنبل کے پیدا ہونے سے پہلے **اہل سنت وجماعت** کا مذہب قدیم ومشہور ہے، کیونکہ یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مذہب ہے۔

(منهاج السنة،جلد1،صفحه 256،دار الكتب العلمية بيروت،لبنان)

عقيدة محمد بن عبد الوهاب السلفية وأثرها في العالم الإسلامي نامی کتاب میں وہابی مولوی **صالح بن عبد الله العبود** لکھتا ہے ''والخلاصة: أن الشيخ محمد بن عبد الوهاب يذهب مذهب أهل السنة'' خلاصہ یہ ہے کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب اہل سنت سے تھا۔

(عقيدة محمد بن عبد الوهاب--،جلد1،صفحه 368،، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية)

مقالات وفتاوی ابن باز میں سعودی وہابی مفتی **ابن باز** لکھتا ہے: ''رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے عہد سے لے کر آج تک اہل سنت و جماعت کا مذہب ایک ہی ہے۔'' (مقالات و فتاوی ابن باز،صفحہ152،دار السلام،ریاض)

شرح العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ میں ہے''فکذلك أهل السنة والجماعة متوسطون بين فرق الأمة المبتدعة التی انحرفت عن الصراط المستقیم ''ترجمہ: اہل سنت و جماعت وہ فرقہ ہے جو صراط مستقیم پر ہے ان گمراہوں کے برعکس جو اس راہ سے بھٹک گئے۔

(شرح العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الإسلام ابن تیمیۃ،جلد1،صفحہ 240،الرئاسۃ العامۃ)

وہابی مولوی **ابوالحسن عبید اللہ المبارکفوری** مشکوۃ شریف کی شرح میں لکھتا ہے'' فالمراد بالجماعة والسواد الأعظم وما أنا عليه وأصحابی شیء واحد، ولا شك أنهم أهل السنة والجماعة قال الشيخ الجيلانی فی الغنية وأما الفرقة الناجية فهی أهل السنة والجماعة۔۔۔وأهل السنة الذين نذكرهم أهل الحق ومن عداهم فأهل البدعة'' ترجمہ: جماعت سے مراد سواد اعظم ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ میں اور میرے اصحاب اس میں ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ **اہل سنت وجماعت** ہے۔**شیخ عبد القادر جیلانی** نے **''غنیۃ''** میں فرمایا کہ فرقہ ناجیہ **اہل سنت وجماعت** ہے۔اہل سنت جس کے متعلق ہم نے کہا کہ وہ اہل حق ہیں اور جو ان کے خلاف ہیں وہ اہل بدعت ہیں۔ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،جلد1،صفحہ275،إدارۃ البحوث العلمیۃ)

صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں جو بھی فرقہ اپنا عقیدہ **اہل سنت** کے خلاف بناتا تھا اس کے عقیدہ یا بانی کی نسبت سے اس کا نام پڑھ جاتا تھا۔اہل سنت میں تمام صحابہ،تابعین،ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل تھے اور یہ فقہی مسائل میں اگرچہ مختلف رائے رکھتے تھے لیکن عقیدہ کے اعتبار سے ایک تھے۔**التعلیقات الأثریۃ علی العقیدۃ الطحاویۃ**

لأئمۃ الدعوۃ السلفیۃ میں ہے"فإن أهل السنة والجماعة من الأولين والآخرين عقيدتهم واحدة؛ لأنهم معتصمون بالكتاب والسنة، ومن خالفهم في معتقدهم صار مبتدعاً ضالاً ولا يعذر باجتهاده؛ لأن العذر مقبول في الاجتهاد في فروع الأحكام لا في أصول الدين؛ فالعقائد الدينية ليس فيها تعدد مذاهب؛ بل الصواب مذهب أهل السنة والجماعة وما عداه باطل "ترجمہ: اہل سنت کے اگلے پچھلوں کا ایک ہی عقیدہ تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جو عقیدہ کے اعتبار سے ان سے الگ ہوا وہ گمراہ ہوا۔ عقیدہ میں اجتہاد نہیں ہوتا کہ اجتہاد تو فروعی احکام میں ہوتا ہے اصول دین میں نہیں۔ عقائد دینیہ میں دوراہیں نہیں بلکہ ایک ہی راہ ہے اور وہ اہل سنت ہے جو اس سے دور ہوا وہ گمراہ ہے۔

(التعليقات الأثرية على العقيدة الطحاوية لأئمة الدعوة السلفية،جلد1،صفحہ 5)

اسلاف نے گمراہ فرقے کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ جس فرقے کے عقائد اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہوں وہ گمراہ ہے۔ تاج العروس اور معجم لغۃ الفقہاء میں ہے"أهل الاهواء: الذين لا يكون معتقدهم معتقد أهل السنة والجماعة، وهم :الجبرية، والقدرية، والروافض، والخوارج، والمعطلة، والمشبهة" ترجمہ: گمراہ وہ لوگ ہیں جو وہ عقیدہ نہیں رکھتے جو اہل سنت کا ہے۔ ان گمراہ فرقوں میں جبریہ، قدریہ، رافضی، خارجی، معطلہ، مشبہ فرقے ہیں۔ (معجم لغۃ الفقہاء،صفحہ95،دار النفائس)

شافعی مفتی حضرت ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں"كل (مبتدع)هو من خالف في العقائد ما عليه أهل السنة مما كان عليه أهل السنة مما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه ومن بعدهم" ترجمہ: جو اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہو وہ گمراہ ہے۔ اہل سنت وہ مذہب ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ

کرام اور ان کے بعد کے حضرات تھے۔

(تحفة المحتاج فی شرح المنھاج، کتاب الشھادات، جلد10، صفحہ235، المکتبة التجاریة الکبری)

فتاوی حدیثیہ میں ہے"المراد باصحاب البدع فیه من کان علی خلاف ما علیه اھل السنة والجماعة" ترجمہ: **اصحاب بدعیہ یعنی گمراہ لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں۔** (فتاوی حدیثیہ، صفحہ200، دار الفکر، بیروت)

ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ **''الزواجر عن اقتراف الکبائر''** میں لکھتے ہیں"والمراد بالسنة ما علیه إماما أھل السنة والجماعة الشیخ أبو الحسن الأشعری وأبو منصور الماتریدی، والبدعة ما علیه فرقة من فرق المبتدعة المخالفة لاعتقاد ھذین الإمامین وجمیع أتباعھما" ترجمہ: سنت سے **مراد** یہ ہے کہ جس طریقے پر امام اہل سنت **شیخ ابوالحسن اشعری** اور **ابومنصور ماتریدی** تھے اور **بدعت** سے مراد یہ ہے کہ وہ گمراہ فرقے جنہوں نے ان دونوں بزرگوں اور ان کی اتباع کرنے والے **سنیوں کے عقائد** میں **مخالفت** کی ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد1، صفحہ165، دار الفکر، بیروت)

اس پر مزید لکھا جاسکتا ہے، بس اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کسی بھی فرقے کو دیکھ لیں ہرگز وہ اپنے حق ہونے پر اتنے دلائل نہیں دے سکیں گے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو **اہل سنت وجماعت** سے منسلک رکھیں۔ آج کل بعض کم علم فرقہ واریت سے تنگ آکر کہتے ہیں ہم کسی فرقے میں نہیں ہم بس مسلمان ہیں، ایسا کہنا جہالت ہے۔ اوپر صحابہ کرام و بزرگان دین نے خود کو مسلمان کے ساتھ ساتھ **اہل سنت** کہا ہے اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے کی تاکید کی ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں **اہل سنت وجماعت** کو جنتی قرار دیا ہے چنانچہ ابو الفتح **محمد بن عبدالکریم** الشہرستانی (المتوفی 548) رحمۃ اللہ علیہ **''الملل والنحل''** میں لکھتے ہیں"أخبر النبی علیه

السلام ((ستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین فرقة، الناجیة منها واحدة، والباقون هلکی))قیل ومن الناجیة؟ قال ((أهل السنة والجماعة))قیل وما السنة والجماعة؟ قال ((ما أنا علیه الیوم وأصحابی))"ترجمہ: نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر دی کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی جہنمی۔ کہا گیا کون سا جنتی ہے؟ فرمایا: اہل سنت و جماعت۔ پوچھا گیا: اہل سنت و جماعت کون ہے؟ فرمایا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(الملل والنحل، جلد1، صفحہ 11، مؤسسة الحلبی)

اہل سنت و جماعت کے اور بھی نام کتب عقائد میں مذکور ہیں: **السلف الصالح**، **الفرقة الناجية**، **الطائفة المنصورة**، **أهل الاتباع**۔لہذا جب اسلامی عقیدہ کہا جائے گا اس سے مراد **اہل سنت وجماعت** کا عقیدہ ہوگا کہ یہی صحیح معنوں میں مسلمان ہیں۔**الوجیز فی عقیدة السلف الصالح أهل السنة والجماعة** میں ہے"والعقیدة الإسلامیّة: إذا أُطلقت فهی عقیدة أَهل السُّنَّة والجماعة؛ لأَنَّها هی الإسلام الذی ارتضاه اللّٰه دینا لعباده، وهی عقیدة القرون الثلاثة المفضَّلة من الصحابة والتابعین وتابعیهم بإحسان"ترجمہ: جب عقیدہ اسلامیہ کہا جائے گا اس سے مراد **اہل سنت وجماعت** کا عقیدہ ہوگا ہے کہ یہی وہ اسلام ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا۔یہی **اہل سنت** کا عقیدہ جو فضیلت والے صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔

(الوجیز، جلد1، صفحہ12، وزارة الشؤون الإسلامیة، المملکة العربیة السعودیة)

بریلوی، دیوبندی اور وہابیوں میں کون اہل سنت وجماعت میں ہے؟

یہ تو طے ہوگیا کہ صرف اہل سنت و جماعت فرقہ ہی جنتی ہے۔اب موجودہ دور میں تین مشہور گروہ یعنی بریلوی، دیوبندی اور وہابی اپنے آپ کو **اصلی اہل سنت** کہتے ہیں اور

دوسروں کو گمراہ کہتے ہیں ،اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں کون صحیح اہل سنت و جماعت ہے؟
سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کئی وہابی خود کو سنی نہیں کہتے بلکہ **اہل حدیث** کہتے ہیں اور اہل حدیث فرقے کو جنتی ثابت کرتے ہیں چنانچہ انٹرنیٹ پر ایک غیر مقلد وہابی نے فرقہ وہابیہ کو جنتی فرقہ ثابت کرنے کے لئے یوں لکھا ہے: ''رسول اللہ کی اس حدیث کا مطلب: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کا مخالف ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے۔(مسلم) محدثین نے یہی لیا ہے کہ وہ گروہ اہل حدیث ہے۔۔۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ طائفہ منصورہ والی روایت کی تشریح یوں فرماتے ہیں'' ان لم یکونو ا اھلحدیث فلا ادری من ھم ''یعنی اگر طائفہ منصورہ سے مراد اہلحدیث نہیں تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہیں۔ (نووی شرح مسلم)

اسی طرح اور کئی دلائل اس قسم کے دیتے ہیں جبکہ یہ جہالت ہے۔اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں تھا بلکہ ایک گروہ تھا جو فروعی مسائل میں **اہل الرائے** سے مختلف تھا۔عقائد میں یہ دونوں اہل سنت و جماعت تھے۔بلکہ خود **امام احمد بن حنبل** رحمۃ اللہ علیہ جن کا وہابی نے حوالہ دیا ہے وہ نہ صرف اہل سنت و جماعت میں سے تھے بلکہ **امام اہل سنت** تھے چنانچہ **علامہ مناوی** رحمۃ اللہ علیہ **امام احمد بن حنبل** کے متعلق فرماتے ہیں'' وأحمد رحمه الله تعالى هو الإمام الحافظ، الورع، الزاهد، المجتهد، رأس أهل السنة و الجماعة، ومؤسس المذهب الحنبلي ''ترجمہ: امام احمد بن حنبل ،امام حافظ ،صاحب تقوی ،زاہد ،مجتہد ،مذہب حنبلیہ کے بانی اور اہل سنت و جماعت کے امام تھے۔
(الإتحافات السنية بالأحاديث القدسية ،جلد1 ،صفحہ72 ،دار ابن کثیر دمشق ،بیروت)

کئی وہابی مولوی خود کو اہل سنت کہتے ہیں اور اہل حدیث اور اہل سنت کو ایک ہی گروہ قرار دیتے ہوئے خود کو اہل حدیث و اہل سنت ثابت کرتے ہیں چنانچہ **فتاوی علمائے**

حدیث میں وہابی مفتی لکھتا ہے: ''ان دونوں عبارتوں میں اثر سے مراد روایات صحابہ ہیں اور سنت سے مراد حدیث ہے اور اہل حدیث ان دونوں کی طرف **منسوب** ہوتے ہیں، اس لئے کبھی ان کو **سلفی** کہتے ہیں، کبھی اہل حدیث کبھی **اصحاب الاثر**، کبھی **اصحاب الحدیث وغیرہ**۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث بعینہ اہل سنت ہیں اور یہ لقب حدیث ((ماانا علیه واصحابی)) سے **ماخوذ** ہے۔'' (فتاوی علمائے حدیث، جلد 11، صفحہ 289، مکتبہ سعیدیہ، خانیوال)

اسی طرح دیوبندی بھی اپنے آپ کو **اہل سنت حنفی** کہتے ہیں اور بریلوی بھی اپنے آپ کو **اہل سنت حنفی** کہتے ہیں جبکہ عقائد ان دونوں کے باہم مختلف ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندی، وہابیوں اور بریلویوں تینوں کے عقائد اہل سنت کے عقائد کے موافق ہیں یا نہیں؟ اہل سنت ایک **مخصوص عقائد** کا نام ہے جس گروہ کے عقائد اس کے موافق ہیں وہ سنی ہیں جس کے اس کے خلاف ہیں وہ سنی نہیں اگرچہ خود کو سنی کہے۔ **ردالمحتار** میں ہے ''اهل البدعة كل من قال قولا خالف فيه اعتقاد اهل السنة و الجماعة'' ترجمہ: ہر وہ شخص جو اعتقاد میں اہل سنت کے خلاف ہو وہ گمراہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، جلد 4، صفحہ 70، دار الفکر، بیروت)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی **''تحفہ اثناء عشریہ''** کے آخر میں فرماتے ہیں: ''جاننا چاہئے کہ جب اختلاف امت کا مذہبوں میں پیدا ہو کہ کوئی گروہ سنی ہو گیا، کوئی شیعہ تو لازم ہے کہ نشانیاں **اصل وحقیقت** ہر ایک **مذہب** کی دونوں فریق سے **کلام اللہ** اور **اہل بیت** کے اقوال سے جستجو کریں کہ کونسا مذہب بالاتفاق کفار سے مشابہت رکھتا ہے اور کون **چاہِ ضلالت** میں گرفتار ہے اور کون اس مشابہت وضلالت سے برکنار، اس بات کو غور و لحاظ کریں۔ اس لئے کہ جب آپس میں جھگڑا اور نزاع ہوتا ہے تو ایک دوسرے کی روایتوں کو نہیں مانتے ہیں۔ لہٰذا جس پر اللہ کی کتاب اور قول عترت گواہی دیں اس مذہب کی **اصل وحقیقت** کو ہم

سچ جانیں اور اس کے مقابل کو باطل سمجھیں۔ اس لئے کہ جو مذہب کفار کے آئین و وضع سے مشابہت تمام رکھتا ہے وہی باطل ہے اور جو خلاف اس کے ہے وہی حق ہے۔ پس اول ہم نے قرآن مجید پر نظر کی تو بہت آیتیں پائیں کہ اہل سنت کے مذہب کی حقیت کو بتاتی ہے۔۔۔۔(شیعوں کی کتاب) ''**نہج البلاغت**'' میں ہے کہ حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے: ''بیشک کہا انہوں نے لازم پکڑو اجتماع کثیر کو، اس لئے کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور بچو تم اختلاف سے، پس ضرور ایک طرف ہونا لوگوں سے حصہ شیطان کا ہے۔'' اور سوادِ اعظم اگلی صدیوں بلکہ جملہ صدیوں میں آج کے دن تک بھی **اہل سنت** ہیں فقط۔'' (تحفہ اثناء عشریہ، صفحہ 779، 786، انجمن تحفظ ناموس اسلام، کراچی)

دیوبندی اور وہابی عقائد میں ایک ہی ہیں، صرف چند باتوں میں مختلف ہیں۔ دیوبندی وہابیوں کے عقائد کی تفصیل آگے آئے گی، مختصراً یہ ہے کہ دیوبندی اور وہابیوں دونوں کے پیشوا **اسماعیل دہلوی** نے کہا ہے کہ رب تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب ''**صراط مستقیم**'' میں کہتا ہے: ''زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔'' **ابن عبدالوہاب نجدی** نے کہا ہے کہ: ''میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور **محمد** مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔'' وہابیوں کی کتب میں لکھا ہے: ''محمد کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی، ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔'' اسی طرح کے اور بھی عقائد وہابیوں کے ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔ بالفرض صرف یہ دو تین بیان کردہ ہی عقائد

لئے جائیں تو وہابی ایسے عقائد رکھنے کے سبب **سنیت** سے خارج ہیں کہ یہ ہرگز صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگان دین کے عقائد نہیں تھے۔ خود وہابیوں نے لکھا ہے کہ جو بھی عقیدہ صحابہ کرام سے ہٹ کر ہے وہ گمراہی ہے سنیت نہیں چنانچہ ایک وہابی مفتی لکھتا ہے: ''**اصل اہلسنت اہلحدیث** ہی ہیں کیونکہ **اہلسنت** درحقیقت وہ ہے جو ہر طرح سے سنت سے تعلق رکھے یعنی اصول وفروع وعقائد واحکام میں ہر طرح سنت کا پابند رہے جیسے صحابہ کا طرز عمل تھا۔ جو تھوڑا سا بھی اس طرز سے ہٹا وہ **اصل اہلسنت** کہلانے کا مستحق نہیں۔''

(فتاوی علمائے حدیث، جلد11، صفحہ290، مکتبہ سعیدیہ، خانیوال)

اسی طرح دیوبندی ہیں کہ ان کے پیر **رشید احمد گنگوہی** نے کہا کہ شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ دیوبندیوں کا پیشوا **اشرف علی تھانوی** اپنی کتاب ''**حفظ الایمان**'' میں لکھتا ہے کہ پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوپائے) کے لئے بھی حاصل ہے۔ دیوبندی اکابر **قاسم نانوتوی** اپنی کتاب ''**تحذیر الناس**'' میں لکھتا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔ اسی طرح اور کئی عقائد ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔ ایسے عقائد رکھنے والے ہرگز اہل سنت و جماعت میں سے نہیں ہیں۔

کیا بریلوی نیا فرقہ ہے؟

رہے **بریلوی** تو ہرگز ان کے عقائد دیوبند، وہابیوں جیسے، کوئی دیوبندی وہابی

ثابت نہیں کرسکتا کہ بریلویوں کے عقائد اہل سنت کے خلاف ہیں۔ دراصل لفظ **بریلوی** امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی طرف نسبت ہے کہ آپ **ہندوستان** کے ایک شہر **بریلی** میں پیدا ہوئے تھے۔ **بریلوی مسلک** سے مراد کوئی نیا مسلک نہیں، بلکہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، صالحین اور علماء امت جس مسلک پر تھے **مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی** کا اطلاق اُسی پر ہوتا ہے۔ دراصل اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تقریبا دوصدی قبل برصغیر کی سرزمین پر کئی نئے فرقوں نے جنم لیا اور ان فرقوں کے علمبرداروں نے اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو شرک و بدعت قرار دینے کی شرمناک روش اختیار کی، خصوصا **مولوی اسماعیل دہلوی** نے وہابی مسلک کی اشاعت کے لئے جو کتاب **''تقویۃ الایمان''** کے نام سے مرتب کی اس میں علم غیب مصطفیٰ، حاضر و ناظر، شفاعت، استعانت، نداء یارسول اللہ، حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اختیارات نبی وغیرہ تمام عقائد کو معاذ اللہ کفر و شرک قرار دے دیا، جب کہ یہ سارے عقائد روز اول سے قران و سنت سے ثابت شدہ ہیں، اسی طرح میلاد و قیام، صلوٰۃ وسلام، ایصال ثواب، عرس یہ سب معمولات جو صدیوں سے اہلسنت و جماعت میں رائج ہیں اور علمائے امت نے انھیں باعث ثواب قرار دیا ہے، لیکن نئے فرقوں کے علمبرداروں نے ان عقائد و معمولات کو شرک و بدعت قرار دیتے ہوئے اپنی ساری توانائی انہیں مٹانے پر صرف کی، اسی زمانے میں علمائے اہلسنت نے اپنے قلم سے ان عقائد و معمولات کا تحفظ فرمایا اور تحریر و تقریر اور مناظروں کے ذریعے ہر اعتراض کا منہ توڑ جواب دیا۔

عقائد کی اسی معرکہ آرائی کے دور میں **بریلی** کی سرزمین پر امام **احمد رضا خان** قدس سرہ پیدا ہوئے، آپ زبردست عالم دین تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ علمی صلاحیتوں سے مالا مال فرمایا تھا اور آپ تقریبا 100 سے زائد علوم میں مہارت رکھتے تھے خصوصا علم

فقہ میں آپ کے دور میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد وملت مولانا الشاہ **احمد رضا خان** فاضل بریلوی کی علمی صلاحیتوں کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا جو آپ کے مخالف ہیں۔ بہر حال آپ نے اپنے دور کے علمائے اہلسنت کو دیکھا کہ وہ باطل فرقوں کے اعتراضات کے جوابات دے کر عقائد اہلسنت کا دفاع کررہے ہیں تو آپ نے بھی اس عظیم خدمت کے لئے قدم اٹھایا اور اہلسنت کے عقائد کے ثبوت میں دلائل و براہین کا انبار لگادیا، ایک ایک عقیدے کے ثبوت میں کئی کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، ساتھ ہی ساتھ جو معمولات آپ کے زمانے میں رائج تھے ان میں سے جو قرآن وسنت کے مطابق تھے آپ نے ان کی تائید فرمائی اور جو قرآن وسنت کے خلاف تھے آپ نے ان کی تردید فرمائی اس طرح بے شمار موضوعات پر ایک ہزار سے زائد کتابوں کا عظیم ذخیرہ مسلمانوں کو عطا فرمایا بہر حال آپ نے باطل فرقوں کے رد میں اور عقائد و معمولات اہلسنت کی تائید میں جو عظیم خدمات انجام دین اس بنیاد پر آپ علمائے اہلسنت کی صف میں نمایاں ہوگئے اور عقائد اہلسنت کی زبردست وکالت کرنے کے سبب سے یہ عقائد امام **احمد رضا** کی ذات کی طرف منسوب ہونے لگے اور اب حال یہ ہے کہ آپ کی ذات اہلسنت کا ایک عظیم نشان کی حیثیت سے تسلیم کرلی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی حجازی یا شامی ویمنی یا عراقی ومصری بھی مدینہ منورہ میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے تو نجدی اسے بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی تعلق بریلی شہر سے نہیں ہوتا، اسی طرح اگر کوئی "اسئلك الشفاعة يا رسول الله صلى الله عليه وسلم" کہہ کر آپ سے شفاعت طلب کرے تو چاہے وہ جزیرۃ العرب ہی کا رہنے والا کیوں نہ ہو، وہابی اسے **بریلوی** ہی کہتا ہے جبکہ بریلوی اسے کہنا چاہیے جو شہر بریلوی کا رہنے والا ہو لیکن اس کی وجہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اسلاف کے وہ عقائد ہیں جن

کی امام **احمد رضا** قدس سرہ نے دلائل کے ذریعے شد و مد سے تائید فرمائی ہے اور ان عقائد کے ثبوت میں سب نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جس کی وجہ سے یہ عقائد امام **احمد رضا** سے اس قدر منسوب ہوگئے ہیں کہ دنیا میں کوئی بھی **مسلمان** اگر ان عقائد کا قائل ہو تو اسے آپ ہی کی طرف منسوب کرتے ہوئے **بریلوی** کہا جاتا ہے۔

اب چونکہ برصغیر میں ایک فرقہ دیوبند موجود ہے اس لئے **اہلسنت و جماعت** کی شناخت قائم کرنا ناگزیر ہوگیا ہے اس لئے کہ دیوبندی فرقہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت ہی ظاہر کرتا ہے جبکہ دیوبندیوں کے عقائد بھی وہی ہیں جو وہابیوں کے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہابی اپنے آپ کو **اہل حدیث** کہتے ہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے اور دیوبندی تقلید تو کرتے ہیں لیکن وہابیوں کے عقائد کو حق مانتے ہیں اس لئے فرقوں سے **ممتاز** کرنے کے لئے **مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی** کا استعمال مناسب سمجھا، اس کا سب سے بڑا فائدہ کہ اب جو **مسلک اعلیٰ حضرت** کا ماننے والا سمجھا جائے گا اس کے بارے میں خود بخود یہ تصدیق ہوجائے گی کہ یہ علم غیب، حاضر و ناظر، استعانت، شفاعت وغیرہ کا **قائل** ہے اور معمولات اہلسنت عید میلاد النبی، قیام، صلوٰۃ و سلام کو بھی باعث ثواب سمجھتا ہے۔

اہل ایمان کو ہر دور میں شناخت کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ **دیکھئے!** مکہ کی وادیوں میں جب اسلام کی دعوت عام ہوئی تو اس وقت ہر صاحب ایمان کو **مسلمان** کہا جاتا تھا اور جب بھی کوئی کہتا میں مسلمان ہوں تو اس شخص کے بارے میں فوراً یہ سمجھ آجاتا کہ یہ اسلام سے تعلق رکھتا ہے یعنی خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرتا ہے، آپ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے، لیکن ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ اہل ایمان کو اپنی شناخت کے لئے ایک لفظ کے استعمال کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ لفظ

سنی ہے۔وجہ یہ تھی کہ ایک فرقہ پیدا ہوا جس نے معاذ اللہ حضرت سیدنا صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کرنا شروع کر دیا، وہ لوگ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اس لئے اس دور میں اہل سنت نے اپنے آپ کو **سنی مسلمان** کہا اگر کوئی اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتا تو اس کے بارے میں سوال پیدا ہوتا کہ یہ کون سا مسلمان ہے؟ حضرت سیدنا صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو ماننے والا مسلمان ہے یا ان پر لعن طعن کرنے والا، لیکن اگر کوئی اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا تو اس کے بارے میں یہ سمجھ آ جاتا کہ یہ خلفاء کو ماننے والا مسلمان ہے، اس طرح خلفاء پر لعن طعن کرنے والے رافضیوں کے مقابلہ میں اہل سنت کی ایک الگ شناخت ہوگئی **سنی مسلمان**۔

اس سلسلے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حنفی، شافعی، مالکی حنبلی یہ چار مسلک تو پہلے سے موجود ہیں پھر یہ پانچواں **مسلک اعلیٰ حضرت** کیوں کہا جاتا ہے تو انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ **مسلک اعلیٰ حضرت** یہ کوئی پانچواں مسلک نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ چاروں حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی حق ہیں اور کسی ایک کی تقلید واجب ہے اور یہی امر اعلیٰ حضرت امام **احمد رضا** کی کتب سے ثابت ہے اس لئے اگر کوئی شافعی یا حنبلی بھی اپنے آپ کو **مسلک اعلیٰ حضرت** سے منسوب کرتا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ فروعیات میں اپنے امام کی تقلید کے ساتھ ساتھ عقائد و معمولات اہل سنت کا بھی قائل ہے۔ رہا یہ سوال کہ مخالفین اس سے یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ یہ پانچواں مسلک ہے تو ہم سارے وہابیوں، دیوبندیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ امام **احمد رضا** نے کسی عقیدہ کی تائید قرآن وسنت کی دلیل کے بغیر کی ہے، کسی بھی موضوع پر آپ ان کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیجیے ہر عقیدہ کے ثبوت میں انہوں نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور پھر اپنے مؤقف کی تائید میں علماء

امت کے اقوال پیش کیے ہیں، حق کو سمجھنے کے لئے شرط یہ ہے کہ تعصب سے بالاتر ہو کر امام **احمد رضا** قدس سرہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، مطالعہ کے دوران آپ واضح محسوس کریں گے کہ **اعلیٰ حضرت** وہی کہہ رہے ہیں جو چودہ سو سالہ دور میں علماء وفقہاء کہتے رہے ہیں۔
اب بھی اگر کسی کو اطمینان نہ ہوا ہو اور وہ **مسلک** کے لفظ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کرنے پر معترض ہو اور یہی سمجھتا ہو کہ یہ ایک نیا مسلک ہے تو وہابی، دیوبندی سنبھل جائیں اور میرے ایک سوال کا جواب دیں کہ مولوی **محمد اکرم** جو کہ دیوبندیوں کے معتمد مؤرخ ہیں، انہوں نے **''موج کوثر''** میں **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** کے عقائد ونظریات کا تذکرہ کرتے ہوئے بار بار **مسلک ولی اللہ** کا لفظ استعمال کیا تو کیا چاروں مسلک سے علیحدہ یہ مسلک ولی اللہ کوئی پانچواں اور نیا مسلک ہے؟ جو آپ کا جواب ہوگا وہی ہمارا بھی۔

فتاوٰی فقیہ ملت میں ہے: ''مذہب حق اہل سنت و جماعت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسے لفظ کا ہونا ضروری ہے جو تمام بدمذہبوں سے ممتاز کر دے۔ اسی لئے ضرورت کے لحاظ سے ہر زمانہ میں مذہب حق کو امتیاز کے لئے الگ الگ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں مثلاً صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں جب **معتزلہ** ظاہر ہوئے تو اُس وقت کے تمام صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی وتابعی بھی تھے، سب نے مل کر **معتزلہ** کے باطل عقائد کا رَد کیا، لیکن حضرت **ابوالحسن اشعری** علیہ الرحمۃ والرضوان اور ان کے اصحاب نے بڑی سختی سے رَد کرتے ہوئے ان کے خلاف کتابیں تحریر کیں، جس کی وجہ سے اہل سنت کو معتزلہ سے ممتاز کرنے کے لئے **اشعری** کہا گیا۔
اسی طرح موجودہ دور میں بھی اولیاء کرام ودیگر علمائے عظام نے بدعقیدہ فرقوں کا

رَد کیا اور مذہب اہل سنت کی خدمات انجام دی ہیں، لیکن اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے بڑی سختی سے ان کا رَد کیا اور ان کے باطل عقائد کے خلاف کثیر کتابیں تصنیف فرما کر اولیاء کرام کے عقائد ونظریات کو عام کیا، اس لئے مذہب حق اہل سنت کو تمام باطل فرقوں، قادیانی، دیوبندی، وہابی اور مودودی وغیرہم سے ممتاز کرنے لئے "**مسلک اعلیٰ حضرت**" خاص و عام میں رائج ہوا، جسے عامۃ المسلمین نے پسند بھی کیا اور حدیث شریف میں ہے ((ماراٰہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن)) یعنی جس کو عامۃ المسلمین اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔"

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد2، صفحہ429، شبیر برادرز، لاہور)

مبلغ اسلام حضرت علامہ **سیّد محمد مدنی کچھوچھوی** فرماتے ہیں: "غور فرمائیے کہ فاضل بریلوی کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے، از اوّل تا آخر مقلد رہے، ان کی ہر تحریر کتاب وسنت اور اجماع وقیاس کی صحیح ترجمان رہی، نیز سلف صالحین وائمہ ومجتہدین کے ارشادات اور مسلکِ اسلاف کو واضح طور پر پیش کرتی رہی، وہ زندگی کے کسی گوشے میں ایک پل کے لئے بھی "**سبیل مومنین صالحین**" سے نہیں ہٹے۔ اب اگر ایسے کے ارشاداتِ حقانیہ اور توضیحات وتشریحات پر اعتماد کرنے والوں، انہیں سلفِ صالحین کی رَوش کے مطابق یقین کرنے والوں کو "**بریلوی**" کہہ دیا گیا تو کیا بریلویت وسنیت کو بالکل مترادف المعنیٰ نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویت کے وجود کا آغاز فاضل بریلوی کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کرلیا گیا؟"

(تقدیم دور حاضر میں بریلوی، صفحہ10,11، مکتبہ حبیبیہ، لاہور)

المختصر یہ کہ **بریلوی** کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ یہ وہی اہل سنت عقائد سے تعلق رکھتے ہیں جو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین وائمہ مجتہدین کے تھے۔ اس بات کا ثبوت وہابیوں کی کتب سے بھی ملتا ہے۔ **ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی** اہل حدیث لکھتے ہیں: "یہ جماعت امام ابو

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی مدعی ہے، مگر دیوبندی مقلدین یعنی تعلیم یافتگانِ مدرسہ دیوبند اور ان کے اتباع انہیں "**بریلوی**" کہتے ہیں۔"

(ابو یحییٰ امام خان نوشہروی، تراجم علمائے حدیث ہند، صفحہ 376، سبحانی اکیڈمی، لاہور)

احسان الٰہی ظہیر جس نے "**البریلویہ**" کتاب میں حد سے زائد جھوٹ اور بہتان باندھے اس نے بھی یہ اقرار کیا کہ بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ قدیم عقائد پر مشتمل ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے" یہ جماعت اپنی پیدائش اور نام کے لحاظ سے نئی ہے، لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے۔"

(البریلویہ، صفحہ 7، ترجمان السنۃ، لاہور)

دوسری جگہ لکھتا ہے: "ابتداءً میرا گمان تھا کہ یہ فرقہ پاک و ہند سے باہر موجود نہیں ہوگا، مگر یہ گمان زیادہ دیر قائم نہیں رہا، میں نے یہی عقائد مشرق کے آخری حصے سے مغرب کے آخری حصے تک اور افریقہ سے ایشیا تک اسلامی ممالک میں دیکھے۔" (ملخصاً)

(البریلویہ، صفحہ 10، ترجمان السنۃ، لاہور)

مشہور مؤرخ **سلیمان ندوی** جن کا میلان طبع **اہل حدیث** کی طرف تھا لکھتے ہیں: "تیسرا فریق وہ تھا جو شدّت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو **اہل السنۃ** کہتا رہا اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے۔"

(سلیمان ندوی، حیات شبلی، صفحہ 46 بحوالہ تقریب تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ 22)

مشہور رائٹر **شیخ محمد اکرام** لکھتے ہیں: "انہوں (امام احمد رضا بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔"

(محمد اکرام شیخ، موج کوثر، صفحہ 70، طبع ہفتم 1966ء)

وہابیوں کے شیخ الاسلام مولوی **ثناء اللہ امرتسری** لکھتے ہیں: "امرتسر میں مسلم آبادی غیر مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے، اسّی سال قبل پہلے سب مسلمان اسی خیال

کے تھے، جن کو بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔'' (شمع توحید، صفحہ40، مطبوعہ سرگودھا)

کیا ائمہ مجتہدین وتصوف کا اختلاف تفرقہ ہے؟

بعض اوقات وہابی لوگوں میں یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ اہل سنت میں بہت تفرقہ ہے کوئی حنفی ہے، کوئی شافعی، کوئی مالکی، کوئی حنبلی، کوئی قادری، کوئی چشتی، کوئی سہروردی ہے۔ جبکہ درحقیقت یہ تفرقہ نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، چشتی، قادری وغیرہ سب اہل سنت و جماعت سے ہیں، ان میں عقائد کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں، یہ نام تو فقط نسبتی ہیں کہ فقہی وراہِ سلوک کے معاملہ میں ان کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ اختلاف وہ مذموم ہے جو عقائد میں ہے۔ **عبدالرحیم بن حسین عراقی** اپنی کتاب **''الأربعين العشارية''** میں فرماتے ہیں ''الاختلاف فی مسائل العقيدة المتفق عليها عند أهل السنة والجماعة :فهذا اختلاف مذموم لأن العقيدة ثابتة بنصوص قطعية فى الكتاب والسنة وقد أجمع عليها الصحابة فلا يصح أن يكون فيها اختلاف بين المسلمين'' ترجمہ: **اہل سنت و جماعت کے متفق عقائد میں اختلاف مذموم ہے اسلئے یہ عقائد نصوص قطعیہ کتاب وسنت اور اجماع صحابہ سے ثابت ہیں جن میں اختلاف صحیح نہیں ہے۔**

(الأربعين العشارية، جلد1، صفحہ3، دار ابن حزم، بیروت)

جو فقہی مسائل وغیرہ میں اختلاف ہو وہ مذموم نہیں ہے۔ ابن ماجہ کی شرح میں ہے''واما اختلاف المجتهدين فيما بينهم وكذلك اختلاف الصوفية الكرام والمحدثين العظام والقراء الاعلام فهو اختلاف لا يضلل أحدهم الاخر --- قال امام المحدثين السيوطى فى إتمام الدراية نعتقد ان امامنا الشافعى ومالكا وأبا حنيفة وأحمد رضى الله تعالى عنهم وسائر الأئمة على الهدى من ربهم

فی العقائد۔۔۔ و نعتقد ان طریقة أبی القاسم الجنید سید الطائفة الصوفیة علما وعملا طریق مقدم فهو خال عن البدعة" ترجمہ: مجتہدین، صوفیا کرام، محدثین عظام، قراء حضرات کا باہمی اختلاف ایک دوسرے کو گمراہ نہیں ٹھہراتا۔ امام **جلال الدین سیوطی** رحمۃ اللہ علیہ **"اتمام الدرایۃ"** میں فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شافعی، مالکی، ابو حنیفہ احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ کرام رب تعالیٰ کی طرف سے عقائد میں ہدایت پر تھے۔ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ **ابو القاسم جنید** بغدادی صوفی علما و عملی طور پر صحیح راہ پر تھے بدعت والے اعمال سے خالی تھے۔ (شرح سنن ابن ماجه، جلد1، صفحه283، قدیمی کتب خانه، کراچی)

حضور **داتا** سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب **"کشف المحجوب"** میں طریقت کے مختلف سلسلوں کا ذکر فرمایا جیسے سلسلہ محاسبیہ، سلسلہ قصاری، سلسلہ طیفوریہ، سلسلہ جنیدیہ، سلسلہ نوریہ، سلسلہ سہیلیہ، سلسلہ حکمیہ، سلسلہ حرازیہ، سلسلہ خفیفیہ، سلسلہ سیاریہ، فرماتے ہیں: "اہل طریقت کے بارہ مذہب ہیں جن میں سے دو مردود اور دس مقبول ہیں۔ ان دسوں کے معاملات اور طریقت کے سلوک درست و عمدہ ہیں۔ مشاہدات میں ان کے آداب لطیف و دقیق ہیں۔ اگر چہ باہم معاملات جو مجاہدات اور ان کی ریاضتوں میں اختلاف ہے تاہم توحید اور شریعت کے اصول و فروع میں سب متفق ہیں۔ حضرت **ابو یزید بُسطامی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اختلاف العلماء رحمة الا فی تجرید التوحید" ترجمہ: توحید خالص کے سوا ہر مسئلہ میں علماء کا اختلاف رحمت ہے۔"

(کشف المحجوب، صفحه253، شبیر برادرز، لاہور)

کتاب کا مقدمہ تمام ہوا جس میں بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے اہل سنت و جماعت کے حق ہونے پر کافی وافی شافی کلام کیا، اور اپنے مسلمان سنی بھائی کے لئے تشفی کا سامان کیا اور راہ ہدایت کے متلاشی کے لئے نصف النہار کی روشنی سے زیادہ حق کو روشن کیا۔ یعنی دیگر

الفاظ میں یوں کہیے کہ:۔

ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا　　　اب جس کی مرضی جو چاہے وہی پائے روشنی

سنی بھائیوں کا خیر خواہ و دعا گو:

المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو احمد محمد انس رضا عطاری
25 جمادی الآخر 1433ھ 17 مئی 2011ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

73 فرقے اور ان کے عقائد

یہ واضح ہوگیا کہ صراطِ مستقیم پر صرف **اہل سنت و جماعت** ہے اور یہی جنتی فرقہ ہے، اسی کے جنتی ہونے کی احادیث میں نشاندہی ہے اور تمام صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین اسی فرقہ میں رہے ہیں اور اسی میں رہنے کی ترغیب دی ہے۔ بقیہ **72** فرقے کون کون سے ہیں؟ ان کے عقائد کیا ہیں؟ عوام کی اکثریت اس سے نابلد ہے۔ اس لئے یہاں ان فرقوں کے عقائد بیان کئے جارہے ہیں اور ان عقائد کے ساتھ جہاں ضرورت محسوس ہوئی ہے مختصراً **اہل سنت** کا عقیدہ بھی بیان کیا جارہا ہے تاکہ مسلمانوں کو اہل سنت کے عقائد سے بھی آشنائی ہوسکے۔ اگر ہر فرقے کے ردّ میں عقیدہ اہل سنت کو تفصیلاً قرآن و حدیث کے ساتھ لکھا جاتا تو یہ طوالت کا شکار ہوجاتا، اس لئے مختصر ہی چند لائنوں میں بیان کیا گیا ہے۔

ابتداء میں جو فرقے بنے تھے وہ زیادہ تر ایک دوسرے کی ضد میں یا فریق مخالف پر اپنی ذہنی برتری اور عقل و فہم کا مظاہرہ کرنے کی دُھن میں وجود پذیر ہوئے تھے، مثال کے طور پر **خوارج** شیعوں کے ضد میں یا **جبریہ** قدریہ کی مخالفت میں وجود میں آیا تھا اور **وعیدیہ** فرقہ مرجیہ کے خیالات کی مخالفت میں پیدا ہوا، وعلیٰ ھذا القیاس۔ پھر اہل سنت کے علاوہ ہر فرقہ گمراہ تو ہے البتہ بعض اوقات ان کے عقائد گمراہی سے بڑھ کر کفر تک چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا اہل سنت و جماعت کے علاوہ دیگر فرقوں کو گمراہ تو کہیں گے لیکن مطلقاً کافر نہیں کہیں گے جب تک ان کے عقائد حدِّ کفر تک نہ پہنچ جائیں۔

علمائے کرام نے اپنی تحقیقات میں **72** فرقوں کی گنتی کو پورا کیا ہے۔ **علامہ ابن جوزی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وقد ظهر لنا من أصول الفرق الحرورية والقدرية والجهمية والمرجئة والرافضة والجبرية وقد قال بعض أهل العلم أصل الفرق الضالة هذه الفرق ال ستة وقد انقسمت كل فرقة منها على اثنتى عشرة فرقة فصارت اثنتين وسبعين فرقة" ترجمہ: ہم پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ **اصل فرقے** چھ ہیں: خارجیہ، **قدریہ**، جہمیہ، مرجیہ، رافضیہ، جبریہ اور **بعض اہل علم** نے فرمایا کہ **اصل گمراہ فرقے** چھ ہیں اور انہی چھ فرقوں سے ہر فرقہ میں مزید بارہ فرقے نکلے، اس طرح پورے بہتر فرقے ہو گئے۔ (تلبیس إبلیس، الباب الاول، صفحہ19، دار الفکر، بیروت)

حضور **غوث پاک** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب **"غنیۃ الطالبین"** میں لکھتے ہیں: "یہ تمام تہتر فرقے دراصل دس گروہوں سے نکلے ہیں: (1) اہل سنت (2) خارجی (3) شیعہ (4) معتزلہ (5) مرجیہ (6) مشبہ (7) جہمیہ (8) ضراریہ (9) نجاریہ (10) کلابیہ۔ اہل سنت کا صرف ایک ہی طبقہ ہے۔ خوارج یا خارجیہ کے پندرہ، معتزلہ کے چھ، مرجیہ کے بارہ، شیعہ کے بتیس، مشبہ کے تین فرقے ہیں اور ضراریہ، کلابیہ، نجاریہ اور جہمیہ کا ایک ایک فرقہ ہے۔" (غنیۃ الطالبین، صفحہ199، پروگریسوبک، لاہور)

پانچویں صدی ہجری کے عظیم عالم علامہ **ابوشکور محمد بن عبدالسعید سالمی** رحمۃ اللہ علیہ اپنی بہترین عقائد پر مشتمل کتاب **"تمہید ابوشکور سالمی"** میں فرماتے ہیں: "**حضرت عبداللہ** بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ ابلیس نے چالیس دن تک سمندر میں غوطہ لگایا اور ساتویں سمندر میں غوطہ لگایا، **ھاویہ** میں داخل ہو کر **درکات** جہنم کو دیکھا اور ہر قوم کے **"درکہ"** کو دیکھا۔ مالک علیہ السلام نے بہ حکم الٰہی عزوجل اس کو علم و علامت دی اور اس کو **72** رقعے

دئے۔ ہر رقعہ پر ہر بدعت کا نام لکھا۔ ابلیس نے ان رقعوں کو لے کر ان اہل بدعت میں پھیلا دیا، پھر یہ فرقے 72 ہیں اور یہ چھ فرقوں سے نکلے ہیں:۔(1) رافضہ (2) ناجیہ اہل سنت (3) قدریہ (4) جبریہ (5) مشّبہ (6) معطلہ۔ پھر ہر صنف سے 12 فرقے نکلے تو یہ 72 فرقے ہو گئے۔" (تمہید ابو شکور سالمی، صفحہ 390، فرید بک سٹال، لاہور)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان بیان کردہ فرقوں کے علاوہ آج کئی فرقے ایسے ہیں جن کا نام ان 72 فرقوں میں موجود نہیں، اس طرح تو یہ تعداد 72 سے زائد ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ 72 فرقے 72 عقائد کا نام ہیں، جن میں کوئی **خاتم النبیین** کا منکر ہے کوئی **احادیث** کا منکر ہے، کوئی **فقہ** کا منکر ہے، کوئی **تقدیر** کا منکر ہے وغیرہ۔ اب ہر دور میں جتنے بھی نئے نام کے فرقے ہوں گے ان کے عقائد انہی 72 ہی میں سے ہوں گے یعنی فرقوں کے نام بدلتے رہیں گے عقائد وہی رہیں گے۔ مفتی **احمد یار خان** نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ 73 کا عدد اصولی فرقوں کا ہے کہ اصولی فرقہ ایک جنتی اور 72 جہنمی۔ چنانچہ اہل سنت میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی ایسے ہی اشاعرہ، ماتریدیہ سب داخل ہیں کہ عقائد سب کے ایک ہی ہیں اور ان سب کا شمار ایک ہی فرقہ میں ہے۔ ایسے ہی **بہتر ناری** فرقوں کا حال ہے کہ ان میں ایک ایک فرقے کے بہت ٹولے ہیں مثلاً ایک فرقہ روافض کے بہت ٹولے ہیں بارہ امامئے، چھ امامئے، تین امامئے۔ ایسے ہی دیگر فرقوں کا حال ہے لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ اسلامی فرقے کئی سو ہیں۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 170، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اب یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک فرقہ میں سے جب مزید شاخیں نکلیں ہیں تو اسے ایک ہی فرقہ کیوں شمار نہیں کیا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک فرقے میں سے بعض لوگ کوئی اور باطل عقیدہ اپنا لیں تو وہ الگ فرقہ بن جاتا ہے لیکن چونکہ دیگر عقائد میں

وہ اپنے اصل فرقہ ہی کے موافق ہوتا ہے اس لئے اسے اس فرقہ کی شاخ کہا جاتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان فرقوں میں ہندو، عیسائی، یہودی، وغیرہ شامل نہیں ہیں بلکہ ان فرقوں سے مراد وہ ہیں جو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ چنانچہ **مرقاۃ شرح مشکوۃ** میں **ملا علی قاری** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ثم قیل یحتمل أمة الدعوة فیندرج سائر الملل الذین لیسوا علی قبلتنا فی عدد الثلاث والسبعین، ویحتمل أمة الإجابة فیکون الملل الثلاث والسبعون منحصرة فی أهل قبلتنا، والثانی هو الأظهر، ونقل الأبهری أن المراد بالأمة أمة الإجابة عند الأکثر" ترجمہ: کہا گیا کہ ان **73** میں تمام امت شامل ہے جن میں کفار بھی ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس میں صرف امت اجابت اہل قبلہ شمار ہے اور یہ دوسرا قول زیادہ ظاہر ہے۔ علامہ **ابہری** نے فرمایا: اکثر علماء کے نزدیک اس سے امت اجابت مراد ہے۔

(مرقاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، جلد 1، صفحہ 259، دار الفکر، بیروت)

علمائے کرام نے ان گمراہ فرقوں کے عقائد اور ان کے نام اپنی کتب میں نقل کئے ہیں۔ بعض کتابوں میں ان فرقوں کے ناموں میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن عقائد تقریبا وہی ہیں۔ یہاں اجمالی طور پر مختصراً ان چند فرقوں جیسے قدریہ، جبریہ، مرجیہ، جہمیہ، خارجیہ کے عقائد کا ایک جائزہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ (متوفی 597ھ) کی کتاب **"تلبس ابلیس"** سے پیش کیا جاتا ہے:۔

فرقہ قدریہ

قدریہ فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ **قضا و قدر** (تقدیر) کچھ چیز نہیں، نہ پہلے کچھ لکھا گیا ہے۔ ہم مستقلاً قادر مطلق ہو کر اعمال کرتے ہیں۔ یہ لوگ تقدیر کے منکر ہیں جیسے آج

کل بعض دنیاوی تعلیم یافتہ تقدیر کے منکر ہو کر کہتے ہیں کہ نصیب کچھ نہیں ، جو کرنا ہے خود کرنا ہے۔۔۔ **اہل سنت** کا عقیدہ یہ ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس کا منکر گمراہ ہے جامع ترمذی کی **حدیث** ہے''عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم((لا یؤمن عبد حتی یؤمن بأربع :یشہد أن لا إلہ إلا اللہ، وأنی رسول اللہ بعثنی بالحق، ویؤمن بالموت، وبالبعث بعد الموت، ویؤمن بالقدر)) ترجمہ:حضرت **علی** سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے: گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مجھے اللہ نے حق کے ساتھ بھیجا ہے، اور مرنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (جامع ترمذی،ابواب القدر،جلد4،صفحہ20،دار الغرب الإسلامی ،بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **قدریہ** فرقہ کی سخت مذمت فرمائی ۔ایک مقام پر آپ نے تقدیر کے منکروں کا چہرہ بگڑنا اور دھنسنے کا بھی فرمایا ہے چنانچہ **جامع ترمذی** کی حدیث ہے''عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم((یکون فی أمتی خسف ومسخ وذلك فی المكذبین بالقدر)) ترجمہ:حضرت **ابن عمر** سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں دھنسنا اور صورتیں بگڑنا ہوگا اور یہ تقدیر کے منکروں پر ہوگا۔

(جامع ترمذی،ابواب القدر،جلد4،صفحہ25،دار الغرب الإسلامی ،بیروت)

انسان کی تقدیر اس کی پیدائش سے پہلے کی لکھی جا چکی ہے۔ **مسلم** کی حدیث ہے'' عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول((كتب اللہ مقادیر الخلائق قبل أن یخلق السماوات والأرض بخمسین ألف سنۃ قال: وعرشہ علی الماء)) ترجمہ:حضرت **عبداللہ بن عمرو** سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مخلوق کی تقدیریں آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لکھیں۔فرماتے ہیں: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم وموسی، جلد4، صفحہ2044، بیروت)

تقدیریں پہلے سے لکھے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا ہماری تقدیر میں لکھا گیا ہے ہم ویسا کرنے پر مجبور ہیں بلکہ اللہ عزوجل کو معلوم تھا کہ فلاں کیا کام کرے گا، اس معلوم ہونے کو تقدیر کہا گیا۔البتہ رزق و عمر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھ دی ہے۔یعنی کچھ رب تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور کچھ ہمارے اپنے اختیاری افعال ہیں۔پھر تقدیر کی قسمیں ہیں کہ بعض میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اور بعض میں ہوسکتی ہے۔ **بہارشریعت** میں ہے: ''ہر بھلائی اس نے اپنے علمِ ازلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جیسا کرنے والا تھا اور اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔زید کے ذمے برائی لکھی اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ اس کے لئے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

(ملخص بہارشریعت، جلد12، حصہ1، صفحہ5، ضیاء القرآن، لاہور)

احادیث میں تقدیر کے متعلق بحث کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

فرقہ قدریہ کی 12 شاخیں ہیں:۔

(1) احمریہ (2) ثنویہ (3) معتزلہ (4) کیسانیہ (5) شیطانیہ (6) شریکیہ (7) وہمیہ (8) ربویہ (9) بزیہ (10) ناکسیہ (11) قاسطیہ (12) نظامیہ

(1) فرقہ احمریہ

ان کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ پر عدل جاری کرنا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کے عدل میں

شرط یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ان کے کاموں کا مختار کرے اور اُن کے گناہوں کے درمیان ان میں حائل ہو کر روکے۔۔۔**اہل سنت وجماعت** کے نزدیک اللہ عزوجل پر کچھ فرض نہیں ہے۔**شرح العقائد النسفیہ** میں ہے "فلیس ذلك بواجب على الله تعالیٰ والا لما خلق الكافر الفقير المعذب فى الدنيا والاخرة" ترجمہ: اللہ عزوجل پر کچھ واجب نہیں ہے۔(اگر اللہ عزوجل پر واجب ہوتا) تو وہ کیوں کافر فقیر کو پیدا کر کے دنیا و آخرت میں عذاب دیتا؟ (شرح العقائد النسفیہ، صفحہ123، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور گناہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔اس نے گناہوں کی نشاندہی کردی ہے اور اس سے منع کر دیا ہے، اب اس پر یہ فرض نہیں کہ وہ جبراً لوگوں کو گناہوں سے روکے، البتہ وہ اپنے فضل وکرم سے گناہگار کو توبہ کی توفیق دیتا ہے۔

(2) فرقہ ثنویہ

یہ کہتا ہے کہ بھلائی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور برائی ابلیس پیدا کرتا ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ہر چیز رب تعالیٰ کی تخلیق ہے۔قرآن پاک میں ہے ﴿ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔ (سورۃ الرعد، سورۃ13، آیت16)

بھلائی و برائی رب تعالیٰ کی قدرت میں ہے، البتہ اختیار انسان کو ہے کہ وہ چاہے نیکی کرے یا بدی۔

(3) فرقہ معتزلہ

فرقہ معتزلہ کو **قدریہ** بھی کہا جاتا ہے اور یہ بہت مشہور فرقہ ہے۔کتب عقائد میں آج تک ان کے عقائد ملتے ہیں۔**امام جوزی** رحمۃ اللہ علیہ یہاں فرقہ معتزلہ کو قدریہ کی شاخ

کے تحت لائے ہیں۔فرقہ معتزلہ کا قول ہے کہ **قرآن مخلوق** ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا **دیدار** محال ہے۔(واضح رہے کہ اسی فرقہ معتزلہ کو عباسی خلیفہ **مامون الرشید** کے دور میں عروج حاصل ہوا تھا ان لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ اطاعت گزار بندے کو ثواب دے اور عاصی اگر توبہ کئے بغیر مر گیا ہو تو لازماً عذاب دے ورنہ اس کا عدل قائم نہ ہوگا)۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک قرآن مخلوق نہیں بلکہ رب تعالیٰ کا کلام ہے اور رب تعالیٰ کا کلام اسکی صفت ہے۔ جنت میں اللہ عزوجل کا دیدار ہوگا جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے۔**ترمذی** شریف کی **حدیث** ہے((عن جرير بن عبد الله البجلي قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر إلى القمر ليلة البدر، فقال ((إنكم ستعرضون على ربكم فترونه كما ترون هذا القمر لا تضامون في رؤيته)) ترجمہ:حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے چاند کی طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور رب تعالیٰ کو اسی طرح دیکھ سکو گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو یعنی اسے دیکھنے میں بالکل زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ (جامع ترمذی،،ابواب صفة الجنة ،جلد4،صفحہ 687 ،مصر)

اللہ عزوجل پر کچھ واجب نہیں ہے۔مسلمان کی نیکی قبول کرنا اور گناہ معاف کرنا رب تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہے۔

(4)فرقہ کیسانیہ

ان کا کہنا تھا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ افعال جو سرزد ہوتے ہیں وہ بندوں سے پیدا ہوتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں اور ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ بندے

موت کے بعد ثواب پائیں گے یا انہیں عذاب دیا جائیگا۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک افعال کا پیدا ہونا رب تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے۔ جو کافر مرے اسے قبر میں عذاب ملنا یقینی ہے اور جو مسلمان مرے وہ ضرور جنت میں جائے گا، اگر گناہ گار ہوگا تو اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف کرے گا یا گناہوں کی سزا دے کر جنت میں داخل کرے گا۔ **تفسیر نعیمی** میں ہے: ''کسب کے معنی ہیں ہستی کے اسباب کو جمع کر دینا، یہ کام بندے کا ہے، حلق پر چھری چلانا بندے کا کام ہے، پھر جانور مردہ کر دینا رب کا کام ہے، لہٰذا بندہ ذابح تو ہے مگر ممیت نہیں، ممیت یعنی موت دینے والا رب تعالیٰ ہی ہے۔ **ہمارے مذہب** کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ ہر کام رب کے ارادے سے ہوتا ہے مگر بعض وہ کام ہیں جن میں بندہ کے اختیار کو بھی دخل ہے جیسے ہمارے ہاتھ پاؤں وغیرہ کی اختیاری حرکتیں ان پر ثواب و عذاب ہے، کوئی شخص مسئلہ تقدیر کا انکار کر کے خدا کو نہیں مان سکتا اس کا عمدہ فیصلہ اسلام نے کیا، آج اگر ہم قتل یا چوری کر کے حاکم سے کہیں کہ ہم بے قصور ہیں، رب نے کرایا، کبھی نہ مانے گا۔'' (تفسیر نعیمی، جلد3، صفحہ26، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

(5) فرقہ شیطانیہ

ان کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا نہیں کیا۔ (کیونکہ وہ صرف خالق خیر ہے خالق شر نہیں)۔۔۔قرآن پاک میں واضح ہے کہ شیطان کو بھی رب تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

(سورۃ الاعراف،سورۃ7،آیت12)

(6)فرقہ شریکیہ

اس فرقے والے کہتے ہیں سب برائیاں مقدر ہیں سوائے کفر کے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک برائیاں اور کفر انسان کے اختیار میں ہے۔اس میں انسان کومجبور نہیں کیا گیا۔**نبراس** میں ہے"فان قیل اذا کان الکل بتقدیرہ وخلقہ تعالیٰ فیکون الکافر مجبورا فی کفرہ والفاسق فی فسقہ فلایصح تکلیفھا بالایمان والطاعۃ لف و نشر قلنا انہ تعالیٰ اراد منھما الکفر والفسق باختیارھما فلا جبربل ھذہ الارادۃ" ترجمہ:اگر کہا جائے کہ جب ہر چیز مقدر ہےاوراللہ عزوجل نے اسے پیدا کیا تو کافراپنے کفر میں مجبور ہےاور فاسق اپنے فسق میں مجبور ہے،اب اسے ایمان اوراطاعت کا مکلّف بنانا صحیح نہ ہوا۔ہم نے اس کا جواب دیا کہ کافر کا کفراور فاسق کا فسق اس کے اپنے اختیار میں ہے اللہ کا اس میں ارادہ ہے،اللہ عزوجل نے کفراور فسق میں ان پر جبر نہیں کیا۔

(نبراس،صفحہ175،مکتبہ حقانیہ،ملتان)

رب تعالیٰ عالم الغیب ہے اسے پتہ تھا کہ فلاں شخص فلاں گناہ کرے گا،اس پتہ ہونے کوتقدیر کہا گیا،جیسا ہونے والا تھااور جیسا کرنے والا تھااوراپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کوکرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔جیسے ایک استاد کواپنے نالائق شاگرد کے بارے میں پتہ ہے کہ وہ امتحان میں فیل ہوجائے گا،اب فیل ہونا اس کا اپنا عمل ہے،استاد نے اپنے علم کے مطابق کہہ دیا کہ یہ فعل ہوگا۔

(7)فرقہ وہمیہ

ان کا نظریہ ہے کہ مخلوق کے افعال کا وجود نہیں ہےاور نہ نیکی وبدی کا وجود ہے

یعنی یہ سب تخیلات ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک انسان کے افعال کا وجود ہے اور نیکی وبدی کا بھی وجود ہے، یہ نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور یہی نامہ اعمال کل قیامت والے دن تولے جائیں گے۔قرآن وحدیث میں واضح انداز سے اعمال کے وجود ہونے کا ذکر ہے۔قرآن پاک میں ہے﴿وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِینُهُ فَأُولَـٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے۔ (سورۃ الاعراف، سورۃ7، آیت8)

ابن ماجہ کی حدیث ہے"عن أبی عبد الرحمن الحبلی قال سمعت عبد الله بن عمرو، یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ((**یصاح برجل من أمتی یوم القیامة علی رءوس الخلائق، فینشر له تسعة وتسعون سجلا، کل سجل مد البصر، ثم یقول الله عز وجل هل تنکر من هذا شیئا؟ فیقول لا، یا رب، فیقول أظلمتك کتبتی الحافظون؟ فیقول لا، ثم یقول ألك عذر، ألك حسنة؟ فیهاب الرجل، فیقول لا، فیقول بلی، إن لك عندنا حسنات، وإنه لا ظلم علیك الیوم، فتخرج له بطاقة فیها أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا عبده ورسوله، قال فیقول یا رب ما هذه البطاقة، مع هذه السجلات؟ فیقول إنك لا تظلم، فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة، فطاشت السجلات، وثقلت البطاقة**)) ترجمہ: عامر بن یحییٰ ابی عبدالرحمٰن جبلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میری امت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا اور اس کے ساتھ ننانوے دفتر (اعمال ناموں کے) رکھ دیئے جائیں گے اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جاسکے۔اللہ پوچھے گا تو

ان میں سے کسی (عمل) کا انکاری ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔ پھر اللہ فرمائے گا میرے کا
تبوں (فرشتوں) نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ پھر اللہ فرمائیگا اچھا تجھے کوئی اعتراض ہے یا تیرے
پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ سہم کر کہے گا نہیں، میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا
آج کے دن تجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی تیری بہت سی نیکیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر
ایک کاغذ نکالا جائے گا اس میں "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"
لکھا ہوگا، وہ بندہ عرض کرے گا: میرے اتنے سارے اعمال ناموں کے آگے یہ ایک کاغذ
میرے کیا کام آئے گا؟ پروردگار فرمائے گا: آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلڑے میں
سب دفاتر (اسکے اعمال نامے) اور ایک پلڑے میں اس کا وہ کاغذ رکھا جائے گا وہ سب
دفاتر اٹھ جائیں گے وہ ایک کاغذ والا پلڑا جھک جائے گا۔

(ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله، جلد2، صفحه 1437، حلبی)

(8) فرقہ ربوبیہ

اسے **راوندیہ** بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتابیں
اُتری ہیں ان سب پر عمل کرنا فرض ہے خواہ کوئی اس کو ناسخ کہے یا منسوخ۔۔۔۔ **اہل سنت**
کے نزدیک جو حکم اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم فرما کر اس کے
کرنے سے منع کر دیا اس کا کرنا جائز نہیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں بھائی اور
بہن کا باہم نکاح دو مختلف نطفوں سے جائز تھا، اب یہ جائز نہیں۔ اسی طرح حضرت یعقوب
علیہ السلام کے وقت شریعت میں دو بہنوں کے ساتھ ایک وقت میں نکاح جائز تھا اب جائز
نہیں ہے۔ سجدہ تعظیمی پچھلی امتوں میں جائز تھا، اس امت میں منع کر دیا گیا ہے۔ قرآن
پاک میں واضح انداز میں ثابت ہے کہ کئی احکام منسوخ کر دیئے جاتے ہیں۔ ﴿مَا نَنسَخْ

مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: جب کوئی آیت منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

(سورۃ البقرہ، سورۃ 2، آیت 106)

(9) فرقہ بتریہ

یہ فرقے والے کہتے ہیں کہ جس نے گناہ کر کے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک رب تعالیٰ گناہ گار کی توبہ قبول کرنے والا ہے جیسا کہ قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کئی دلائل موجود ہیں۔وہ فرماتا ہے ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔ (سورۃ النساء، سورۃ 4، آیت 48)

(10) فرقہ ناکثیہ

ان کا کہنا ہے کہ جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت توڑ دی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک رسول اللہ کی بیعت توڑنا جائز نہیں، سخت حرام ہے۔اب بیعت کی دو صورتیں ہیں:۔ایک یہ کہ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف مواقع پر کی جیسے دورانِ جنگ جہاد پر بیعت کی، گناہ نہ کرنے پر بیعت کی تو یقیناً اس بیعت کو توڑنا ناجائز ہی تھا۔صحیح بخاری کی حدیث ہے" أن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ و كان شهد بدرا وهو أحد النقباء ليلة العقبة أن رسول الله صلى الله

علیه وسلم قال، وحوله عصابة من أصحابه ((بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا، ولا تسرقوا، ولا تزنوا، ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم، ولا تعصوا في معروف، فمن وفى منكم فأجره على الله، ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له، ومن أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو إلى الله، إن شاء عفا عنه وإن شاء عاقبه))فبايعناه على ذلك"ترجمہ: عبادہ بن صامت جو جنگ بدر میں شریک تھے اور شب عقبہ میں ایک نقیب تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اور نہ ایسا بہتان (کسی پر) باندھنا جس کو تم (دیدہ و دانستہ) بناؤ اور کسی اچھی بات میں خدا اور رسول کی نافرمانی نہ کرنا۔ پس جو کوئی تم میں سے (اس عہد کو) پورا کرے گا، تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اس کی سزا اسے مل جائے گی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جو ان (بری) باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور اللہ اس کو دنیا میں پوشیدہ رکھے گا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کر دے اور چاہے تو اسے عذاب دے (عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ) سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شرط پر (بیعت کر لی)۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب علامة الإيمان حب الأنصار، جلد1، صفحہ12، دار طوق النجاة)

دوسری بیعت بمعنی اطاعت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی امت کو احکام صادر فرمائیں ہیں ان میں کئی افعال فرض، واجب، سنت مؤکدہ ہیں جنہیں بجالانا امتی پر لازم ہے اور چھوڑنا گناہ ہے۔

(11) فرقہ قاسطیہ

ان کا قول ہے کہ دنیا میں زاہد ہونے سے افضل یہ ہے کہ دنیا کمانے میں کوشش کرے۔۔۔اہل سنت کے نزدیک زاہد ہونا دنیا کمانے سے یقیناً افضل ہے جبکہ وہ اپنے متعلقہ لوگوں کے حقوق پورے کرتا ہو۔قرآن وحدیث میں بے شمار مقامات پر دنیا سے محبت کرنے سے منع کیا ہے اور زہد اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔**سورۃ الحدید کی ایک آیت** ملاحظہ ہو﴿**اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرَاہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ وَّمَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ**﴾ ترجمہ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اُگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (سورۃ الحدید، سورت 57، آیت 20)

بخاری و مسلم میں ہے((ان مما اخاف علیکم من بعدی مایفتح علیکم من زھرۃ الدنیا و زینتھا)) ترجمہ: اپنے بعد میں تم سے جس چیز کے بارے میں ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا کی زینت اور کامیابی کے دروازے تم پر کھول دیئے جائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ علی الیتامی، جلد 2، صفحہ 121، دار طوق النجاۃ)

(12) فرقہ نظامیہ

فرقہ نظامیہ جو نظام ابراہیم کے پیروکاروں پر مشتمل ہے ان کا قول ہے کہ جو اللہ

تعالیٰ کو شے کہے تو وہ کافر ہے۔۔۔یعنی فرقہ نظامیہ کے نزدیک رب تعالیٰ کو شے کہنا جائز نہیں ہے کہ شے حادث کو کہتے ہیں جبکہ **اہل سنت** کے نزدیک جس کا وجود ہو اسے شے کہا جاتا ہے، برابر ہے کہ وہ شے قدیم ہو یا حادث۔رب تعالیٰ کی ذات واجب الوجود اور قدیم ہے اس لئے اسے شے کہنا جائز ہے۔بعض علماء نے کہا کہ رب تعالیٰ کو شے کہنا بمعنیٰ ارادہ کرنے والا ہے اور مخلوق کو شے کہنے کا مطلب جس کا ارادہ کیا گیا ہے چنانچہ **الکلیات** میں ہے "فالشیء فِی حق الله بِمَعْنى الشائى وَفِى حق الْمَخْلُوق بِمَعْنى المشىء"

(الكليات معجم فى المصطلحات والفروق اللغوية،صفحہ525،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت)

فرقہ جبریہ

یہ فرقہ قدریہ کی ضد میں نکلا تھا ان کا عقیدہ تھا کہ انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا جو کچھ اچھا یا بُرا انسان سے سرزد ہوتا ہے اس کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ تقدیر میں اس کام کا ہونا یا نہ ہونا اسی نے لکھ دیا تھا اسی طرح انسان تو محض آلہ ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہر اچھے اور بُرے فعل کے ہونے کا ذمہ دار خود اللہ تعالیٰ ہے۔۔۔جبکہ **اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل نے انسان کو بااختیار بنایا ہے، اچھے برے فعل کی تمیز رب تعالیٰ نے اسے دی ہے، اچھائی اور برائی کو اختیار کرنا انسان کا اپنا فعل ہے اس پر کوئی جبر نہیں ہے۔**شرح فقہ اکبر** میں ہے "لم یجبر احدا من خلقه على الكفر ولاعلى الايمان ولاخلقهم مؤمنا ولا كافرا أى بالجبر والاكراه ولكن خلقهم اشخاصا أى قابلة لقبول الايمان اخلاصا ولاختيار الكفر على توهم كونه لهم خلاصا والايمان والكفرفعل العباد أى بحسب اختيارهم لاعلى وجه اضطرارهم و سبحان من أقام العباد فيما أرادو يعلم الله تعالى من يكفر فى حال كفره كافرا" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں

سے کسی کو ایمان یا کفر و گناہ پر مجبور نہیں کیا، نہ ان کو مؤمن و کافر بنایا ہے، بلکہ مخلوق کو ایمان و کفر میں باختیار پیدا کیا اور جو وہ کرنے والا تھا اس کو اپنے علم سے جانا اور لوح محفوظ میں اس کی تقدیر میں لکھ دیا۔ ایسا ہرگز نہیں کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے لکھا بندہ ویسا ہی کرنے پر مجبور ہے۔ لہٰذا جو بندہ برا کام کرے تو وہ اس کو اپنے نفس کی شامت خیال کرے۔

(شرح فقه اکبر، صفحه 88، دار الکتب العلمیه، بیروت)

انسان جب اپنی مرضی سے گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی طاقت اگرچہ رب تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اس میں رب تعالیٰ کی رضا نہیں، رب تعالیٰ کی رضا نیک اعمال میں ہے شرح عقائد نسفی میں ہے" والحسن منها ای من افعال العباد برضاء الله تعالیٰ والقبیح لیس برضائه یعنی ان الارادة والمشیة والتقدیر یتعلق بالکل برضاء الله تعالیٰ والامر لایتعلق الا بالحسن دون القبیح" ترجمہ: اور افعال میں سے حسن یعنی بندوں کے افعال سے اچھے کام اللہ عزوجل کی رضا سے ہیں اور برے کام اللہ عزوجل کی رضا سے نہیں۔ یعنی ارادہ ومشیت و تقدیر ان تمام کے ساتھ رضائے الٰہی متعلق ہے لیکن حکم صرف اچھے کاموں کے ساتھ متعلق ہوتا ہے برے افعال کے ساتھ نہیں۔

(شرح عقائد نسفی، صفحه 182 مکتبه حقانیه، ملتان)

جبریہ فرقہ بھی بارہ قسموں میں منقسم ہوا:۔

(1) فرقہ مضطریہ (2) فرقہ افعالیہ (3) فرقہ مفروغیہ (4) فرقہ نجاریہ (5) مبائنیہ (6) فرقہ کسبیہ (7) فرقہ سابقیہ (8) فرقہ حبیہ (9) فرقہ خوفیہ (10) فرقہ فکریہ (11) فرقہ حسنیہ (12) فرقہ معیہ

(1) فرقہ مضطریہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ آدمی کچھ بھی نہیں کرسکتا بلکہ جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا

ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک رب تعالیٰ نیکی کی توفیق دیتا ہے، کرنا انسان کے اختیار میں ہوتا ہے، برائی کی قدرت اگرچہ رب تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اختیار انسان کے پاس ہے۔ قرآن پاک میں انسان کے افعال اسی کی طرف منسوب کرتے ہوئے رب تعالیٰ فرماتا ہے﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

(سورۃ الفرقان، سورۃ 25، آیت 68)

(2) فرقہ افعالیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ ہمارے افعال تو ہم سے صادر ہوتے ہیں لیکن ہم کو اس کے کرنے یا نہ کرنے میں استطاعت خود نہیں ہے، بلکہ ہم لوگ بمنزلہ جانوروں کے ہیں کہ وہ رسی سے باندھ کر جدھر چاہتے ہیں ہانکتے جاتے ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک افعال انسان کے کرنے سے صادر ہوتے ہیں، کوئی کسی کو تھپڑ مار کر یہ نہیں کہہ سکتا میں نے نہیں مارا رب تعالیٰ نے مارا ہے، بلکہ تھپڑ مارنا اس کے اختیار میں تھا، اسی پر اس کی گرفت ہے۔ نبراس میں ہے "ان التکلیف داعی العبد الی ان یختار الفعل لیخلق اللہ تعالیٰ الفعل عقیبہ علی حسب جری العادۃ والمدح والذم للملیحۃ کما یمدح بالحسن ویذم بالقبح والثواب والعقاب من العادیات المترتبۃ علی الافعال"

(نبراس، صفحہ 173، مکتبہ حقانیہ، ملتان)

قرآن پاک میں چور کی سزا کے متعلق ہے﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ ترجمہ

کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ المائدہ، سورۃ 5، آیت 38)

(3) فرقہ مفروغیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ کل چیزیں پیدا ہو چکیں اب کچھ پیدا نہیں ہوتا۔۔۔یعنی اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ انسان جو کوئی فعل کرتا ہے وہ پہلے سے تخلیق شدہ ہے۔ **اہل سنت** کے نزدیک افعال پہلے سے تخلیق شدہ نہیں، جب کوئی فعل کیا جاتا ہے اس وقت رب تعالیٰ اسے تخلیق کرتا ہے۔یعنی انسان کوئی بھی فعل کا ارادہ کرے تو رب تعالیٰ اس فعل کو پیدا فرما دیتا ہے گویا رب تعالیٰ فعل کا خالق ہے۔ بندوں کے افعال اختیاریہ بھی تمام و کمال اسی کے مخلوق ہیں، بندہ صرف کاسب (یعنی کسب کرنے والا) ہے۔فعل حرکت ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے اور زنا وغیرہ ہونے کے اعتبار سے بندے کی طرف منسوب ہے **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''ذات ہو یا صفت، فعل ہو یا حالت، کسی معدوم چیز کو عدم سے نکال کر لباس وجود پہنا دینا یہ اسی کا کام ہے، یہ نہ اس نے کسی کے اختیار میں دیا نہ کوئی اس کا اختیار پا سکتا تھا، کہ تمام مخلوقات خود اپنی حد ذات میں نیست ہیں، ایک نیست دوسرے نیست کو کیا ہست بنا سکے، ہست بنانا اس کی شان ہے جو آپ اپنی ذات سے ہست حقیقی وہست مطلق ہے۔ہاں یہ اس نے اپنی رحمت اور اپنی غنائے مطلق سے عادات اجراء فرمائے کہ بندہ جس امر کی طرف قصد کرے اپنے جوارح ادھر پھیرے، مولا تعالیٰ اپنے ارادہ سے اسے پیدا فرما دیتا ہے مثلاً اس نے ہاتھ دئے ان میں پھیلنے، سمٹنے اٹھنے، جھکنے کی قوت رکھی۔تلوار بنائی اس میں دھار اور دھار میں کاٹ کی قوت رکھی۔اس کا اٹھانا، لگانا، وار کرنا بنایا۔دوست دشمن کی پہچان کو عقل بخشی، اسے نیک و بد میں تمیز کی طاقت

عطا کی، شریعت بھیج کر قتل حق و ناحق کی بھلائی برائی صاف جتادی۔ زید نے وہی خدا کی بتائی ہوئی تلوار، خدا کے بنائے ہوئے ہاتھ، خدا کی دی ہوئی قوت سے اٹھانے کا قصد کیا۔ وہ خدا کے حکم سے اٹھ گئی، اور جھکا کر ولید کے جسم پر ضرب پہچانے کا ارادہ کیا، وہ خدا کے حکم سے جھکی اور ولید کے جسم پر لگی، تو یہ ضرب جن امور پر موقوف تھی سب عطائے حق تھے، اور خود جو ضرب واقع ہوئی بارادہ خدا واقع ہوئی۔ اور اب جو اس ضرب سے ولید کی گردن کٹ جانا پیدا ہوگا یہ بھی اللہ عزوجل کے پیدا کرنے سے ہوگا۔ وہ نہ چاہتا تو ایک زید کیا تمام انس و جن و ملک جمع ہو کر زور کرتے تو اٹھنا درکنار ہرگز جنبش نہ کرتی اور اسکے حکم سے اٹھنے کے بعد اگر وہ نہ چاہتا تو زمین، آسمان، پہاڑ سب ایک لنگر بنا کر تلوار کے پیپلے (نوک) پر ڈال دیے جاتے، نام کو بال برابر نہ جھکتی۔ اور اس کے حکم سے پہنچنے کے بعد اگر وہ نہ چاہتا گردن کٹنا تو بڑی چیز ہے ممکن نہ تھا کہ خط بھی آتا۔ زید سے جو کچھ واقع ہوا سب خلق خدا و بارادہ خدا عزوجل تھا۔ زید کا بیچ میں صرف اتنا کام رہا کہ اس نے قتل ولید کا ارادہ کیا اور اس طرف اپنے جوارح کو پھیرا اب اگر ولید شرعاً مستحق قتل ہے تو زید پر کچھ الزام نہیں رہا بلکہ بارہا ثواب عظیم کا مستحق ہوگا کہ اس نے اس چیز کا قصد کیا اور اس کی طرف جوارح کو پھیرا جسے اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اپنی مرضی، اپنا پسندیدہ کام ارشاد فرمایا تھا۔ اور اگر قتل ناحق ہے تو یقیناً زید پر الزام ہے اور عذاب علیم کا مستحق ہوگا کہ بمخالفت حکم شرع اس شے کا عزم کیا، اس کی طرف جوارح کو متوجہ کیا جسے مولیٰ تعالیٰ نے اپنی کتابوں کے واسطے سے اپنے غضب اپنی ناراضگی کا حکم بتایا تھا۔ غرض فعل انسان کے ارادے سے نہیں ہوتا بلکہ انسان کے ارادے پر اللہ عزوجل کے ارادے سے ہوتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ289، رضا فائونڈیشن، لاہور)

(4) فرقہ نجاریہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے نیک و بد افعال پر عذاب نہیں کرتا بلکہ اپنے فعل پر عذاب کرتا ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایسا ہرگز نہیں ہے انسان کو اس کے نیک و بد افعال پر ہی جزا و سزا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن وحدیث سے واضح ہے۔ قرآن پاک میں رب تعالیٰ کفار کے اعمال پر سزا کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے ﴿**هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**﴾ ترجمہ کنزالایمان: کیوں کچھ بدلا ملا کافروں کو اپنے کیے کا۔ (سورۃ المطففین، سورۃ 83، آیت 36)

(5) فرقہ مبائیہ

یہ کہتا ہے کہ تجھ پر لازم فقط وہ ہے جو تیرے دل میں آئے، پس جس دلی خطرہ سے تجھے بہتری نظر آئے اس پر عمل کر۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک شریعت نے نیک و بد اعمال کی وضاحت کردی ہے، جو نیک اعمال ہیں جیسے نماز، روزہ وغیرہ اس میں دل کرے یا نہ کرے یہ فعل کرنے ہی کرنے ہیں اور جو افعال گناہ ہیں اس سے بچا جائے چاہے اس کے کرنے کو دل کرے۔ اگر دل میں آئی بات ہی کو شریعت سمجھ لیا جائے تو وہ گمراہی میں جا گرے گا۔ قرآن پاک میں ہے ﴿**وَمَا أُبَرِّیءُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ**﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ یوسف، سورۃ 12، آیت 53)

(6) فرقہ کسبیہ

یہ کہتا ہے کہ بندہ کچھ ثواب یا عذاب نہیں کماتا۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک بندہ

اپنے اختیار سے افعال کرتا ہے پھر ان افعال پر اس کو ثواب وعذاب ہوتا ہے۔قرآن پاک میں ہے ﴿فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِکَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوا وَکَذَّبُوا بِآیَاتِنَا أُولٰئِکَ أَصْحَابُ الْجَحِیْمِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بدلہ ہے نیکوں کا اور وہ جنہوں کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے۔

(سورۃ المائدہ، سورۃ5، آیت85,86)

(7) فرقہ سابقیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ جس کا جی چاہے نیک کام کرے اور جس کا جی چاہے نہ کرے۔ اس لئے کہ جو نیک بخت ہے اس کو گناہوں سے کچھ ضرر نہیں ہوگا۔اور جو بد بخت ہے اس کو نیکیوں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایسا نہیں، انسان کو حکم ہے کہ نیک افعال کریں، شریعت اس لئے ہی آتی ہے کہ لوگوں کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتائے نہ یہ کہ لوگوں کو اپنے دل کی مرضی پورا کرنے کی ترغیب دے۔ ہر نیک و بد کے نامہ اعمال میں اس کا عمل لکھا جاتا ہے یہ نہیں کہ جو نیک ہے اس کے نامہ اعمال میں گناہ لکھا ہی نہیں جاتا۔ **بخاری ومسلم** کی حدیث ہے "عن علی رضی اللہ عنہ، قال کنا فی جنازۃ فی بقیع الغرقد، فأتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقعد وقعدنا حولہ، ومعہ مخصرۃ، فنکس فجعل ینکت بمخصرتہ، ثم قال ((**ما منکم من أحد، ما من نفس منفوسۃ إلا کتب مکانہا من الجنۃ والنار، وإلا قد کتب شقیۃ أو سعیدۃ**)) فقال رجل: یا رسول اللہ، أفلا نتکل علی کتابنا وندع العمل؟ **قال((اعملوا فکل**

میسر لما خلق لہ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة وأما من كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة ثم قرأ (فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى) الآیۃ)) ترجمہ: حضرت **علی المرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں جس کا ٹھکانہ جنت وجہنم میں نہ لکھا جاچکا ہو۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اپنی تحریر پر بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی اعمال آسان ہوں گے جس کے لیے پیدا ہوا اگر خوش نصیبوں سے ہے تو اسے خوش نصیبی کے اعمال آسان ہوں گے اور اگر بدنصیبوں سے ہے تو اسے بدنصیبی کے اعمال میسر ہوں گے۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت کی: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔

(صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، جلد6، صفحہ171، دار طوق النجاۃ)

(8) فرقہ حبیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ جس نے شراب محبت الٰہی عزوجل کا پیالہ پیا اس سے ارکان عبادت ساقط ہوجاتے ہیں۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایک عاقل بالغ پر مرتے دم تک ارکانِ عبادت ساقط نہیں ہوتے۔ ارکانِ عبادت تو انبیاء اور صحابہ کرام جیسی ہستیوں سے ساقط نہیں ہوئے جو ہم سے کروڑہا درجے زیادہ عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (سورۃ الکوثر، سورۃ108، آیت2)

آج کل کے بعض جعلی پیر بھی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور غیر شرعی افعال کرتے ہیں۔ جب حضرت **جنید بغدادی** رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ بعض یہ کہہ دیتے ہیں کہ

شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا'' صَدَقُوا الْقَدْ وَصَلُو وَلاَ کِنْ اِلٰی اَیْنَ اِلَی النَّارِ'' ترجمہ: وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں؟ جہنم کو۔

(9) فرقہ خوفیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی تو اس کو روا نہیں کہ اللہ سے خوف کرے ۔اس لئے کہ محبّ اپنے محبوب سے خوف نہیں کرسکتا۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جو اللہ عزوجل سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل سے بنسبت عام لوگوں کے زیادہ ڈرتا ہے۔قرآن پاک میں ہے ﴿ **إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ** ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(سورۃ فاطر، سورہ35، آیت28)

انبیاء علیہم السلام کے خوف الٰہی عزوجل کے متعلق کئی احادیث ہیں، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر صحابہ کرام کو فرمایا: ''میں تم سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں۔'' **احیاء العلوم** میں **امام غزالی** رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''كان يسمع أزير قلب إبراهيم خليل الرحمن صلى الله عليه وسلم إذا قام فى الصلاة فى مسيرة ميل خوفاً من ربه'' ترجمہ: حضرت **ابراہیم خلیل الرحمٰن** علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے رب سے اس قدر ڈرتے کہ ایک میل کے فاصلے سے ان کے دل سے جوش کی آواز آتی۔

(إحياء علوم الدين، كتاب الخوف، جلد4، صفحہ181، دار المعرفۃ، بیروت)

(10) فرقہ فکریہ

یہ فرقہ کہتا ہے جس قدر علم معرفت بڑھے اس قدر عبادت اس کے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جس قدر علم ومعرفت بڑھتی ہے اسی قدر بندے کی

عبادت ونیکی بڑھتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام عام بندوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوتے ہیں۔اگرکسی کا علم بڑھتا جائے اوروہ عبادت ونیکی میں کمی ہوتی جائے،دنیا کی ہوس بڑھتی جائے تو یہ علم غیر نافع ہونے کی نشانی ہے۔**سنن الدارمی** میں ہے ''سمعت سفيان، يقول ما ازداد عبد علما، فازداد في الدنيا رغبة، إلا ازداد من الله بعدا ''ترجمہ:حضرت **سفیان ثوری** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:جس کا علم زیادہ ہوجائے اور اس کی دنیامیں رغبت بھی بڑھ جائےتووہ رب تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔

(سنن الدارمی،جلد1،صفحہ385،دار المغنی ،المملكة العربية السعودية)

(11)فرقہ حسنیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ دنیا سب لوگوں میں برابر مشترک ہے،کسی کودوسرے پر زیادتی نہیں ہے کیونکہ وہ ان کے باپ آدم علیہ السلام کی میراث ہے۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک دنیا میں انبیاء علیہم السلام،صحابہ کرام،اولیاء وصالحین کا رتبہ دنیا وآخرت میں عام مسلمانوں سے بہت بلند ہےاور مسلمان کا رتبہ کافر سے بلند ہے۔قرآن پاک میں ہے﴿**وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلَى بَعْضٍ**﴾ترجمہ کنزالایمان:بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی۔ (سورۃ بنی اسرائیل،سورۃ17،آیت55)

(12)فرقہ معیہ

یہ فرقہ کہتا ہے کہ جو افعال ہم سے صادر ہوتے ہیں ہم کوان کی استطاعت و قدرت حاصل ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ہمیں اپنے افعال پر قدرت نہیں صرف اختیار ہے،افعال پرقدرت رب تعالیٰ کو ہےیعنی ایک شخص نے اپنے اختیار سے کسی پرتلوار چلائی،اس تلوار کو چلانے کی قدرت رب تعالیٰ کی طرف سے ہےاوراس تلوار سے جوزخم آیا

یہ بھی رب تعالیٰ کی تحت قدرت ہے۔ **نبراس** میں ہے "واللہ تعالیٰ خالق افعال العباد کلھا من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان" ترجمہ: **اللہ عزوجل بندوں کے تمام افعال کفر، ایمان، نیکی، گناہ کا خالق ہے۔** (نبراس، صفحہ 170، مکتبہ حقانیہ، سلتان)

فرقہ سبائیہ

اُمت مسلمہ میں فرقہ واریت کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ تیسرے خلیفہ راشد حضرت **عثمان غنی** رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سب سے **پہلے سبائیوں کا** فتنہ پیدا ہوا جس کا بانی **عبداللہ بن سبا** یہودی تھا، جو اسلام میں فتنہ انگیزی کی غرض سے بظاہر مسلمان ہوگیا تھا اسے حضرت **عثمان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استحقاق خلافت کے متعلق تو کچھ کہنے کی جرات نہیں ہوئی البتہ ان کے نظم ونسق کے خلاف نکتہ چینی اور سیاسی تحریک اس یہودی نے مصر وعراق کے نومسلموں کی مدد سے شروع کردی۔ ان سبائی باغیوں نے مدینہ منورہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کرلیا اور اس شورش کے نتیجہ میں بالآخر 18 ذی الحجہ 35ھ میں حضرت **عثمان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان باغیوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ آپ کی مظلومانہ شہادت کے بعد جب انصار ومہاجرین کے متفقہ انتخاب سے حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو سبائی باغیوں کا یہ گروہ بھی ان سے بیعت خلافت لینے میں پیش پیش تھا۔ ادھر حضرت **معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خون **عثمان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا اور مجرموں کو خود سزا دینے کی غرض سے خلیفہ وقت سے علیحدہ ہوکر نہ صرف یہ کہ ملک شام میں اپنی الگ حکومت قائم کرلی بلکہ اس تنازع کے نتیجہ میں حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت **معاویہ** میں اس قدر اختلاف اور بگاڑ پیدا ہوگیا کہ بالآخر دونوں کے لشکر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوگئے۔ اس طرح جنگ **جمل** اور پھر جنگ **صفین** میں مسلمانوں

کے آپس میں ٹکرا جانے سے بڑا خون خرابہ ہوا تھا۔ آخر **ابو موسیٰ اشعری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مسئلہ میں ثالث بنانے کا فیصلہ ہوا۔ **سبائی گروہ** جو کہ فتنہ انگیز تھا اور مسلمانوں میں باہم صلح و صفائی ان یہود فطرت لوگوں کو پسند نہیں تھی اس لئے انہوں نے تحکیم کے اس فعل کے خلاف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھرپور مخالفت کی اور ان کی اطاعت سے خارج ہو کر ایک علیحدہ گروہ بنالیا اس لئے اس کا نام **''خارجی''** پڑ گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کو چھوڑ کر ایک انسان کا حکم مانا ہے اور یہ امر قرآن مجید کی آیت ﴿أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں۔ کی رو سے شرک ہے اور مشرک کی اطاعت جائز نہیں ان لوگوں کے نزدیک ہر کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے اور وہ سدا دوزخ میں رہے گا۔

سبائیوں کا ایک بڑا گروہ جو **''حرورا''** کے مقام پر حضرت علی کی اطاعت سے خارج ہو گیا تھا اس مناسبت سے **''حروری خارجی''** کہلایا اور باقی سبائی جو حضرت علی کے لشکر میں رہے **''شیعان علی''** کے نام سے موسوم ہوئے انہوں نے خارجیوں کے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں غُلو اختیار کر کے **الوہیت** کا مرتبہ دے دیا اس طرح شیعہ مذہب کا ظہور ہوا چنانچہ جماعت صحابہ سے الگ ہو کر دو گمراہ فرقے وجود میں آ گئے۔ اسی طرح صحابہ کرام ہی کے دور میں منکرینِ تقدیر کا وجود بھی ملتا ہے۔ یعنی فرقہ واریت حضور علیہ السلام کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں ہو چکی تھی اور صحابہ کرام نے ان گمراہوں کی مذمت کی ہے۔

فرقہ خارجیہ

علامہ **ابن جوزی** رحمہ اللہ اپنی کتاب **''تلبس ابلیس''** میں لکھتے ہیں کہ خوارج میں سب سے اول اور سب سے بدتر **ذوالخویصرہ** تمیمی تھا۔ حضرت **ابو سعید خدری** رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی نے یمن سے کمائے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں کافی مقدار میں سونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا، یہ سونا خال میں مخلوط تھا اس سے صاف نہیں کیا گیا تھا، اس سونے کو رسول اللہ نے زید الخیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن ثلاثہ یا عامر بن الطفیل چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ عمارہ راوی کو شک ہے کہ علقمہ بن ثلاثہ کا نام لیا تھا یا عامر الطفیل کا۔ اس سے کچھ صحابہ کو آزردگی ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ؟ حالانکہ میں آسمان (کے مالک یعنی رب تعالیٰ) کا امین ہوں، مجھے ہر صبح و شام آسمان سے خبریں پہنچتی ہیں۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا جس کی آنکھ اندر کو دھنسی ہوئی، پیشانی اُبھری ہوئی، کانوں کا گوشت چڑھا ہوا تھا، اس کی داڑھی کے بال بہت گھنے تھے وہ پنڈلیوں پر اونچی ازار باندھے اور سر منڈائے ہوئے تھا، اس نے آ کر کہا یا رسول اللہ! اللہ سے ڈرو یعنی انصاف کرو! آنحضرت نے اس کی طرف سر اُٹھایا اور فرمایا: کیا میں اللہ سے تقویٰ کرنے میں سب سے بڑھ کر لائق نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو حضرت **خالد بن ولید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس منافق کی گردن نہ ماروں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مُنہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہوتیں؟ یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں ؟ اس کے بعد حضور نے اُس شخص کی طرف دیکھا جو پیٹھ پھیرے جا رہا تھا آپ نے فرمایا: تم لوگ آگاہ رہو اس کے جھتے سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ اُن کے حلق سے نہیں اُترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طرح

خارج ہوجائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ یہ شخص جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تھی **ذوالخویصرہ** تمیمی تھا۔۔ یہ سب سے پہلا خارجی تھا اسی خارجی کے تابعین وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **نہروان** کے مقام پر جنگ کی تھی۔

خارجی پہلے حضرت علی ہی کے گروہ میں تھے بعد میں خارجیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی وجہ سے مشرک کہا کہ آپ نے **جنگِ صفین** کے بعد ابوموسیٰ اشعری کو حاکم یعنی ثالث بنایا تھا۔ خارجیوں نے اس پر کہا کہ یہ شرک ہے۔ خارجیوں نے اپنی دلیل میں قرآن پاک کی اس آیت سے باطل استدلال کیا ﴿ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: حکم نہیں مگر اللہ کا۔ (سورۃ الانعام، سورت 6، آیت 57)

حضرت **ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے مناظرہ کیا اور ثابت کیا کہ غیر خدا کو حاکم یعنی ثالث بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنی دلیل میں قرآن پاک کی یہ آیت پیش کی ﴿ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے، یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کردے گا۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (سورۃ النساء، سورت 4، آیت 35)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں (اس مناظرے کے نتیجہ میں) "فرجع منهم ألفان وخرج سائرهم فقتلوا" ترجمہ: دو ہزار خارجی توبہ کرکے واپس آئے اور باقی اپنی گمراہی پر قتل ہوئے۔

(تلبیس ابلیس، الباب الخامس، ذکر تلبیس إبلیس علی الخوارج، صفحہ 83، دار الفکر، بیروت)

موجودہ وہابی ان خارجیوں ہی کی نسل ہیں کہ جس طرح خارجی بات بات پر شرک کے فتوے لگاتے تھے اور حضرت علی سمیت کئی صحابہ کرام علیہم الرضون کو مشرک ٹھہراتے تھے اسی طرح موجودہ وہابی امت مسلمہ کو بات بات پر مشرک ٹھہراتے ہیں۔ وہابیوں کا پیشوا **ابن عبدالوہاب نجدی** خارجی تھا۔ جس کے خارجی ہونے کی صراحت علامہ صاوی، علامہ شامی سمیت کئی علمائے اسلاف نے کی ہے۔ جس طرح موجودہ وہابی بڑے توحید پرست اور قرآن وسنت پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں خارجی بھی ایسے ہی تھے۔ بخاری کی روایت میں ہے "عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ((**یخرج فیکم قوم تحقرون صلاتکم مع صلاتھم، وصیامکم مع صیامھم، وعملکم مع عملھم، ویقرء ون القرآن لا یجاوز حناجرھم، یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة**)) ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک گروہ ایسا نکلے گا جس کی نمازوں، روزوں اور اعمال کے سامنے تم اپنی نمازوں، روزوں اور اعمال کو حقیر جانو گے۔ وہ قرآن بہت پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب إثم من راء ی۔۔۔ جلد6، صفحہ197، دار طوق النجاة)

خارجیوں کی جب حضرت **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ ہوئی اس رات بھی خارجی ساری رات عبادت کرتے رہے اور جنگ سے قبل ایک دوسرے کو جنت کی بشارتیں دیتے تھے۔ امام حسن وحسین ودیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان ان کی ظاہر عبادتیں دیکھ کر ان پر تلوار چلاتے ہوئے ہچکچاتے تھے۔ امیر المومنین کے حکم سے لشکران کے قتل پر مجبور ہوا۔ عین معرکہ میں خبر آئی کہ وہ نہر کے پاس اتر گئے۔ امیر المومنین نے فرمایا: واللہ! ان میں سے دس

بھی پار نہ جانے پائیں گے، سب اسی طرف قتل ہوں گے چنانچہ سب قتل ہو چکے۔ امیر المومنین نے صحابہ و تابعین کے دلوں سے ان خارجیوں کے تقوی و طہارت اور تہجد و تلاوت کا وہ خدشہ دفع کرنے کیلئے فرمایا: تلاش کرو، اگر ان میں "ذوالشدیہ" (پستان جیسے ہاتھ والا) پایا جائے، تو تم نے بدترین اہل زمین کو قتل کیا۔ تلاش کیا گیا تو لاشوں کے نیچے سے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستان زن کے مشابہ تھا۔ امیر المومنین نے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے اور لشکر کے دل کا شبہ اس غیب کی خبر بتانے اور مطابق آنے سے زائل ہو گیا۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت **علی** سے فرمایا تھا کہ تم ایسے بدترین شخص کو قتل کرو گے جس کے ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح نرم ہوں گے۔ اس موقع پر کسی نے کہا: حمد ہے اسے جس نے ان کی نجاست سے زمین کو پاک کیا۔ امیر المومنین نے فرمایا: کیا سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے، ہرگز نہیں، ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں، کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو گا تو دوسرا سر اٹھائے گا، یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

عبدالرحمن بن ملجم خارجی، جس نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے شہید کیا تھا حضرت علی کی وفات کے بعد جب اُسے قصاص میں قتل کرنے کے لئے قید خانہ سے نکالا گیا اور حضرت **عبداللہ بن جعفر** نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے تو اس نے کچھ آہ و فریاد نہیں کی۔ پھر گرم سیخ سے اس کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی تو بھی اس نے کچھ اُف نہیں کی اور نہ کوئی آہ اس کی زبان سے نکلی۔ اس دوران وہ برابر سورہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ پڑھتا رہا یہاں تک کہ سورۃ ختم کر دی۔ اس حالت میں کہ اس کی آنکھوں سے مواد جاری تھا پھر جب اس کی زبان کاٹنے کا قصد کیا

گیا تو وہ گھبرانے لگا اس سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ دنیا میں کچھ دیر بھی ایسی حالت میں رہوں کہ اللہ کا ذکر نہ کر سکوں۔ **ابن ملجم** ایک گندم گوں شخص تھا جس کے ماتھے پر سجدے کا گہرا نشان تھا۔ (ماخوذ از تلبیس ابلیس)

موجودہ وہابی یہی خارجی ہیں جو بڑے دیندار اور قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے لگتے ہیں۔ جن میں نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے نہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ دیگر ائمہ مجتہدین وصوفیاء کرام کی تعظیم ہے۔ حضور اقدس کا نام مبارک اور حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نام مبارک بغیر کسی کلمہ تعظیم کے اس طرح لیتے ہیں، جیسے معاذ اللہ کوئی شخص اپنے کسی چھوٹے کا نام لیا کرتا ہے، چنانچہ انہی وہابیوں کے پیشوا **اسماعیل دہلوی** نے اپنی کتاب **''تقویۃ الایمان''** میں لکھا: جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اختیار کی مطلقاً نفی کر دی کہ کسی چیز کا مختار نہیں اور یہ صراحتاً بہت سی آیات کریمہ کے خلاف ہے اور احادیث مبارکہ تو اس ذکر سے مالا مال ہیں کہ خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، دوزخ کی کنجیاں، غرض ہر شے کی کنجیاں حضور کو عطا ہوئیں اور ظاہر ہے کہ جس کے ہاتھ میں کنجیاں ہوتی ہیں، وہ اختیار عام اور تصرف تام رکھتا ہے۔

اسی بدگو نے کتاب **''تقویۃ الایمان''** میں لکھا: ہر مخلوق، بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اسی کتاب میں لکھا: سب انبیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ یعنی چوہڑے اور چمار سے بھی بدتر کہ وہ پھر انسان ہیں۔ حالانکہ اس بے ادب نے یہ نہ جانا کہ انبیاء کرام کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم ہے۔ اس گروہ کا ایک

بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو، وہ کافر مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر لگایا کرتے ہیں اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں ان وہابیوں کا امام **اسماعیل دہلوی** قرآن کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے امت محمدیہ کی اکثریت کو مشرک ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے: ''اول معنی شرک وتوحید کے سمجھنا چاہیے اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین، کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے، غرض کہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء و انبیاء سے کرگزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔''

(تقویۃ الایمان، پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں، صفحہ 4، مطبع علیمی، لاہور)

خوارج کے عقائد:۔

ابراہیم خارجی کا عقیدہ تھا کہ دیگر تمام مسلمان کافر ہیں اور ہم کو اُن کے ساتھ سلام و دُعا کرنا اور نکاح و رشتہ داری جائز نہیں اور نہ ہی میراث میں اُن کا حصہ بانٹ کر دینا درست ہے ان کے نزدیک مسلمانوں کے بچے اور عورتوں کا قتل بھی جائز تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یتیم کا مال کھانے پر آتش جہنم کی وعید سنائی ہے لیکن اگر کوئی شخص یتیم کو قتل کردے یا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے یا اس کا پیٹ پھاڑ ڈالے تو جہنم واجب نہیں۔

نافع بن الازرق خارجی اور اس کے ساتھی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جب تک ہم شرک کے ملک میں ہیں تب تک مشرک ہیں اور جب ملک شرک سے نکل جائیں گے تو مومن ہوں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ جس کسی سے گناہ کبیرہ سرزد ہو وہ مشرک ہے اور جو

ہمارے اس عقیدے کا مخالف ہو وہ بھی مشرک ہے جو لڑائی میں ہمارے ساتھ نہ ہو وہ کافر ہے۔

خوارج کی بارہ شاخیں حسب ذیل ہیں:۔

(1)ازرقیہ(2)اباضیہ(3)ثعلبیہ(4)حازمیہ(5)خلفیہ(6)کوزیہ (7) کنزیہ(8) شمراخیہ (9) اخنسیہ (10) محکمیہ (11) معتزلہ حروریہ (12) میمونیہ۔

(1) فرقہ ازرقیہ

اس فرقے کا بانی **ابوراشد نافع بن ازراق** خارجی تھا۔اس فرقہ کا زعم یہ تھا کہ ہم لوگوں کو اپنے سوا کوئی مومن دیکھائی نہیں دیتا،انہوں نے اہل قبلہ کو کافر قرار دے دیا تھا ۔۔۔حالانکہ اس زمانے میں ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اور بکثرت تابعین موجود تھے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق سب ہی معاذ اللہ کافر قرار پائے۔اسلاف نے خارجیوں کی اس وجہ سے تکفیر کی ہے کہ یہ خارجی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں چنانچہ بزازیہ میں ہے ”یجب اکفار الخوارج فی الکفار ھم جمیع الامة سواھم “ترجمہ: خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس بناء پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو کافر کہتے ہیں۔

(فتاوی بزازیہ ،الباب الرابع فی المرتد ،جلد6،صفحہ318،نورانی کتب خانہ، پشاور)

(2) فرقہ اباضیہ

فرقہ اباضیہ کا بانی **عبداللہ بن اباض** تھا جس کا قول تھا کہ جو ہمارے قول کے مطابق ہو وہ مومن ہے اور جو ہم سے پھرے وہ منافق ۔۔۔۔یعنی یہ خود کو دین کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں کہ جو ان کے باطل عقائد ہیں وہی مسلمان ہے جو ان سے پھرا وہ منافق و بے دین ہوگیا۔مسلمان کو بلاوجہ کافر و منافق و فاسق کہنے کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا((ولا یرمی رجلا بالفسق ولا یرمیه بالکفر إلا ردت علیه إن لم یکن صاحبه کذلك)) ترجمہ: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔

(کنز العمال، کتاب الدعویٰ، دعوی النسب، جلد6، صفحہ273، مؤسسة الرسالة، بیروت)

انہی خارجیوں کی نسل موجودہ دور میں ہے جو بات بات پر مسلمانوں کو مشرک و بدعتی ٹھہراتی ہے۔

(3) فرقہ ثعلبیہ

فرقہ ثلبیہ کا بانی **ثعلبہ بن مشکان** تھا اس گمراہ فرقے کا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ کچھ جاری کیا اور نہ تقدیر میں مقدر کیا۔۔۔ یعنی ان کے نزدیک جو کچھ ہو رہا ہے وہ خود بخود ہو رہا ہے، تقدیر میں کچھ نہیں گویا یہ تقدیر کے منکر ہیں۔ **اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل نے انسان کا رزق، موت وغیرہ مقدر کیا ہوا ہے۔ **صحیح مسلم** کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماں کے پیٹ میں ہونے والا بچہ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے((ثم یرسل الملك فینفخ فیه الروح ویؤمر بأربع کلمات: بکتب رزقه، وأجله، وعمله، وشقی أو سعید)) ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ چار باتیں بتا کر بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے کام اس کی موت اس کا رزق اور بد بخت ہے نیک بخت ہے سب کچھ لکھ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب القدر، جلد4، صفحہ2036، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

(4) فرقہ حازمیہ

فرقہ حازمیہ کا بانی **حازم بن علی** تھا اس فرقے کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ ہم

نہیں جان سکتے کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوق بے چاری سب معذور ہے کیونکہ ایمان کی پہچان ان کے لئے محال ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایمان کسی نشانی کا نام نہیں ہے کہ جس سے حکم لگایا جاسکے کہ یہ مومن ہے یا نہیں؟ ایمان تصدیق کا نام ہے۔**شرح عقائد نسفیہ** میں ہے"الایمان فی الشرع ھو التصدیق بما جاء به من عند الله تعالیٰ ای تصدیق النبی بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ" ترجمہ: اصطلاح شرع میں اللہ عزوجل سے جو آیا اس کی تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام کاموں میں دل سے تصدیق کرنا جن کا ضروریات دین سے ہونا معلوم ہے۔

(شرح العقائد النسفیة، صفحہ 149، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

شریعت نے ہمیں ایمان کے متعلق رہنمائی فرمادی ہے۔ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین میں ہیں جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر ونشر وغیرہا۔البتہ ہم کسی مومن کے متعلق یہ حکم نہیں لگا سکتے کہ وہ ایمان والا نہیں، جب تک اس سے کوئی ظاہر کفر سرزد نہ ہوا ہو۔

(5) فرقہ خلفیہ

فرقہ خلفیہ جس کا بانی **خلف خارجی** تھا اس کا قول تھا کہ جس کسی نے جہاد چھوڑا وہ کافر ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جہاد ابتداء فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں۔اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت **فرض عین** ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے۔لیکن اس وقت بھی اس کا ترک گناہ کبیرہ ہے اور کبیرہ گناہ سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔**شرح العقائد النسفیہ** میں ہے"الکبیرۃ التی ھی غیر الکفر لا تخرج العبد من الایمان لبقاء

التصدیق الذی ھو حقیقۃ الایمان" ترجمہ: وہ کبیرہ گناہ جو غیر کفر ہیں ان کے کرنے سے مسلمان ایمان سے خارج نہیں ہوتا کہ اس میں حقیقت ایمان کی تصدیق باقی رہتی ہے۔

(شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 135، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

سنن النسائی کی حدیث ہے "عن أبی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ((**من مات ولم یغز، ولم یحدث نفسہ بغزو، مات علی شعبۃ نفاق**)) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس حال میں مرا کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ اس کی نیت کی وہ نفاق کے شعبوں میں سے ایک شعبہ پر مرا۔

(سنن النسائی، التشدید فی ترک الجہاد، جلد 6، صفحہ 8، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب)

اس حدیث پاک میں صاف صاف جہاد چھوڑنے کو غیر کفر کہا ہے۔

(6) فرقہ کوزیہ

اس فرقے کے عقیدے کے مطابق کسی کا دوسرے کو چھونا روا یعنی جائز نہیں کیونکہ ہمیں نجس و ناپاک کی شناخت واقع نہیں ہو سکتی اور جب تک ہمارے سامنے کوئی غسل کر کے توبہ نہ کرے اس وقت تک اس کے ساتھ کھانا جائز نہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جس پر غسل فرض ہو اسے چھونے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے ساتھ کھانا ناجائز ہے۔**بخاری** کی ہے "عن أبی ھریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأنا جنب، فأخذ بیدی، فمشیت معہ حتی قعد، فانسللت، فأتیت الرحل، فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد، فقال ((**أین کنت یا أبا ھریرۃ**)) فقلت لہ، فقال ((**سبحان اللہ یا أبا ھریرۃ إن المؤمن لا ینجس**))" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملے،

حالانکہ میں ناپاک تھا۔آپ نے میرا ہاتھ پکڑلیا، میں آپ کے ساتھ چلا حتی کہ آپ بیٹھ گئے، میں چپکے سے نکل گیا منزل میں آیا، غسل کیا، پھر حاضر ہوا حالانکہ آپ تشریف فرما تھے فرمایا: اے ابو ہریرہ کہاں تھے؟ میں نے واقعہ عرض کیا فرمایا: سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری ، کتاب الغسل ،باب الجنب ۔۔،جلد1،صفحہ65،دار طوق النجاۃ)

اگر کوئی مسلمان کہے کہ میں نے غسل کیا ہے تو اس کی بات مان لی جائے گی، نہ یہ کہ اسے دھتکار کر اس کی دل آزاری کی جائے۔

(7)فرقہ کنزیہ

ان کا قول ہے کہ کسی کو کچھ مال دینا حلال نہیں کیونکہ شاید وہ شخص اس مال کے پانے کا مستحق نہ ہو، ایسی صورت میں غیر مستحق کو دینا ظلم ہوگا اور اس ظلم کے گناہ سے وہ کافر ہوجائے گا۔ بلکہ واجب یہ ہے کہ مال کو خزانہ بنا کر زمین میں دفن کردے جب قطعی دلیل سے کوئی شخص سب سے زیادہ مستحق معلوم ہو تو اس کو دے۔۔۔۔ یہ گویا زکوٰۃ کی ادائیگی سے روگردانی اور انکار تھا۔ **اہل سنت** کے نزدیک اپنا مال امیر وغریب سب کو دینا جائز ہے، البتہ غریب مستحق کو دینا صدقہ ہے اور اپنی مال کی زکوٰۃ مستحق کو دینا فرض ہے۔ مستحق کے لئے کسی قطعی دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ جس کا حال اسکے مستحق ہونے کی نشاندہی کرتا ہو اسے مال دے سکتے ہیں، اگر بعد میں وہ غیر مستحق بھی ظاہر ہو تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ غلطی سے غیر مستحق کو دینا ہرگز ظلم و کفر نہیں ہے بلکہ قصدا دینا بھی ظلم و کفر نہیں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے غلطی سے چور کو صدقہ دیا، پھر اگلی رات زانیہ عورت کو دے دیا، پھر اگلی رات غنی کو صدقہ دے دیا تو اس کا صدقہ ضائع نہیں ہوا بلکہ حدیث میں فرمایا گیا ”فقیل له((أما صدقتك على سارق فلعله أن يستعف عن سرقته، وأما الزانية

فلعلها أن تستعف عن زناها، وأما الغنى فلعله يعتبر فينفق مما أعطاه الله)) ترجمہ: اسے جواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات جو چور پر گئی تو شاید وہ چوری سے باز رہے۔ زانیہ شاید وہ زنا سے باز رہے۔ غنی تو شاید وہ عبرت پکڑے اور اللہ کے دیئے میں سے کچھ خیرات کرے۔

(صحیح بخاری ،باب إذا تصدق على غني وہو لا یعلم،جلد2،صفحہ110،دار طوق النجاۃ)

(8) فرقہ شمراخیہ

فرقہ شمراخیہ کا قول ہے کہ اجنبی عورتوں کے چھونے یا مساس کرنے سے کوئی ڈر نہیں اس لئے کہ عورتیں ریاحین بنائی گئی ہیں اور ریاحین کی خوشبو سونگھنا اور چھونا روا ہوتا ہے۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے، جب اجنبی عورت کو دیکھنے کی ممانعت ہے تو چھونے کی تو بدرجہ اولیٰ اجازت نہیں۔ غیر محرم کو چھونے کے متعلق سخت وعید ہے چنانچہ حدیث میں ہے ((من مس كف امرأة ليس منها بسبيل وضع على كفه جمرة يوم القيامة)) ترجمہ: جو کسی عورت کی ہتھیلی کو چھوئے گا قیامت والے دن ضرور اس کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ رکھا جائے گا۔

(الهداية، كتاب الكراہيت ،فصل فی النظر ،جلد4،صفحہ368،دار احیاء التراث العربی ،بیروت)

آج کل کے بعض شہوت پسند لوگ بھی اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ عورت کو دیکھنا جائز ہے کہ عورت کا حسن دیکھ کر رب تعالیٰ کی قدرت یاد آتی ہے۔ انہیں رب تعالیٰ کی قدرت کسی کی ماں بیٹی کو ہی دیکھ کر کیوں یاد آتی ہے، اپنی کو کیوں نہیں؟ کوئی دوسرا ان کی ماں بیٹی کو دیکھے اس وقت انہیں کیوں بُرا لگتا ہے؟

(9) فرقہ اخنسیہ

فرقہ اخنسیہ کے قول کے مطابق مرنے کے بعد میت کو کوئی بھلائی یا برائی لاحق

نہیں ہوتی یعنی یہ لوگ قبر میں عذاب یا ثواب کے منکر ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک قبر میں عذاب وجزا کا ہونا قرآن وحدیث سے واضح ہے۔قرآن پاک میں فرعونیوں کے عذاب قبر کے متعلق ہے ﴿**النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ**﴾ ترجمہ کنز الایمان: آگ جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی، حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔ (سورۃ غافر، سورۃ 40، آیت 46)

(10) فرقہ محکمیہ

یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی مخلوق سے فیصلہ کا خواہش مند ہو یعنی اس کو ثالث یا حکم بنائے تو وہ کافر ہے۔۔۔اسی عقیدے کی بنیاد پر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیا تھا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بھی اسی بنیاد پر ان کے نزدیک کافر تھے۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک کسی کو ثالث بنانا جائز ہے۔قرآن پاک میں میاں بیوی کی باہمی ناچاقی کی صورت میں دونوں طرف سے ثالث بنانے کا کہا گیا ہے۔چنانچہ آیت ہے ﴿**وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا**﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے، یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (سورۃ النساء، سورت 4، آیت 35)

(11) فرقہ معتزلہ حروریہ

فرقہ معتزلہ حروریہ کا قول ہے کہ **علی بن ابی طالب** اور **معاویہ** رضی اللہ عنہما کا معاملہ

ہم پر مشتبہ ہوا اس لئے ہم ان دونوں فریقوں سے بیزاری اور تبرا کرتے ہیں ۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک یہ دونوں ہستیاں عظیم ہیں ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں ،ہمیں دونوں کی عزت و احترام کا حکم ہے،ان کی شان میں گستاخیاں کرنا ہلاکت ہے ۔ان کا جو باہم معاملہ ہوا اس کے متعلق یہی نظریہ رکھا جائے کہ یہ **عبداللہ بن سبا** جیسے گمراہوں کا کام تھا ہمیں یہ حکم ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تذکرہ اچھے انداز میں کریں نہ کہ تاریخ کی دو چار کتابیں پڑھ کر جج بن جائیں کہ کونسا صحابی ٹھیک تھا اور کون غلط ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((**لا تذكروا مساوى أصحابى فتختلف قلوبكم عليهم واذكروا محاسن أصحابى حتى تأتلف قلوبكم عليهم**)) ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اس طرح تذکرہ نہ کرو کہ لوگوں کے دل ان کے خلاف ہو جائیں ۔میرے صحابہ کی اچھائیاں بیان کرو یہاں تک تمہارے دل ان کے لئے نرم ہو جائیں ۔

(کنز العمّال ،کتاب الفضائل ، الفصل الاول ،جلد 11،صفحہ 764،مؤسسة الرسالة ،بیروت)

صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں کے متعلق کنز العمال کی حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:((**كل الناس يرجو النجاة يوم القيامة إلا من سب أصحابى فإن أهل الموقف يلعنونهم**)) ترجمہ: ہر (مومن) شخص کی قیامت والے دن نجات ہے ،سوائے اس کے جس نے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُرا کہا۔اہل جہنم بھی ان پر لعنت کریں گے ۔

(کنز العمال ،کتاب الفضائل ، فضائل الصحابة ،جلد 11،صفحہ 769،مؤسسة الرسالة ،بیروت)

(12) فرقہ میمونہ

فرقہ میمونہ کا بانی **میمون بن خالد** تھا یہ فرقہ کہتا ہے کہ کوئی امام نہیں ہو سکتا جب تک

کہ ہمارے چاہنے والے اس سے راضی نہ ہوں ۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک امام برحق سے بے دین راضی ہوں یا نہ ہوں امام کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فرقہ مرجیہ

یہ فرقہ خوارج کی ضد میں نکلا تھا ان لوگوں کا قول یہ ہے کہ مومن کو گناہ سے مطلقا کوئی ضرر نہیں پہنچے گا جس طرح کافر کو اطاعت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔اس فرقے کا کہنا ہے کہ قرآن شریف میں جہنم کے عذاب کی آیتیں فقط دھمکانے کے لئے ہیں اور جس نے خالی زبان سے " لا الہ الا اللہ " کا اقرار کرلیا تو وہ جنتی ہے، چاہے دل میں اعتقاد نہ ہو اور چاہے نماز وغیرہ نہ پڑھے،اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے، بلکہ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ عقیدہ عراق کے شہر بصرہ میں سب سے پہلے **''حسان بن بلال مزنی''** نے اختیار کیا تھا کچھ لوگ اس فرقے کا بانی **''ابوسلت''** کو بتاتے ہیں جو 152ھ میں مرا۔

فرقہ مرجیہ کی بارہ شاخیں اس طرح ہیں:۔

(1) تارکیہ (2) سائبیہ (3) راجیہ (4) شاکیہ (5) تیہسیہ (6) عملیہ (7) مستثنیہ (8) مشبہ (9) حشویہ (10) ظاہریہ (11) بدعیہ (12) منقوصیہ

(1) فرقہ تارکیہ

فرقہ تارکیہ کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مخلوق پر کوئی عمل فرض نہیں سوائے ایمان کے پس جب بندہ اس پر ایمان لایا اور اس کو پہچانا تو پھر جو چاہے عمل کرے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایمان کے بعد نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ کے کئی فرائض ہیں جن کے ترک پر انسان گناہ گار ہوگا اور کسی فرض قطعی کا انکار کفر ہے۔نماز، روزہ، زکوۃ، حج کی فرضیت کا تو قرآن پاک واضح حکم ہے۔قرآن پاک میں ہے ﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔ (سورۃ البقرہ، سورۃ2، آیت183)

زکوۃ فرض ہونے کے باوجود نہ دینے والوں کے عذاب کے متعلق فرمایا﴿ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (سورۃ التوبہ، سورۃ9، آیت34)

(2) فرقہ سائبیہ

ان کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کر کے چھوڑ دیا ہے کہ وہ جو چاہے کریں ۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل نے خلق کو مکلّف بنایا ہے، اسے نیک افعال کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم دیا ہے، انبیاء وآسمانی کتابیں اسی لئے نازل فرمائی ہیں۔ خلق کے اچھے بُرے اعمال کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ اللہ عزوجل زندگی کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(سورۃ الذاریات، سورۃ51، آیت56)

(3) فرقہ راجیہ

فرقہ راجیہ کہتا ہے کہ ہم کسی بدکار کو عاصی یا نافرمان نہیں کہہ سکتے اور نہ کسی نیکوکار کو صالح اور فرمانبردار کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ عنداللہ اس کا کیا مقام ہے؟ (ان کے نزدیک بدکار کی بدکاری قابل مذمت اس لئے نہیں کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

پسندیدہ بندہ ہو)۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک نیکوکار کو نیک اور بدکردار کو بد سمجھا جائے گا، اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں کافر کو کافر کہا ہے۔ سورۃ الکافرون اس پر دلیل ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو دنیا کا نظام الٹ ہو جائے، چور، ڈاکو، قاتل کو سزا دینا بے فائدہ ہو جائے گا کہ ہوسکتا ہے وہ ولی اللہ ہو، نیکوکار کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جائے گی ہوسکتا ہے کہ عند اللہ گناہ گار ہو، الغرض اس میں کئی قباحتیں آئیں گی۔ آج کل کئی گمراہ صوفی بھی اس طرح کا غلط نظریہ قائم کئے ہوئے ہیں، شریعت کے خلاف حرکات کرتے ہیں، چرس، بھنگ، زنا وغیرہ میں ملوث ہوتے ہیں اور لوگ ان حرکات کو ملامتی رنگ سمجھ کر انہیں ولی اللہ سمجھ رہے ہوتے ہیں جبکہ ملامتی رنگ کا یہ مطلب نہیں۔ ملامتی طریقہ جو تصوف میں ہے وہ یہ ہے کہ بغیر کسی گناہ کے ایسا انداز اختیار کیا جائے کہ لوگ اس سے دور رہیں اور یہ اللہ عزوجل کی عبادت کر سکے۔ نہ یہ کہ جعلی پیروں کی طرح حرام کام کرتے جائیں اور کہیں یہ ملامتی رنگ ہے۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی وغیرہ اکابر اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں "کل حقیقة ردته الشریعة فھی زندقة" ترجمہ: جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ بے دینی و دہریت ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ومن ذلك الشریعة والحقیقة، صفحہ 43، مصطفی البابی، مصر)

(4) فرقہ شاکیہ

ان کا عقیدہ ہے کہ نیک اعمال اور طاعات ایمان کا جزء نہیں ہے۔۔۔ یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ جب ایمان لے آئے ہیں تو اب نیکیاں کریں یا نہ کریں اس سے ایمان پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ **اہل سنت** کے نزدیک طاعات ایمان کا جزء نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نیکیاں کرنے یا نہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں جہاں جنتیوں کا تذکرہ کیا ہے وہاں ان کی نشانی ایمان اور نیک اعمال بتائی ہے ﴿الَّذِیْنَ آمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے، کہ ان کے لئے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں رواں۔ (سورۃ البقرہ،سورۃ 2،آیت 25)

(5) فرقہ بھیسیہ

فرقہ بھیسیہ کا قول ہے کہ ایمان علم ہے جس نے حق کو باطل سے تمیز کرنا نہ جانا وہ کافر ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایمان فقط علم کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق ہے جو ضروریات دین میں ہیں۔ مطلقا جو حق و باطل میں تمیز نہ کرسکے اسے کافر نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ کئی افعال ایسے ہیں کہ جس میں حق و باطل کو جاننا مسلمان پر لازم ہے جیسے اسلام کو حق اور کفر کو باطل جاننا لازم ہے۔**شفاء شریف** میں اجماعی کفر کے بیان میں ہے"ولهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم اوشك اوصحح مذهبهم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره بما ظهر من خلاف ذلك" ترجمہ: ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگر چہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

(الشفاء،فصل فی بیان ماھو من المقالات،صفحہ 271، المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ)

(6) فرقہ عملیہ

ان کا کہنا ہے کہ ایمان فقط عمل کا نام ہے جو عمل نہیں کرتا وہ ایمان سے خارج اور

قطعی کافر ہے۔۔۔اہل سنت کے نزدیک ایمان خالی عمل کا نام نہیں ہے بلکہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے۔جو مسلمان بے عمل ہو اسے کافر نہیں کہہ سکتے، البتہ گناہ گار ضرور ہے جیسے بے نمازی کہ اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔

(7) فرقہ مستثنیہ

فرقہ مستثنیہ نے ایمان میں استثناء (یعنی یہ کہنا کہ میں مومن ہوں، انشاء اللہ) سے انکار کیا۔۔۔اہل سنت کے نزدیک فقط یہ عقیدہ رکھنا گمراہی نہیں بلکہ حکم یہی ہے کہ ایک مسلمان بغیر کسی شک کے خود کو مومن کہے یعنی مسلمان کے لئے بطور شک یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ کہے میں ان شاء اللہ مومن ہوں۔ہاں اس مستثنیہ فرقے کا یہ عقیدہ ہوسکتا ہے کہ وہ خود کو یقینی طور پر ایسا مسلمان سمجھتے تھے کہ ان سے کفر ہونا محال ہے یعنی وہ کہتے تھے کہ ہم یقینی طور پر مؤمن ہی مریں گے جبکہ اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں یقینی طور پر کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں مؤمن مروں گا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ مرنے سے قبل کسی کفر کا ارتکاب کرلے یا کوئی کفریہ عقیدہ رکھ لے جیسا کہ بعضوں کے متعلق ملتا ہے کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد کافرو مرتد ہوگئے، یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین اپنے ایمان کی حفاظت کی دعائیں کرتے تھے۔قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی کسی کفر کی بنا پر بندہ مرتد ہوسکتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُواْ وَلَقَدْ قَالُواْ كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُواْ بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ وَهَمُّواْ بِمَا لَمْ يَنَالُواْ وَمَا نَقَمُواْ إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ فَإِن يَتُوبُواْ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں

نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔ (سورۃ التوبۃ، سورۃ9، آیت74)

(8) فرقہ مشبہ

امام جوزی فرقہ مشبہ کو یہاں مرجیہ کی شاخ کے تحت لائے ہیں، بعض کتب میں یہ الگ سے ایک فرقہ شمار ہوتا ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں: ہشامیہ، مقاتلیہ، واسمیہ۔ یہ تینوں فرقے اس بات پر متفق ہے کہ اللہ عزوجل کا جسم ہے، اس لئے کہ کسی موجود کا علم بغیر جسم نہیں ہوسکتا۔ بعض مشبہہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی صورت پر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا جسم ہے، مگر جسموں کی طرح نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا انسان کی صورت ہے۔ بعض نے کہا کہ خدا کے لئے گوشت، خون، ہتھیلی، انگلی (یعنی انسانی جسم کی طرح کے لوازمات) ثابت ہیں۔ بعض مُشبہہ نے کہا کہ خدا عرش پر موجود ہے۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک رب تعالیٰ جسم و صورت سے پاک ہے، جسم مخلوق کے لئے ہے۔ المسامرہ میں ہے "الجسمية ثبت انتفاء لوازمها فليس سبحانه بذی لون ولا رائحة ولا صورة ولا شكل ولا متناه ولا حال فی شیء ولا محل له" ترجمہ: جسم اپنے لوازمات کے انتفاء کو ثابت کرتا ہے اور رب تعالیٰ نہ رنگ ہے نہ خوشبو ہے اور نہ اس کی شکل و صورت ہے اور نہ اس کی کوئی انتہاء ہے اور نہ وہ کسی شے میں حلول کئے ہوئے ہے اور نہ کوئی شے اس میں حلول کی ہوئی ہے۔ (المسامرۃ، صفحہ40، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قرآن پاک میں جو اللہ عزوجل نے کہا میں دیکھتا ہوں، سنتا ہوں، یہ ہمارے

سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ حقیقت میں رب تعالیٰ آنکھ،کان وغیرہ سے پاک ہے۔مشبہ والوں کا یہ دلیل بنانا کہ موجود کا علم بغیر جسم کے نہیں ہوسکتا بالکل غلط ہے۔روح جسم نہیں ایک لطیف شے ہے اس کا وجود ہے۔آج کل مسلمانوں میں بھی اس طرح کے غیر شرعی نظریات موجود ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اوپر بیٹھا دیکھ رہا ہے جبکہ اللہ عزوجل جہت میں ہونے اور بیٹھنے سے پاک ہے۔بس یہ کہا جائے کہ اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے،سب جانتا ہے۔ بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب تعالیٰ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں دیکھا۔موجودہ وہابیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ کا جسم ہے لیکن ہمارے جیسا نہیں ہے۔مزید تفصیل کے لئے سیدی ومرشدی امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ کریں۔

(9)فرقہ حشویہ

فرقہ حشویہ نے سب احادیث کا ایک ہی حکم ٹھہرایا چنانچہ ان کے نزدیک فرض ترک کرنے کا حکم ایسا ہی ہے جیسا نفل ترک کرنے کا،ان لوگوں کے خیال کے مطابق قرآن کے حروف مقطعات یعنی الم،حم،وغیرہ قرآن سے زائد اور بے معنی حروف ہیں اور جو آیتیں عذاب کا خوف دلانے والی ہیں وہ فقط دھمکی ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک تمام حدیثوں کا حکم ایک نہیں نفل،مستحب،سنت غیر مؤکدہ کا ترک گناہ نہیں ہے۔قرآن کے حروف مقطعات قرآن کا حصہ ہیں ہرگز زائد اور بے معنی نہیں ہیں۔اللہ عزوجل نے جو قرآن میں عذابات کے متعلق آیات نازل کی ہیں یہ فقط ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ یقینی طور پر کفار اور بعض گناہ گار مسلمان اس کا عذاب چکھیں گے۔قرآن پاک میں اس کی تصدیق

یوں ہے﴿وَنَادَیٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے، ہاں! اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر۔

(سورۃ الاعراف، سورۃ 7، آیت 44)

(10) فرقہ ظاہریہ

اس فرقہ کے ماننے والے شرعی مسائل میں قیاس سے حکم اجتہادی نکالنے سے انکار کرتے ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جس مسئلہ میں قرآن وحدیث اور صحابہ کرام سے کچھ منقول نہ ہو وہاں قرآن وحدیث میں مذکور مسائل پر قیاس کر کے درپیش مسئلہ کا حل جائز ہے۔ سنن البیہقی الکبریٰ میں ہے "عن إدريس الأودي قال أخرج إلينا سعيد بن أبي بردة كتابا فقال هذا كتاب عمر رضي الله عنه إلى أبي موسى رضي الله عنه فذكر الحديث قال فيه الفهم الفهم فيما يختلج في صدرك مما لم يبلغك في القرآن والسنة فتعرف الأمثال والأشباه ثم قس الأمور عند ذلك واعمد إلى أحبها إلى الله وأشبهها فيما ترى" ترجمہ: حضرت ادریس اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس سعید بن ابی بردہ تشریف لائے ان کے پاس ایک خط تھا، انہوں نے کہا یہ خط حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا جس میں فرمایا جب تجھے قرآن وسنت میں کسی مسئلہ کا حل نہ ملے اور وہ تیرے دل میں اشکال پیدا کرے تو اس کے بارے غور وفکر کر پھر جب تو قرآن وحدیث سے اس مسئلہ کی مثالیں اور

تشبیہات پالے تو اس مسئلہ کو ان پر قیاس کر اور قیاس کرنے میں اس مثال یا تشبیہ کو اختیار کر جو تجھے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب اور کسی مثال یا تشبیہ کے زیادہ موافق لگے۔

(سنن البیہقی الکبری، کتاب آداب القاضی، جلد10، صفحہ 115، مکتبۃ دار الباز، مکۃ المکرمۃ)

(11) فرقہ بدعیہ

یہی وہ فرقہ ہے جس نے قرآن وسنت کے خلاف غلط عقائد واعمال رکھ کر بدعت کا ارتکاب کیا، جس کی وجہ سے انہیں بدعیہ کہا گیا۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک جو نیا فعل یا عقیدہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہو وہ ناجائز و بدعت ہے جیسے صحابہ کرام پر طعن کرنا، ماتم کرنا، گانے باجے، مزارات پر ڈھول باجے سے چادر ڈالنا، ڈھول کے آگے بھنگڑے ڈالنا وغیرہ۔ اس کے برخلاف جو قرآن وسنت کی تعلیمات کے موافق ہو وہ بدعات جائز وحسن ہیں جیسے ایصال ثواب کا ثبوت احادیث سے ہے، اب یہ ایصال ثواب مل کر قرآن پڑھ کر کیا جائے اور اس کا نام ختم، گیارہویں رکھا جائے تو بالکل جائز ومستحب ہے۔ بدعت کی تعریف واقسام بیان کرتے ہوئے شارح بخاری علامہ **ابن حجر عسقلانی** رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں ”البدعة هو فعل ما لم يسبق إليه فما وافق السنة فحسن وما خالف فضلالة وهو المراد حيث وقع ذم البدعة وما لم يوافق ولم يخالف فعلى أصل الإباحة“ ترجمہ: بدعت کا معنی یہ ہے کہ جو پہلے نہ ہوا ہو۔ لہٰذا نیا کام جو سنت کے موافق ہو وہ اچھا ہے اور جو سنت کے خلاف ہو وہ گمراہی ہے۔ جہاں کہیں بدعت کی مذمت ہوگی اس سے مراد وہ بدعت ہوگی جو سنت کے مخالف ہے۔ جو سنت کے مخالف نہیں، وہ مباح ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، مقدمۃ الفتح، جلد01، صفحہ84، دار المعرفۃ، بیروت)

(12)فرقہ منقوصیہ

فرقہ منقوصیہ کا اعتقاد ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں ہے۔(یہ لوگ اس بات کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ جب ہم نے ایمان کا اقرار کرلیا تو جو کچھ نیکی کریں گے وہ مقبول ہوگی اور جو بھی گناہ اور بدکاری کریں گے وہ بخشی جائے گی چاہے توبہ کریں یا نہ کریں قطع نظر اس کے وہ گناہ کبیرہ یعنی زنا، چوری اور جھوٹ وغیبت وغیرہ ہوں یا صغیرہ گناہ)۔۔۔۔۔۔**اہل سنت** حنفی کے نزدیک بھی ایمان گھٹتا اور بڑھتا نہیں البتہ کامل اور ناقص ہوسکتا ہے۔لیکن ایسا نہیں کہ جو مرضی گناہ کیا جائے اس کی پکڑ نہیں بلکہ جو گناہ کیا جائے گا اس کی پکڑ ہے البتہ رب تعالیٰ چاہے تو معاف فرمادے اور جو نیکی کی جائے گی وہ یقینی طور پر قبول نہیں،البتہ امید ہے کہ رب تعالیٰ اپنے فضل سے قبول کرلے۔ہاں درود پاک کے متعلق علماء نے فرمایا کہ وہ مقبول ہی مقبول ہے۔**ردالمحتار** میں ہے"وکل الأعمال فیھا المقبول والمردود إلا الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فإنھا مقبولۃ غیر مردودۃ"ترجمہ:ہر اعمال میں مقبول ہونا اور نہ ہونا دونوں ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا درود مقبول ہی مقبول ہے۔ (ردالمحتار ،کتاب الصلوٰۃ،باب صفۃ الصلوٰۃ،جلد1،صفحہ520،دار الفکر،بیروت)

فرقہ جہمیہ

ہشام بن عبدالمالک کے عہد میں ایک **جعد بن درہم** نامی شخص نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کیا تھا۔کوفہ میں جعد کا ایک شاگرد **جہم بن صفوان** تھا جو اگرچہ کوئی عالم نہیں تھا مگر بڑا چرب زبان اور فصیح اللسان تھا۔اس نے جعد بن درہم کے خیالات کی اشاعت نہایت زوروشور سے کی،اس طرح بہت سے لوگ اس کے ہم خیال ہوگئے،اس فرقے کا نام"جہم"کے نام پر(جہمیہ)ہوا۔جعد بن درہم کو **خالد بن عبداللہ القسری** حاکم عراق نے

عین بقرعید کے دن شہر میں یہ کہتے ہوئے قتل کر دیا تھا۔لوگوں قربانیاں کرو اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو قبول فرمائے میں جعد بن درہم کو ذبح کر رہا ہوں اس کا باطل گمان ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست نہیں بنایا نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔جعد بن درھم کو قتل کر دینے پر حضرت **حسن بصری** اور دیگر علماء سلف نے خالد کا شکریہ ادا کیا تھا۔جہم بن صفوان بھی بنوامیہ کے آخری خلیفہ **مروان الحمار** کے عہد حکومت میں **نصر بن سیار** حاکم خراسان کے حکم سے قتل کیا گیا۔

جہمیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ چیزوں کی پیدائش سے پہلے ان کا علم اللہ کے لئے محال (ناممکن) ہے۔وہ جنت اور دوزخ دونوں کو فانی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی صفات کے وجود کی نفی کرتے ہیں۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک چیزوں کی پیدائش سے پہلے بھی رب تعالیٰ کو اس کا علم ہوتا ہے وہ عالم الغیب ہے۔جنت و دوزخ غیر فانی ہے۔اللہ عزوجل کی ذات کی طرح اس کی صفات کو ماننا بھی لازم ہے۔

فرقہ جہمیہ کی بارہ شاخیں حسب ذیل ہیں:۔

(1)معطلہ (2)مرسیہ (مریسیہ) (3)ملتزقہ (4)واردیہ (5)زنادقہ (6)حرقیہ (7) مخلوقیہ (8)فانیہ (9)عریہ (غیریہ) (10) واقفیہ (11) قبریہ (12)لفظیہ

(1)فرقہ معطلہ

اس فرقے کے نزدیک اللہ عزوجل معطل ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ابتدائی طور پر چند چیزیں پیدا فرمائیں،اس کے بعد وہ فارغ بیٹھا ہے۔اس نے اوروں کے ذمہ کام لگا دیئے ہیں۔اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے تو وہ کافر

ہے۔۔۔جبکہ **اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل ہرگز معاذ اللہ معطل نہیں ہوا، معطل ہونا شانِ خداوندی کے منافی ہے کہ اس میں عجز و تنقیص ہے اور یہ اللہ عزوجل کے لئے ثابت کرنا کفر ہے۔**فتاوی ہندیہ** میں ہے "یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ وعیدہ او جعل لہ شریکا او ولدا او زوجہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص" ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے موصوف کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا مذاق اڑایا یا اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑایا یا اس کے وعدے یا وعید کا انکار کیا یا اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا یا کسی کو اس کا بیٹا یا بیوی کہا یا اللہ عزوجل کی طرف جہالت، عجز، نقص کی نسبت کی اس کی تکفیر کی جائے گی۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب السیر، فی احکام المرتدین ۔۔، جلد2، صفحہ258، دار الفکر، بیروت)

خواب میں رب تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے۔ جاگتی آنکھوں سے صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، جاگتی آنکھوں سے دیدار کا دعویٰ کفر ہے۔

(2) فرقہ مرسیہ

اس فرقے کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اکثر صفات مخلوق ہیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل کی تمام صفات ہرگز مخلوق نہیں ہے۔امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ **"فقہ اکبر"** میں فرماتے ہیں "صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انھا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیھا او شک فیھا فھو کافر باللہ تعالیٰ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی۔ تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

(الفقہ الاکبر، صفحہ5، ملک سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار، لاہور)

(3)فرقہ ملتزقہ

اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل ہر جگہ موجود نہیں ہے اور نہ یہ کہنا جائز ہے۔حاضر کا مطلب ہوتا ہے جگہ میں موجود ہونا اور رب تعالیٰ جگہ سے پاک ہے۔**مجمع الانہر** میں ہے"من قال:نہ مکانی زتو خالی نہ توھج مکانی، کفر" ترجمہ:کسی نے یہ کہا کہ کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہیں،اس نے کفر کیا۔ (مجمع الانہر،جلد2،صفحہ505،مکتبۃ المنار،کوئٹہ)

لہٰذا رب تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا۔رب تعالیٰ کے لئے علیم،سمیع،بصیر کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔علامہ **کاظمی شاہ** صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اس کے بعد یہ حقیقت خود بخود واضح ہوجاتی ہے کہ جب حاضر و ناظر کے اصلی معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا واجب ہے۔تو ان لفظوں کا اطلاق بغیر تاویل کے ذاتِ باری تعالیٰ پر کیوں کر ہوسکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن وحدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کے لئے وارد نہ ہوا۔نہ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ لفظ بولا۔کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرام،تابعین یا ائمہ مجتہدین علیہم الرضوان نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔اور اسی لئے متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا۔بالآخر یہ مسئلہ(کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے یا نہیں)جمہور علماء کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اس میں تاویل ہوسکتی ہے،اس لئے یہ اطلاق کفر نہیں اور تاویل یہ کی"**حضور**"کو مجاز اعلم کے معنی میں لیا جائے اور"**نظر**"کے مجازی

معنی رؤیت مراد لئے جائیں۔اس تاویل کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہا جائے گا تو یہ اطلاق علیم، بصیر اور عالم من یری کے معنی میں ہوگا۔ملاحظہ فرمائیے درمختار اور شامی۔"

(مقالات کاظمی، جلد3،صفحہ155،مکتبہ ضیائیہ ،راولپنڈی)

آج کل کے بعض لوگ بھی یوں کہہ دیتے ہیں کہ اللہ عزوجل ہر جگہ موجود ہے۔یہ کہا جائے کہ اللہ عزوجل ہر موجود کو دیکھتا ہے۔اللہ عزوجل کے لئے جہت و سمت متعین کرنا جائز نہیں ہے،وہ واجب الوجود ذات لا مکاں ہے۔

(4)فرقہ واردیہ

اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا وہ جہنم میں نہ جائے گا اور جو کوئی جہنم میں چلا گیا تو کبھی وہاں سے نکالا نہ جائیگا۔۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک مسلمان اللہ عزوجل پر ایمان لانے اور اسے پہچاننے کے باوجود اپنے اعمال بد کے سبب جہنم میں جا سکتا ہے اور جو مسلمان ہے وہ جتنا مرضی گناہگار ہو اپنی سزا پوری کرنے کے بعد کبھی نہ کبھی جہنم سے ضرور نکالا جائے گا ،البتہ کافر ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔جامع ترمذی کی حدیث ہے"عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((**یعذب ناس من أهل التوحيد فی النار حتى يكونوا فيها حمما ثم تدركهم الرحمة فيخرجون ويطرحون على أبواب الجنة قال :فيرش عليهم أهل الجنة الماء فينبتون كما ينبت الغثاء فی حمالة السيل ثم يدخلون الجنة**)) ترجمہ:حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے۔پھر رحمت الٰہی ان کا تدارک کرے گی اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا

پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

(جامع ترمذی، ابواب صفۃ جہنم، جلد4، صفحہ294، دار الغرب الإسلامی -بیروت)

(5) فرقہ زنادقہ

اس فرقے کے لوگ کہتے ہیں کہ کسی کے واسطے یہ ممکن نہیں کہ اپنی ذات کے لئے کوئی رب ثابت کرے اس لئے کہ ثابت کرنا جب ہی ہوسکتا ہے کہ اس سے ادراک کر لے حالانکہ یہ ادراک ممکن نہیں کیونکہ ہمارے حواس جو ادراک کرنے کا آلہ ہیں کسی رب یا پرور دگار کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں، لہٰذا جو چیز ادراک ہی نہیں ہوسکتی تو ثابت ہی نہیں ہو سکتی۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک یہ دلیل سرے سے ہی غلط ہے کہ ثبوت کے لئے ادراک ضروری ہے۔جس طرح روح، جنت و دوزخ وغیرہ کو ہم نے دیکھا نہیں، ہمارے ذہن میں اس کا خاکہ نہیں، ہمیں ان کا کچھ ادراک نہیں، لیکن ان کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے۔اسی طرح رب تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے کے لئے عقلی اور نقلی دونوں دلائل موجود ہیں جن سے رب تعالیٰ کے وجود کو ثابت کیا جاتا ہے جیسے قرآن وحدیث میں رب تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت ہے اور عقلی طور پر زمین وآسمان کی پیدائش، سورج و چاند کی گردش رب تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلیل ہیں۔**شرح العقائد النسفیہ** میں ہے "لما ثبت ان العالم محدث ومعلوم ان المحدَث لا بد له من مُحدِث ضرورةَ امتناع ترجح احد طرف الممكن من غير مرجح ثبت ان له محدِثا و المحدِث للعالم و الله تعالیٰ ای الذات الواجب الوجود الذی وجوده من ذاته ولايحتاج الی شیء اصلا" ترجمہ: جب یہ ثابت ہوگیا کہ عالَم حادث ہے اور یہ بھی **معلوم** ہے کہ حادث کے لئے

مُحدِث لازم ہے۔اگر یہ نہ ہوتو بغیر مرجح کے ترجیح لازم آئے گی (اور یہ باطل ہے) عالَم کا مُحدِث اللہ تعالیٰ ہے جوواجب الوجود ذات ہےاور کسی کی محتاج نہیں ہے۔

(شرح العقائد النسفیہ،صفحہ43،مکتبہ رحمانیہ،لاہور)

(6)فرقہ حرقیہ

اس فرقے کا کہنا ہے کہ کافر کو جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو آگ اس کو ایک بار جلا کر کوئلہ کر دے گی، پھر وہ ہمیشہ کوئلہ بنا پڑا رہے گا اس کو آگ کی جلن قطعی محسوس نہ ہوگی ۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ کافر کوئلہ بننے کے بعد پھر اسی طرح جسم میں لایا جائے گا ،پھر کوئلہ بنے گا اور اس کا عذاب اسے مسلسل ہوگا اور وہ اس کی تکلیف برداشت کرے گا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔﴿**إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا**﴾ ترجمہ کنزالایمان: جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے، جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ النساء،سورۃ4،آیت56)

(7)فرقہ مخلوقیہ

فرقہ مخلوقیہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک قرآن مخلوق نہیں بلکہ رب تعالیٰ کا کلام ہےاور رب کا کلام اس کی صفت ہے جو مخلوق نہیں ہوسکتی۔

کتاب السنہ میں بسند صحیح روایت ہے "عن عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقولون من قال القران مخلوق فھو کافر" ترجمہ:حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے نوصحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہے۔

(اللآلی المصنوعۃ بحوالہ اللالکائی فی السنہ، کتاب التوحید، جلد1، صفحہ8، دار المعرفۃ بیروت)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ **"کتاب السنۃ"** میں فرماتے ہیں "من قال القران مخلوق فھو عندنا کافر لان القران من صفۃ اللہ "ترجمہ: قرآن کو مخلوق کہنے والا ہمارے نزدیک کافر ہے کہ قرآن خدا کی صفتوں سے ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ بحوالہ کتاب السنہ، جلد1، صفحہ257، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

(8) فرقہ فانیہ

اس فرقے کا کہنا ہے کہ جنت دوزخ دونوں فنا ہونے والی ہیں اور اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ ابھی وہ دونوں پیدا ہی نہیں ہوئیں۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور یہ کبھی فنا نہیں ہونگیں۔ قرآن پاک میں حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنت میں رہنا اور اس سے باہر آنا واضح طور پر موجود ہے۔ ﴿**وَقُلْنَا یَا آدَمُ اسْکُنْ أَنتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ وَکُلاَ مِنْهَا رَغَداً حَیْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَـذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُونَا مِنَ الْظَّالِمِیْنَ**﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے فرمایا اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

(سورۃ البقرہ، سورۃ2، آیت35)

جنت و دوزخ کے تذکرہ پر قرآن پاک میں کئی مرتبہ لفظ **"اعدت"** کہا گیا جس کا مطلب ہوتا ہے تیار کر رکھی ہے۔ یعنی یہ نہیں کہا جاتا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوگی بلکہ کہا جاتا ہے تیار کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں جہنم کے متعلق ہے ﴿**وَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِی أُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ**﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

(سورۃ آل عمران،سورۃ3،آیت131)

جنت کے متعلق ہے ﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین پرہیز گاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ (سورۃ آل عمران ،سورۃ3،آیت133)

قرآن پاک کی جو آیت ہے ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔ (سورۃ القصص،سورۃ28،آیت88)

اس آیت سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ جب ایک وقت کے لئے ہر چیز فنا ہو جائے گی تو جنت و دوزخ بھی فنا ہو جائے گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعض چیزیں اس میں مستثنیٰ ہیں۔ ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور صُور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ (سورۃ الزمر،آیت68)

المسامرہ میں ہے ”الجواب تخصيصها من آية الهلاك “ترجمہ: ہر چیز کے فنا ہونے پر جو آیت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں بعض چیزوں کی تخصیص ہے۔

(المسامرۃ،صفحہ240،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

امام **ابو حنیفہ** نے فرمایا ہے کہ جنتی حوروں کو بھی اس وقت موت نہیں آئے گی۔

المسامرہ میں ہے ”وقد ذهب بعض اهل السنة كابى حنيفة الى ان الحور العين لا يمتن وانهن ممن استثنىٰ الله تعالىٰ بقوله ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ﴾ ترجمہ: بعض اہل سنت جیسے امام

ابو حنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ حور عین کو موت نہیں آئے گی وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ کے اس فرمان سے: اور صُور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہوجائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔ (المسامرة، صفحہ 242، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(9) فرقہ عریہ (غیریہ)

اس فرقے کے ماننے والوں نے رسولوں کا انکار کیا یعنی ان کے نزدیک وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نہیں بلکہ عقلاء ہیں۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک تمام انبیاء و رسل اللہ نے بھیجے ہیں، کسی ایک کی بھی نبوت کا انکار کرنا کفر ہے۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ عزوجل نے رسولوں کے بھیجنے کا تذکرہ کیا ہے ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے، پھر جب اللہ کا حکم آئے گا سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کا وہاں خسارہ۔ (سورۃ غافر، سورۃ 40، آیت 78)

(10) فرقہ واقفیہ

اس فرقے کے ماننے والے کہتے ہیں کہ ہم توقف کرتے ہیں، نہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور نہ یہ کہ مخلوق نہیں۔۔۔ **اہل سنت** کے نزدیک یہ توقف کرنا درست نہیں بلکہ یقینی بات یہ ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے۔ فقہ اکبر میں ہے "صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن ۔۔ وقف فيها او شك فيها فهو كافر

بـاللہ تـعـالٰی" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

(الفقہ الاکبر، صفحہ 5، ملک سراج الدین اینڈ سنز، کشمیری بازار لاہور)

(11) فرقہ قبریہ

اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ قبر میں عذاب وثواب نہیں ہے اور نہ آخرت میں شفاعت ممکن ہے۔۔۔اہل سنت کے نزدیک قبر میں عذاب وثواب ہوتا ہے جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور آخرت میں مسلمانوں کی شفاعت پر تو کئی آیات واحادیث وارد ہیں۔حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار)) ترجمہ: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

(المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمہ مسعود، جلد 8، صفحہ 273، دار الحرمین، القاہرۃ)

قرآن پاک میں شفاعت کے متعلق ہے ﴿مَن ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے۔

(سورۃ البقرہ، سورۃ 2، آیت 255)

جامع ترمذی کی حدیث ہے "عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((شفاعتي لأهل الكبائر من امتي)) "ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شفاعت میرے امتیوں میں سے اہل کبائر (کبیر گناہ کرنے والوں) کے لئے ہے۔

(جامع ترمذی، أبواب صفة القیامة، جلد 4، صفحہ 203، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

(12)فرقہ لفظیہ

اس فرقے کا کہنا ہے کہ قرآن کے ساتھ ہمارا تلفظ کرنا مخلوق ہے۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ہمارا پڑھنا تو مخلوق ہے لیکن جو قرآن پڑھا گیا ہے وہ مخلوق نہیں ہے۔یعنی فرقہ لفظیہ اور اہل سنت میں فرق یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں جو پڑھا گیا وہ مخلوق ہے اور ہم کہتے ہیں جو پڑھا گیا وہ فی نفسہ مخلوق نہیں ہے۔سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ **"فقہ اکبر"** میں فرماتے ہیں"القران کلام اللّٰہفی المصاحف مکتوب وفی القلوب محفوظ وعلی الا لسنۃ مقرو وعلی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم منزل ولفظنا بالقران مخلوق وکتابتنا لہ مخلوق وکلام اللّٰہ تعالٰی غیر مخلوق"

ترجمہ:قرآن مجید اللہ کا کلام صحیفوں میں لکھا ہے اور دلوں میں محفوظ ہے اور زبانوں پر پڑھا گیا ہے۔اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اتارا گیا ہے اور ہمارا قرآن مجید کہ بولنا اور اسی طرح اس کو لکھنا اور پڑھنا مخلوق ہے لیکن بااینمہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں۔

(فقہ اکبر مع وصیت نامہ،صفحہ4،ملک سراج الدین اینڈ سننز کشمیری بازار، لاہور)

فرقہ ناصبی

فرقہ ناصبی گستاخِ اہل بیت ہے۔یہ اپنی کتب و بیان میں اہل بیت پر طعن و تشنیع اور یزید کی تعریف کرتے ہیں اور اسے جنتی ثابت کرتے ہیں۔ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی اور حکومت کے لئے کربلا گئے تھے،یہ کہتے ہیں کہ اہل بیت کا قافلہ جارہا تھا ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی کربلا میں یزیدی لشکر نے امام حسین اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شہید نہیں کیا تھا بلکہ ڈاکوؤں نے شہید کیا تھا۔ان کا کام ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لوگوں میں وسوسے ڈالنا اور ان پر طعن کرنا کہ انہوں نے حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنگ کی، یزید کو امیر المؤمنین کہنا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ باغی ثابت کرنا، دس محرم کو امام حسین کی شہادت کے دن خوشیاں منانا وغیرہ ان کے افعال وعقائد ہیں۔ موجودہ دور میں کئی دیوبندی وہابیوں میں بھی ناصبیت کی جھلک دکھائی دیتی ہے کہ ان کے بعض مولوی بارہ اماموں پر تنقید کرتے ہیں اور یزید کے حق میں بولتے ہیں۔ وہابی اسکالر ڈاکٹر **ذاکر نائیک** تو برملا **یزید** کو رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے۔ اسی طرح ایک وہابی مولوی نے **"رشید ابن رشید"** کتاب یزید کے حق میں لکھی ہے۔ المختصر فرقہ ناصبی شیعوں کے برعکس ہے۔ جس طرح شیعہ اہل بیت کی شان میں غلو کرتے ہیں، اسی طرح ناصبی اہل بیت کی شان کو کمتر ثابت کرتے ہیں۔ الحمد للہ عزوجل اہل سنت اہل بیت کی شان کو اس حد تک مانتے ہیں جتنا ماننے کا حق ہے۔ ہم نہ ان کی شان میں غلو کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی شان پر تنقید کرتے ہیں۔ اہل بیت کے متعلق بغض رکھنے والوں کے متعلق **ابوالشیخ ابن حبان** اور دیلمی کی روایت میں ہے ((من لم یعرف حق عترتی والانصاروالعرب فھم لاحدی ثلث اما منافق واما ولد زانیۃ واما اِمرُؤحملت بہ امہ لغیر طھر)) ترجمہ: جو شخص میری آل، انصار اور اہل عرب کا حق نہیں پہچانتا وہ یا تو منافق ہے یا حرامزادہ یا اس عورت کا بچہ ہے جو بے نمازی (حیض) کے دنوں میں حاملہ ہوئی ہو۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، جلد3، صفحہ626، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اہل بیت سے محبت رکھنے کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((أثبتکم علی الصراط أشدکم حبا لأھل بیتی ولأصحابی)) ترجمہ: تم کو پل صراط پر زیادہ ثابت قدم میرے اہل بیت اور صحابہ کی زیادہ محبت رکھے گی۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل، الفصل الأول ،جلد12،صفحہ180،مؤسسة الرسالة، بیروت)

فرقہ ضراریہ

ضراریہ فرقے کو **ضرار بن عمرو** سے نسبت ہے۔ضراراس امر کا قائل تھا کہ اجسام مجموعہ اعراض کا نام ہے۔اجسام کا اعراض بن جانا اس کے نزدیک جائز تھا۔**ضرار** کا عقیدہ تھا کہ انسان میں کسی فعل کی قدرت فعل کرنے سے پہلے ہوتی ہے۔یہ حضرت **ابن مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت **ابی بن کعب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءتوں کا منکر تھا۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ان دونوں صحابیوں کی قراءت ثابت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔اجسام اور اعراض دو الگ الگ چیزیں ہیں جیسے ہاتھ جسم ہے اور اس کا کالا،سفید رنگ ہونا عرض ہے۔عرض جسم کے تابع ہوتا ہے۔عرض بغیر جسم کے خود جسم نہیں بن سکتا۔

فرقہ حدبیہ

یہ فرقہ تناسخ یعنی ہندوؤں کی طرح ایک روح دوسرے جسم میں آنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ انسانوں کی طرح حیوانات بھی مکلّف ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کے علاوہ دوسرے جہاں میں اولاحیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا۔ان میں اپنی معرفت رکھی علم دیا اور انہیں بہت سی نعمتیں عطا کیں۔پھران کی آزمائش کے لئے اپنی نعمتوں کے شکر کا حکم دیا،تو بعض نے اطاعت کی اور بعض نے نافرمانی کی۔جس نے اطاعت کی اسے تو جنت میں برقرار رکھا اور جس نے نافرمانی کی اسے جنت سے نکال کر جہنم میں ڈال دیا۔بعض ایسے تھے کہ انہوں نے بعض احکام الٰہی کی تعمیل کی اور بعض میں نافرمانی،تو اللہ عزوجل نے ان کو اس جہاں میں بھیج دیا اور جسموں کا کثیف لباس پہنا کر انسان یا دیگر حیوانات کی مختلف صورتیں عطا کردیں۔انہیں کے گناہوں کے مطابق خوشی اور غم،آرام اور تکلیف میں

مبتلا کیا۔جس کے گناہ کم اوراطاعت زیادہ تھی اسے اچھی صورت عطا کی اور مصیبت تھوڑی دی۔جس کا معاملہ برعکس تھا اس کی سزا اور جزا بھی برعکس ہوئی اور جب تک حیوان اپنے گناہوں سے پورے طور پر سبک دوش نہیں ہوجاتا صورتیں بدل بدل کر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ ۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک یہ سب عقائد صریح قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔انسانوں کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے نہ یہ کہ جانوروں کے اعمال کا نتیجہ ہیں۔زندگی صرف ایک بار ملتی ہے موت کے بعد نہ زندگی ہے اور نہ اعمال کرنے کی اجازت چنانچہ قرآن پاک میں ہے﴿**وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ**﴾ ترجمہ کنزالایمان:اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گےتو کہیں گے کاش!کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہوجائیں۔ (سورۃ الانعام،سورت6،آیت 27)

فرقہ کلابیہ

یہ فرقہ **ابوعبداللہ بن کلاب** کی طرف منسوب ہے اس کا عقیدہ تھا کہ اللہ کی صفات نہ قدیم ہیں نہ حادث۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک اللہ عزوجل کی صفات قدیم اور غیر حادث ہیں۔**فقہ اکبر** میں ہے"صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیرمحدثۃ ولامخلوقۃفمن قال انہامخلوقۃ اومحدثۃ او وقف فیہا اوشك فیہا فھو کافر باللہ تعالی" ترجمہ:اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نوپیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جوانہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

(الفقہ الاکبر،صفحہ5،ملك سراج الدین اینڈ سنز،کشمیری بازار لاہور)

فرقہ سالمیہ

یہ فرقہ **ابن سالم** کی طرف منسوب ہے۔اس کے بہت سے اقوال میں سے ایک یہ بھی قول ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محمدی آدمی کی شکل میں دیکھا جائے گا،جن و انس، ملائکہ اور حیوان ہر ایک کے سامنے اسی کی حیثیت میں اللہ نمودار ہوگا۔۔۔۔**اہل سنت** کے نزدیک ایسا نہیں ہے،اللہ عزوجل انسانی شکل واجسام سے پاک ہے۔قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے اپنے متعلق واضح فرمایا ہے ﴿ **لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ** ﴾ ترجمہ کنزالایمان:اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ،سورۃ 42،آیت 11)

فرقہ رافضی (شیعہ)

شیعہ کا لفظی معنیٰ گروہ ہے۔شیعہ فرقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں وجود میں آیا۔حضرت علی کا جو گروہ تھا وہ چار فرقوں میں بٹ گیا۔ایک فرقہ وہ تھا جو حضرت علی اور دیگر صحابہ وازواجِ مطہرات کی تعظیم کرتا تھا یہی گروہ والے **اہل سنت** کے پیشوا تھے۔ دوسر فرقہ شیعہ **تفضیلیہ** تھا جو حضرت علی کو تمام صحابہ سے فضیلت دیتا تھا لیکن دوسرے صحابہ کو بُرا نہ کہتا تھا۔تیسرا فرقہ **سبیّہ** تھا جسے تبرائیہ بھی کہا جاتا ہے۔جو سب صحابہ کرام کو ظالم و غاصب کہتا تھا۔چوتھا فرقہ شیعہ **غلاۃ** کا تھا جنہوں نے حضرت علی کو اولوہیت کے درجے تک پہنچا دیا تھا۔علامہ ابوالحسنات **محمد اشرف سیالوی** صاحب **"تحفہ حسینیہ"** میں اس پر تفصیلی کلام کرنے کے بعد لکھتے ہیں:"الغرض جب شیعانِ علی چار فرقوں میں تقسیم ہوگئے تو دوسرے فرقِ مخالفہ سے امتیاز ضروری ٹھہرا،لہٰذا انہوں نے اپنا نام **اہل سنت والجماعت** رکھا۔یہ نام گو بعد میں تجویز ہوا لیکن عقائد و اعمال وہی پہلے کے ہیں۔جس طرح ہمارے ہاں شیعہ نے اپنے

آپ کو امامیہ اور اثنا عشریہ کہا اور اس نام سے موسوم کیا حالانکہ یہ نام پہلے موجود اور مسموع نہیں تھا۔“ (تحفہ حسینیہ، جلد1، صفحہ 131، اہل السنّہ پبلی کیشنز، جہلم)

شیعہ مذہب میں کئی فرقے ہیں انہیں رافضی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے آپ کو مُحبّانِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مُحبّانِ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں۔ شیعوں کے اصل تین گروہ ہیں غالیہ، زیدیہ اور رافضہ۔

غالیہ کے درج ذیل فرقے ہوگئے: بنانیہ، طیاریہ، خطابیہ، معمریہ، بزیعیہ، مفضلیہ، متناسخیہ، شریعیہ، سبیہ، مفوضہ۔

فرقہ زیدیہ کی یہ شاخیں ہوگئیں: جارددیہ، سلیمانیہ، بتریہ، نعیمیہ، یعقوبیہ، تناسخیہ

رافضیہ کے درج ذیل گروہ ہیں: قطعیہ، کیسانیہ، کریبیہ، عمریہ، محمدیہ، حسینیہ، نادسیہ، اسماعلیہ، قرامضیہ، مبارکیہ، شمیطیہ، عمادیہ، طموریہ، موسویہ، امامیہ۔

ان تمام فرقوں میں باہم شدید اختلاف ہے اور یہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے عقائد کے متعلق شیخ **عبدالقادر جیلانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب **”غنیۃ الطالبین“** شاہ **عبدالعزیز** محدث دہلوی کی کتاب **”تحفہ اثنا عشریہ“** اور امام **ابن جوزی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب **”تلبیس ابلیس“** کا مطالعہ کریں۔ یہاں ان سب فرقوں کی تفصیل بیان کرنا سوائے طوالت کا شکار ہونا ہے جو ہمارا مقصود نہیں۔

شیعوں کے بنیادی عقائدونظریات درج ذیل ہیں:۔

عقیدہ: شیعہ کے تمام فرقے سوائے زیدیہ خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کو نہ ماننے پر مُتفق ہیں، بلکہ صحابہ کرام پر سب وشتم ان کا عام شیوہ ہے۔ شیعوں کے عالم ملا باقر مجلسی اپنی کتاب **”حق الیقین“** میں لکھتا

ہے: "امام مہدی ابوبکر و عمر کو قبر سے باہر نکالیں گے۔ وہ اپنی اسی صورت پر تروتازہ بدن کے ساتھ باہر نکالے جائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ ان کا کفن اتارو، ان کا کفن حلق سے اتارا جائے گا۔ ان کو اللہ کی قدرت سے زندہ کریں گے اور تمام مخلوق کو جمع ہونے کا حکم دیں گے۔ پھر ابتداء عالم سے لے کر اخیر عالم تک جتنے ظلم اور کفر ہوئے ہیں ان سب کا گناہ ابوبکر و عمر پر لازم کر دیں گے اور وہ اس کا اعتراف کریں گے کہ اگر وہ پہلے دن خلیفہ برحق (حضرت علی) کا حق غصب نہ کرتے تو یہ گناہ نہ ہوتے۔ پھر ان کو درخت پر چڑھانے کا حکم دیں گے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے باہر آئے اور ان کو درخت کے ساتھ جلائے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو اڑا کر دریاؤں میں گرا دے۔"

(حق الیقین، صفحہ 362، مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ، تہران)

عقیدہ: شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے "لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ و خلیفة بلا فصل" ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلافصل خلیفہ ہیں۔

(برہانِ متعہ ثوابِ متعہ، صفحہ 52)

عقیدہ: اپنے کئی اماموں خصوصاً امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ابھی زندہ ہیں۔

عقیدہ: شیعوں میں ایک فرقہ غالی ہے جن کا عقیدہ ہے کہ علی خدا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغام رسالت دیکر جبرائیل کو بھیجا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گئے۔

(تفسیر عیاشی، جلد 2، صفحہ 101)

عقیدہ: شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے اماموں کا رتبہ حضور علیہ السلام کے علاوہ

بقیہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہے چنانچہ **مجموعہ مجالس** میں ہے: ''**بارہ امام** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء علیہم السلام کے استاد ہیں۔

(مجموعہ مجالس، صفحہ 29، صفدر ڈوگرا، سرگودھا)

عقیدہ: شیعوں کے نزدیک متعہ (چند دنوں کے لئے پیسوں کے عوض نکاح) جائز ہے اور اس کی بے شمار فضیلت ہے۔ شیعہ **عالم نعمت اللہ جرائری** اپنی کتاب میں لکھتا ہے: ''جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت **حسن** رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت **امام حسین** رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ کیا اسکا درجہ حضرت **علی** رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہو جاتا ہے۔'' (انوار نعمانیہ، صفحہ 237)

عقیدہ: روافض کا عقیدہ ہے کہ جب تک **اولادِ علی** رضی اللہ عنہ کے مخالفوں پر لعنت نہ کرے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

(ماخوذ از تمہید ابو شکور سالمی، نواں قول، صفحہ 375، فرید بک سٹال، لاہور)

عقیدہ: شیعوں کے کئی گروہوں کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں ہے اس میں تحریفات ہیں، کئی آیات جو حضرت علی اور اہل بیت کے متعلق نازل ہوئی تھیں وہ نکال دی گئی ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ **امام مہدی** جب آئیں گے تو وہ صحیح مکمل قرآن پاک لائیں گے۔

قرآن پاک نامکمل و تحریف شدہ ہونے پر شیعوں کے چند حوالے پیش خدمت ہیں:۔

قرآن پاک میں ازواج مطہرات کے متعلق نازل ہوئی آیت کے متعلق شیعہ ذاکر **فرمان علی** قرآن پاک کی تفسیر میں لکھتا ہے: ''اگر اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے۔ اس سے **معلوم** ہوتا

ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے۔''

(تفسیر قرآن ،صفحہ 674،مصباح القرآن ٹرسٹ،لاہور)

شیعہ ذاکر **مقبول احمد دہلوی** نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی جس میں سورۃ یوسف کی اس آیت 49 ﴿**ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ**﴾ ترجمہ کنز الایمان: پھران کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے۔

(سورۃ یوسف،سورۃ12،آیت49)

آیت ﴿**یعصرون**﴾ کی تفسیر میں لکھتا ہے:''معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن ظاہراعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفاء کی خاطر یُعْصَرُوْنَ کو یَعْصِرُوْنَ سے بدل کر معنی کو زیروزبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لئے انکے کرتوت کی معرفت آسان کردی۔ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کریں تم اس کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کردو۔قرآن مجید کو اسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام (امام مہدی رضی اللہ عنہ) کا حق ہے۔اور انہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خداتعالیٰ پڑھا جائیگا۔''

(تفسیر قرآن ،صفحہ 384،مقبول پریس،دہلی)

قرآن پاک میں ہے ﴿**فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا**﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہوان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم وحکمت والا ہے۔

(سورۃ النساء،سورۃ4،آیت24)

اکبر علی شاہ نے اپنی کتاب **''متعہ اور صلاح الدین عیبی''** کے صفحہ **60** پر لکھا ہے

"الی اجل مسمی" کے الفاظ متن قرآن میں تھے لیکن انہیں موجودہ ترتیب سے حذف کر دیا گیا۔۔۔۔اگر اس آیت میں "الی اجل مسمی" کے الفاظ کو شامل کر کے پڑھا جائے چاہے انکی حیثیت متن قرآن کی سمجھی جائے یا تشریحی حاشیہ کی بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ یہ آیت نکاح دائمی پر منطبق نہیں ہو سکتی بلکہ صرف اور صرف نکاح متعہ کے لئے ہے۔(اب مصنف نے قرآنی آیت میں الی اجل مسمی کے الفاظ کا اضافہ کر کے آیت یوں بنائی اور اس کا ترجمہ کیا۔) ﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ **إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى** فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴾ پھر جس طرح تم نے ان عورتوں سے متعہ کیا ایک متعینہ مدت کے لئے سو انکو انکے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔بے شک اللہ بڑا علیم و حکیم ہے۔

(متعہ اور صلاح الدین عیبی،صفحہ 60،طبع کراچی)

اہل سنت کے نزدیک یہ موجودہ قرآن مکمل اور بغیر تحریف کے ہے، رب تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے کوئی قیامت تک اس میں سے ایک لفظ بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتا۔قرآن پاک میں ہے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

(سورۃ الحجر،سورۃ 15،آیت 9)

تفسیر **جمل** میں ہے "بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها التحريف والتبديل بخلاف القران فانه محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من جميع الخلق الانس و الجن ان يزيد فيه اوينقص منه حرفا واحدا او كلمة واحدة" ترجمہ: بخلاف اور کُتب آسمانی کے کہ اُن میں تحریف و تبدیل نے دخل پایا اور

قرآن اس سے محفوظ ہے۔تمام مخلوق جن وانس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم کردیں۔

(الفتوحات الالٰھیه ،تحت آیة انا نحن نزلنا الذکر الخ،جلد2،صفحه539،مصطفی البابی ،مصر)

اہل بیت کا اسلام میں بہت درجہ ہے لیکن ہرگز کوئی سیدزادہ نبی تو کیا صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے،اس کے باوجود ان کا مقام ومرتبہ انبیاء علیہم السلام،حضرت ابوبکر صدیق،عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے کم تھا اور خلافت میں بھی ان کا حق تینوں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد تھا۔حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا افضل ہونا احادیث وصحابہ کرام بلکہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((أَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ خَیْرُ أَہْلِ السَّمَاءِ، وَخَیْرُ أَہْلِ الْأَرْضِ، وَخَیْرُ الْأَوَّلِینَ وَالْآخِرِینَ، إِلَّا النَّبِیِّینَ وَالْمُرْسَلِینَ)) ترجمہ:ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے افضل ہیں سوا انبیاء ومرسلین کے علیہم الصلوۃ والتسلیم کے۔

(کنز العمال ،کتاب الفضائل ،فضائل أبی بکر وعمر ،جلد11،صفحه805،مؤسسة ،بیروت)

فضائل صحابہ میں امام احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ میں حضرت ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا"لَا یُفَضِّلُنِی أَحَدٌ عَلَی أَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُہُ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ"ترجمہ:مجھے ابوبکر وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت نہ دو،میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتا ہے،اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی 80 کوڑے ماروں گا۔

(الصواعق المحرقة علی أہل الرفض والضلال والزندقة،جلد1،صفحه177،مؤسسة،بیروت)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں روایت کرتے ہیں "أخرج

الحاکم فی المستدرك عن النزال بن سبرة قال: قلنا لعلی یا أمیر المؤمنین أخبرنا عن أبی بکر، قال: ذاك امرؤ سماه الله الصدیق علی لسان جبریل وعلی لسان محمد، کان خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الصلاة رضیه لدیننا فرضیناه لدنیانا، إسناده جید" ترجمہ: امام حاکم نے مستدرک میں حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم نے حضرت علی کی بارگاہ میں عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہمیں حضرت **ابوبکر صدیق** کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسی ذات تھی کہ جس کا نام اللہ عزوجل نے حضرت **جبرئیل** علیہ السلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے صدیق رکھا۔ وہ نماز میں رسول اللہ کے خلیفہ تھے اور ہم نے انہیں اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے پسند فرمایا۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔

(تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، صفحہ 28، مکتبۃ نزار مصطفی الباز)

خطیب بغدادی و ابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سألت الله ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر" ترجمہ: اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

(تاریخ بغداد، حدیث 5921، جلد 11، صفحہ 213، دار الکتاب العربی، بیروت)

حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض رکھنے والوں کے متعلق خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ مومن نہیں چنانچہ **الصواعق المحرقہ** میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "یا أبا جحیفة لا یجتمع حبی و بغض أبی بکر و عمر فی قلب مؤمن" ترجمہ: اے ابوجُحیفہ مومن کے دل میں حضرت ابوبکر و عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق محبت وبغض اکٹھا نہیں ہوسکتا۔

(الصواعق المحرقة، جلد1، صفحہ178، مؤسسة الرسالة، بیروت)

حضرت علی کے علاوہ اہل بیت بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرتے تھے خلفاء راشدین کی خلافت کے منکر نہیں تھے اور حضرت علی کو ہرگز ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل نہیں ٹھہراتے تھے۔ امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی "ان محمد بن عبداللّٰہ بن الحسن اتاہ قوم من اھل الکوفة والجزیرة فسألوہ عن ابی بکر و عمر فالتفت الیّ فقال انظر الی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر و عمر لھما افضل عندی من علی " یعنی حضرت محمد بن عبداللہ ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کے پاس اہل کوفہ وجزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہوکر ابوبکر صدیق وعمر فاروق کے بارے میں سوال کیا۔ امام نے میری طرف التفات کرکے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(الصواعق المحرقہ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی، صفحہ55، مکتبہ مجیدیہ، ملتان)

بلکہ اہل بیت کا صحابہ کرام اور ان کی اولاد سے یہاں تک اچھا تعلق تھا کہ دونوں باہم رشتے داریاں کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق کی شادی حضرت علی کی بیٹی سے ہوئی تھی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت سیدتنا ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی جو کہ خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کی پوتی تھیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الاحقاف، آیت 15 کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ابوبکر صدیق کی پڑپوتی فروا بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق امام جعفر صادق کے نکاح میں آئیں، جن سے تمام سادات کرام کی نسل چلی، لہٰذا تمام سید حضرات علی مرتضیٰ کے پوت صدیق اکبر کے نواسے ہیں۔"

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 605، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

حضرت ابو بکر صدیق کا بیٹا **محمد** حضرت علی کے گروہ میں سے تھا۔ بلکہ **تاریخ طبری** میں لکھا ہے کہ جنگ **جمل** میں بھی حضرت علی کے گروہ میں سے تھا۔ حضرت علی ان سے بہت محبت کرتے تھے اور **تحفہ اثناء عشریہ** میں ہے کہ اپنی بیٹی کی شادی ان سے کرنا چاہتے تھے۔ طبری میں ہے کہ ان کی شہادت پر آپ کو بہت دکھ ہوا اور آپ ان کے قاتلوں کے لئے ہر نماز کے بعد بددعا مانگتے تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کا نام **ابو بکر** تھا جو کربلا میں شہید ہوا۔ حضرت حسن کی بیوی کا نام عائشہ تھا۔

شیعوں کے فرقوں کے چند مزید عقائد مختصراً تحفہ اثناء عشریہ، **غنیۃ الطالبین** سے پیش خدمت ہیں:۔

عقیدہ: شیعوں کا فرقہ میمونہ کہتا ہے کہ عمل ظاہر کتاب وسنت پر حرام ہے۔

عقیدہ: فرقہ خلفیہ کہتا ہے کہ جو کچھ قرآن اور حدیثوں میں وارد ہوا ہے جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ لغوی معنی ہیں نہ کہ دوسرے (یعنی مسلمان جو **صلوٰۃ** کا مطلب رکوع و سجود لیتے ہیں ان کا یہ عمل غلط ہے۔) قیامت اور بہشت و دوزخ کچھ نہیں ہے۔

عقیدہ: فرقہ خمسیہ پنجتن پاک کو **"الٰہ"** کہتے ہیں۔

عقیدہ: فرقہ نصیریہ کہتے ہیں کہ خدا نے علی اور ان کی اولاد میں حلول کیا ہے۔

عقیدہ: فرقہ اسحاقیہ کہتے ہیں کہ دنیا کبھی پیغمبر سے خالی نہیں رہتی اور حلول باری تعالیٰ کے حضرت علی اور اماموں میں قائل ہیں۔

عقیدہ: فرقہ ذمیہ کہتے ہیں کہ علی **"الٰہ"** ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واسطے بھیجا تھا کہ لوگوں کو میری دعوت کریں سو محمد نے برخلاف اس کے اپنی طرف دعوت کی۔

عقیدہ: فرقہ اثنینیہ کہتے ہیں کہ محمد اور علی دونوں **"الٰہ"** (اللہ) ہیں۔

عقیدہ: فرقہ خطابیہ کہتا ہے کہ امام نبی اور امین ہے۔ ہر زمانے میں دو پیغمبر ضرور ہوتے ہیں، ایک ناطق (بولنے والا) اور ایک خاموش۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ناطق تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش پیغمبر تھے۔

عقیدہ: فرقہ بذیعیہ کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ **"اللہ"** ہیں۔ اللہ اسی شکل وصورت میں دکھائی دیتا ہے۔

عقیدہ: زیدیہ فرقہ حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلیفہ برحق مانتے ہیں البتہ ان کا مؤقف یہ تھا کہ امام کے لئے قریشی ہونا نہیں بلکہ فاطمی ہونا شرط ہے۔ یہ فرقہ **اہل سنت** کے بہت قریب تھا لیکن بعد میں فرقہ زیدیہ تحریف میں چلا گیا اور اس کے عقائد بھی دیگر شیعوں جیسے ہو گئے۔

عقیدہ: فرقہ شریعیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہستیوں میں حلول کیا تھا، نبی علیہ السلام، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عقیدہ: فرقہ مفوضیہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا انتظام اماموں کے سپرد فرما دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز تخلیق اور اس کے انتظام کی قدرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض فرما دی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی ان کا یہی خیال ہے۔ ان میں سے بعض لوگ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔

عقیدہ: شیعوں کا ایک فرقہ **اسماعیلی** ہے جسے **آغا خانی** کہا جاتا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان، آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے، کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے۔ ان کا یہ بھی عقیدہ

ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار کافی ہے۔حج ہمارے لئے فرض نہیں اسلئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ان کا کہنا ہے کہ زکوۃ کی بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے زکوۃ ہوجاتی ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔آغا خانیوں کا سلام یا علی مدد ہے اور اس کا جواب مولا علی مدد ہے۔

(ساٹھ زہریلے سانپ،صفحہ71,72،تنظیم اہل سنت کراچی)

فرقہ قادیانی

قادیانی کہ **مرزا غلام احمد** کے پیرو ہیں۔اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیلہ میں بہت بیہودہ کلمات استعمال کئے۔**مرزا غلام احمد قادیانی** 1839ء میں قادیان ضلع **گورداسپور** مشرقی پنجاب **انڈیا** میں پیدا ہوا۔1864ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرّر (منشی رکلرک) ملازمت اختیار کی۔1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اسکے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔بعد میں مرزا نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے اس طرح مولوی،مبلغ و مناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔اس دوران میں ولی،صاحبِ وحی،محدّث،کلیم (اللہ سے ہم کلام ہونے والا) صاحبِ کرامت،امام الزماں،مصلح اُمّت،مہدی دوراں،مسیح زمان اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔1885ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدّد مقرّر کر دیا گیا ہے تمام اہلِ

اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔1888ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔1890ء میں پوری اُمّت کے متفقہ عقیدہ حیات مسیح کا کھلا انکار کیا اور وفات مسیح کے موضوع پر ایک مستقل کتاب **"فتح اسلام"** تصنیف کر ڈالی۔ 1891ء کے آغاز میں مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا اشتہار کیا۔

ابھی تک **مرزا قادیانی** ختم نبوۃ کا قائل تھا چنانچہ اس دور تک کی تصانیف میں صراحتًہ یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرنے والا کافر ہے۔(بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)۔1901ء میں مرزا نے اپنی زبانی کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔1901ء ہی میں گروہ مبایعین کا ملّت اسلامیہ سے جُدا ہو کر ایک علیحدہ نام فرقہ احمد یہ رکھا۔1906ء میں آخر کار مرزا 26 مئی کو صبح سوا دس بجے ممتاز عالمِ دین پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی پیشین گوئی کے مطابق ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہو کر برانڈرتھ روڈ کی **احمد یہ بلڈنگ** میں بیت الخلاء کے اندر ہی مرا۔قادیان میں دفن کر دیا۔

گویا کہ مرزا قادیانی کا دعوی نبوت یکدم سامنے نہیں آیا بلکہ اس نے اس دعویٰ سے قبل مختلف دعوے کیے کبھی مُلہم ہونے کا دعوی ،کبھی مُجدد ،کبھی محدث ہونے کا دعوی ،کبھی مَثیل مسیح ہونے کا دعوی ،کبھی مسیح موعود ہونے کا دعوی ،کبھی ظلی بلی ہونے کا دعوی ،کبھی بروزی ہونے کا ،غرض اس طرح کے مختلف جھوٹے دعووں کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کر دیا۔ (ساٹھ زہریلے سانپ،صفحہ 75,76،تنظیم اہل سنت، کراچی)

قادیانیوں کے عقائد:۔

عقیدہ: میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، صفحہ 68)

عقیدہ: اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ (انوار خلافت، صفحہ 65)

عقیدہ: یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

(حقیقت النبوت، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان، صفحہ 228)

عقیدہ: مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

(کشتی نوح، صفحہ 56، طبع اول قادیان 1902ء)

عقیدہ: دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں داؤد ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

(تتمہ حقیقت الوحی، مرزا غلام احمد، صفحہ 84)

عقیدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ، صفحہ 67 مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔

(براہین احمدیہ، صفحہ 57، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

(مکتوب مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ اخبار الفضل 22،فروری 1924ء)

عقیدہ: مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔

(بحوالہ قادیانی مذہب ،صفحہ 266، اشاعت نہم مطبوعہ، لاہور)

عقیدہ: مرزا قادیانی کی فتح مبین آنحضرت کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 193)

عقیدہ: آپ (حضرت عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناء کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ،حاشیہ صفحہ 7، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین ،خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ،جلد 3، صفحہ 21 تا 24)

عقیدہ: یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ،حاشیہ ص 75، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ،صفحہ 20)

عقیدہ: عیسیٰ کو گالی دینے ،بدزبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ،صفحہ 5,6)

عقیدہ: یسوع اسلئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ

خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔

(ست بچن ،حاشیہ ،صفحہ172، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا صاحب) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی) کو تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات احمدیہ ،جلد1،صفحہ131)

عقیدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ صفحہ9،مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: دافع البلاء میں مرزا غلام احمد نے لکھا ہے میں امام حسین سے برتر ہوں۔

(دافع البلاء ، صفحہ13)

عقیدہ: مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اعجاز احمدی، صفحہ 69)

عقیدہ: اور میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی ،صفحہ81)

عقیدہ: کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین اس در گریبانم۔۔۔ میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین پڑے ہیں۔

(نزول المسیح، صفحہ99،مصنفہ مرزا غلام احمد)

عقیدہ: حضرت مسیح موعود نے اسکے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہ آئے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے ،پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر

ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟

(مرزا بشیر الدین محمود احمد مندرجہ حقیقت الرؤیا ،صفحہ 46)

عقیدہ: قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔

(خطبہ الہامیہ ،صفحہ 20)

عقیدہ: کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔ (آئینہ کمالات، صفحہ 547)

عقیدہ: جو دشمن میرا مخالف ہے وہ عیسائی ،یہودی ،مشرک اور جہنمی ہے۔

(نزول المسیح، صفحہ 4، تذکرہ 227)

عقیدہ: میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الھدیٰ ،ص 53 ،مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ (انوار الاسلام، صفحہ 30 ،مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام لعنتی ، شیطانی ،مردہ اور قابل نفرت ہے۔

(ضمیمہ براہین پنجم، صفحہ 183 ،ملفوظات ،جلد 1 ،صفحہ 127)

عقیدہ: خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا ہے۔

(تذکرہ ،جلد 2 ،صفحہ 35، حاشیہ اربعین، صفحہ 4,16)

عقیدہ: خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔

(تریاق القلوب، صفحہ 155 ،مطبوعہ ربوہ ، قادیان)

عقیدہ: مرزا غلام احمد نے کہا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور انکا خدا اور ہے اور ہمارا حج اور ہے اور انکا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں

اختلاف ہے۔ (اخبار الفضل ،21 اگست 1917ء، تقریر بنام طلباء)

عقیدہ: قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریقے استعمال کررہا ہے۔ (ازالہ اوہام، صفحہ28,29)

عقیدہ: میں نے اپنے تئیں خدا کوطور (پہاڑ) پر دیکھا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے آسمان کوتخلیق کیا ہے۔

(آئینہ کمالات، صفحہ 564، مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدہ: خدانمائی کا آئینہ میں ہوں۔ (نزول المسیح، صفحہ84)

عقیدہ: مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ (دافع البلاء، صفحہ6)

اسی طرح اور دیگر قادیانی کتب میں اس طرح کے باطل ومردود عقائد مذکور ہیں۔ المختصر یہ کہ یہ فتنہ انگریزوں کا ایجاد کردہ ہے۔ جس کا ثبوت ان کی کتب سے ملتا ہے چنانچہ ملفوظات احمد یہ میں ہے: ''بلکہ اس (انگریز) گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہوسکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔ تو پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں؟''

(ملفوظات احمدیہ ،جلد1،صفحہ146)

شروع سے لے کر اب تک قادیانی خفیہ طور پر اپنے مذہب کو پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں اور سیاسی اثر رسوخ بھی رکھتے ہیں۔ **چوہدری ظفر اللہ خاں** جو کہ وزیر خارجہ پاکستان تھا یہ بھی قادیانی تھا اور قائداعظم **محمد علی جناح** کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور الگ بیٹھا رہا کہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ اس نے اپنے بیان میں کہا: ''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔''

(سر ظفر اللہ کا جواب ،روزنامہ زمیندار لاہور8 فروری،1950ء)

قادیانی اسلام دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔**مرزا محمود** کا بیان ہے:''بلوچستان کی کل آبادی پانچ لاکھ یا چھ لاکھ ہے۔زیادہ آبادی کو **احمدی** بنانا مشکل ہے،لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو **احمدی** بنانا کوئی مشکل نہیں۔پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد **احمدی** بنایا جاسکتا ہے۔اگر ہم سارے صوبے کو **احمدی** بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہوگا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔پس میں جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کیلئے یہ عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تا کہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔''

(مرزا محمود احمد کا بیان مندرجہ الفضل ،13اگست 1948ء)

مرزا طاہر قادیانی کا بیان ہے:''اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔آپ (احمدی) بےفکر رہیں۔چند دنوں میں (احمدی) خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوگیا ہے۔''

(مرزا طاہر قادیانی ،خلیفہ چہارم کا سالانہ جلسہ لندن 1985ء)

قادیانی برطانیہ میں **مرزا مسرور احمد** خلیفہ پنجم کی قیادت میں لندن میں سرگرم عمل ہے اور لندن میں ہی **''بیت المفتوح''** کے نام پر بڑی مسجد قائم کیے ہوئے ہے۔اس فرقے نے قرآن کے کئی تحریف شدہ تراجم نشر کیے ،کئی انٹرنیٹ سائٹس اور ٹی وی چینلز مختلف زبانوں میں سرگرم عمل ہے۔

بین الاقوامی قرآنی خبر رساں ایجنسی **''ایکنا''** کی رپورٹ کے مطابق محیط سائیٹ نے لکھا ہے کہ **''احمدیہ ٹی وی''** چینل جو گمراہ فرقہ احمدیہ کی طرف سے مصر سے اپنی نشریات پیش کرتا ہے، یہ چینل اپنے پروگراموں میں اسلام نمائی کرتا ہے اور پھر لادینیت کو پھیلانے

کے لیے اپنی نشریات کا دنیا کی زندہ زبانوں میں ترجمہ پیش کرتا ہے۔موجودہ دور میں پاکستان کی بڑی ملٹی نیشنل کمپنی **''شیزان''** قادیانیوں کی ہے جو اپنا کثیر سرمایہ قادیانیت پر خرچ کرتی ہے اور کئی بے دین سیاسی لیڈروں کو قادیانی اپنے مذہب کی ترویج کے لئے خریدتے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ پاسپورٹ میں سے قادیانی پابندی ختم کر کے سعودی ویزے لگوا کر حج کو جایا جائے اور پاکستان کا جو قانون ہے کہ قادیانی کافرو مرتد ہیں، اس قانون کو بھی حرام خور سیاستدانوں سے ختم کروایا جائے۔

فرقہ بابی

یہ فرقہ اپنے عقائد کفریہ میں قادیانیوں سے بھی چار قدم آگے ہے۔ان کا پیشوا **علی محمد شیرازی** ہے جس نے امام مہدی آخرالزماں ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ اپنے مسیح و نبی اور رسول ہونے کا مدعی بھی بن گیا۔اسی **علی محمد شیرازی** نے اس بات کا بھی دعویٰ کیا تھا کہ وہ باب الوصول الی اللہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا دروازہ۔اسی لیے اختصاراً وہ باب کہلایا جانے لگا اور جن لوگوں نے اس کے ان دعوؤں کو قبول کیا، وہ **بابی** کہلائے، جو ان اطراف و جوانب میں جابجا بکھرے ہوئے ہیں۔

اسی مدعی بابیت **علی محمد شیرازی** نے اپنی امت بابیہ کو ایک کتاب **''البیان''** لکھ کر دی اور بتایا کہ یہ آسمانی و ربانی کتاب ہے اور اپنی اس کتاب کو تمام آسمانی کتابوں سے حتیٰ کہ قرآن کریم سے بھی افضل بتایا۔**علی محمد شیرازی** کی یہ کتاب صدہا کفریات کا پلندہ ہے۔

علی محمد باب شیراز میں 20 اکتوبر 1819ء کو پیدا ہوا۔ 20 مئی 1844ء کو دعویٰ کیا کہ میں ایلیا اور مہدی موعود ہوں۔1844ء سے 1850ء تک چھ سال متواتر اپنے کفریات کی تبلیغ کرتا رہا اور اسی سال یعنی 1850ء میں 31 سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا۔

مرزا حسین علی جو **طہران** میں 12 نومبر 1817ء کو پیدا ہوا تھا۔ اس نے 1844ء میں باب سے تعلق پیدا کیا اور اپنے شیخ شیرازی کے قتل ہو جانے کے کچھ سال بعد یعنی 1863ء میں اعلان کر دیا کہ میں ظہور اعظم ہوں، جس کی بشارت تمام انبیاء نے دی تھی اور اپنا نام **بہاء اللہ** رکھا۔ اب بابیوں میں سے جو لوگ **بہاء اللہ** کے پیرو ہو گئے وہ **بہائی** کہلائے، اور یہ بھی برصغیر پاک و ہند میں جگہ جگہ موجود اور اپنے شیطانی کاموں میں مصروف ہیں۔

بہاء اللہ نے تمام مذاہب کو دعوت اتحاد دی اور تین کتابیں لکھ کر اپنی امت بہائیہ کو دیں۔ ایک کتاب کا نام "**الاقدس**" ہے۔ دوسری کتاب کا نام "**مبین**" اور تیسری کا نام کتاب "**الایقان**" ہے۔ بہائی مذہب کو ماننے والے معاذ اللہ قرآن عظیم کو منسوخ سمجھتے اور اس کی جگہ کتاب "**الاقدس**" کو بہاء اللہ پر نازل جانتے ہیں۔ اس کتاب میں ضروریات دین کی تحریف کی، دین کے احکام کو الٹ پلٹ دیا اور قسم قسم کی مکاریوں اور طرح طرح کی فریب کاریوں سے ضروری دینی ایمانی یقینی عقائد و احکام کو ہیر پھیر میں ڈال کر ایک نئے اور جھوٹے دین کی بنیاد ڈالی اور بحکم شریعت مطہرہ کافروں، مردودوں اور ابدی دوزخیوں میں اپنا نام لکھایا اور اپنے پیروؤں کو حدود اسلامیہ سے بے پرواہ اور قیود شرعیہ سے آزاد کر دیا اور چودہ سو سالہ اسلامی روایات کو معاذ اللہ قطعاً غلط و باطل ٹھہرایا۔

فرقہ وہابیہ

اس گروہ کا سردار **محمد بن عبدالوہاب نجدی** ہے۔ اس فرقے کو **اہل حدیث اور غیر مقلد** بھی کہا جاتا ہے۔ غیر مقلّدین اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث وہابی ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید کا نہ صرف انکار کرتے ہیں

بلکہ اسے حرام کہتے ہیں۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی بارھویں صدی کی ابتداء 1111ھ میں پیدا ہوا۔ ان کی شخصیت نے ملت اسلامیہ میں افتراق اور انتشار کا ایک نیا دروازہ کھولا، اہل اسلام میں کتاب وسنت کے مطابق جو معمولات صدیوں سے رائج تھے، انہوں نے ان کو کفر اور شرک قرار دیا، مقابر صحابہ اور مشاہد و مآثر کی بے حرمتی کی، قبہ جات کو مسمار کیا، رسومات صحیحہ کو غلط معنی پہنائے اور ایصال ثواب کی تمام جائز صورتوں کی غلط تعبیر کر کے انہیں **"الذبح لغیر اللہ"** اور **"النذر لغیر اللہ"** کا نام دیا، توسل کا انکار کیا اور انبیاء کرام علیہم السلام اور صلحاء امت سے استمداد اور استغاثہ کو **"یدعون من دون اللہ"** کا جامہ پہنا کر عبادت لغیر اللہ قرار دیا، انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور حضور تاجدار مدنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنے والوں کے قتل اور ان کے اموال لوٹنے کو جائز قرار دیا۔

شیخ نجدی نے جس نئے دین کی طرف لوگوں کو دعوت دی، وہ عرف عام میں **وہابیت** کے نام سے مشہور ہوا اور ان کے پیروکار **وہابی** کہلائے چنانچہ خود شیخ نجدی کے متبعین اپنے آپ کو برملا وہابی کہتے اور کہلاتے ہیں چنانچہ علامہ **طنطاوی** نے لکھا ہے "امام حمد، فھو صاحب الدعوۃ التی عرفت بالوھابیۃ" ترجمہ: محمد بن عبدالوہاب نے جس تحریک کی دعوت دی تھی، وہ وہابیت کے نام سے معروف ہے۔

(شیخ علی طنطاوی مصری متوفی 1358ھ، محمد بن عبد الوہاب نجدی، صفحہ 13)

شیخ **محمد بن عبدالوہاب** نجدی کے دادا **سلیمان بن علی شرف** حنبلی المسلک اور اپنے وقت کے مشہور عالم دین تھے ان کے چچا **ابراہیم بن سلیمان** بھی ممتاز عالم دین تھے، ابراہیم کے بیٹے **عبدالرحمٰن** مشہور فقیہ اور ادیب تھے۔ شیخ نجدی کے والد متوفی 1740ء، 1153ھ نہایت صالح العقیدہ بزرگ اور مشہور عالم دین اور فقیہ تھے، وہ شیخ نجدی کو تنقیص رسالت،

توہین مآثر صحابہ اور تکفیر المسلمین جیسے گمراہ کن عقائد پر ہمیشہ سرزش کرتے رہتے تھے۔"

(بحوالہ عثمان نجدی متوفی 1288ھ عنوان فی تاریخ نجد مطبوعہ ریاض،جلد 1،صفحہ 6)

اسی طرح ان کے اساتذہ بھی اس کے تخریبی افکار پر اس کو ہمیشہ ملامت کرتے رہتے تھے۔

(بحوالہ عثمان نجدی متوفی 1288ھ عنوان فی تاریخ نجد مطبوعہ ریاض،جلد1، صفحہ 8)

عثمان بن بشر نجدی لکھتے ہیں" فلما الشیخ محمد وصل الی بلد حریملا جلس عند ابیہ یقراء علیہ وینکر مایفعل الجھال من البدع و الشرك فی الاقوال والافعال اکثرمنہ الانکار لذالك ولجمیع المحظورات حتی وقع بینہ وبین ابیہ کلام و کذالك وقع بینہ وبین الناس فی البلد ،فاقام علی ذالك مدۃ سنین حتی توفی ابوہ عبدالوھاب فی سنۃ ثلاث وخمسین وماۃ والف ثم اعین بالدعوۃ والانکار والامر بالمعروف والنھی عن المنکر وتبعہ ناس من اھل البلد ومالوا معہ !واشتھر بذالك "ترجمہ: شیخ نجدی حریملا پہنچ گئے اور اپنے والد سے پڑھنا شروع کر دیا اور وہاں کے لوگ اپنے جن معمولات میں مشغول تھے، شیخ نجدی نے ان کو شرک اور بدعت قرار دیا اور اس بات میں ان کا اپنے والد عبدالوہاب سے بھی مباحثہ ہوا اور شہر کے دوسرے عمائدین نے بھی شیخ نجدی کی مخالفت کی ،کئی سال تک یونہی نزاع ہوتا رہا، حتّٰی کہ شیخ نجدی کے والد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ 1153ھ میں فوت ہوگئے ۔ والد کی وفات کے بعد شیخ نجدی نے کھل کر اپنی تحریک کو پھیلایا اور بہت سے لوگ شیخ نجدی کے تابع ہوگئے اور ان کی دعوت مشہور ہوگئی۔

(المجد فی تاریخ نجد ،مصنف عثمان نجدی متوفی 1288ھ مطبوعہ ریاض ،جلد 1،صفحہ 8)

شیخ نجدی کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب متوفی 1208ھ اپنے والد کے

مسلک کے حامل تھے اور اسلاف کے معمولات کو عقیدت سے لگائے ہوئے تھے، ان کا تعارف کراتے ہوئے **طنطاوی** نے لکھا ہے "وکان لعبد الوھاب ولدان محمد و سلیمان اما سلیمان فکان عالما فقیھا، وقد خلف اباہ فی قضاء حریملة و کان لہ ولدان عبد اللہ و عبد العزیز و کانا فی الورع والعبادة ایة من الایات"

ترجمہ: شیخ عبدالوہاب کے دو بیٹے تھے محمد اور سلیمان، شیخ سلیمان بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے اور حریملہ میں اپنے والد کے بعد قاضی مقرر ہوئے، ان کے دو لڑکے تھے عبداللہ اور عبد العزیز وہ بھی عالم تھے اور عبادت وتقویٰ میں اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت تھے۔

(محمد بن عبد الوہاب نجدی، مصنف شیخ علی طنطاوی مصری، متوفی 1335ھ، صفحہ13)

شیخ سلیمان بن عبدالوہاب تمام زندگی شیخ نجدی سے عقائد کی جنگ لڑتے رہے۔

(بحوالہ الدرر السنیة، مصنف سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی متوفی 1304ھ، صفحہ 47)

انہوں نے شیخ نجدی کے عقائد کے رد میں ایک انتہائی مفید اور مدلل رسالہ **"الصواعق الالٰہیہ"** تصنیف کیا جس کو عوام و خواص میں انتہائی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ موجودہ دور کے وہابی نجدی علماء کہتے ہیں کہ شیخ **سلیمان** نے اخیر عمر میں اپنے عقیدہ سے رجوع کر کے شیخ نجدی سے اتفاق کرلیا تھا لیکن یہ دعوی بلا دلیل ہے۔ اس دعویٰ کے ثبوت پر نہ کوئی تاریخی شہادت ہے اور نہ شیخ **سلیمان** رحمۃ اللہ علیہ نے **"الصواعق الالٰہیہ"** کے بعد کوئی ایسی کتاب لکھی جس نے **"الصواعق الالٰہیہ"** میں مذکور دلائل پر خط تنسیخ کھینچ دیا ہو۔

ابن عبدالوہاب نجدی کے ان عقائد کی وجہ سے حکام کی خفگی اور عتاب کے مورد بنے انہیں جلاوطن کر دیا گیا۔ ابن عبدالوہاب نجدی نے **علمائے مدینہ** سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی۔ جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کردی۔ **ابن مسعود** نامی ایک حاکم جو داریہ نجد کے ہمسایہ حکمران تھا اس کے

خیالات سے متفق ہوگیا۔ رفتہ رفتہ شیخ نجدی امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گئے۔ دونوں نے مل کر ترکوں کے خلاف جنگ کی اور 1765ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کرلیا۔ اس سال **امیر محمد مسعود** کا انتقال ہوا اور ان کا بیٹا **عبدالعزیز** ان کا جانشین ہوا۔ امیر **عبدالعزیز** کے عہد میں نظام حکومت براہ راست **محمد ابن عبدالوہاب** نجدی کی نگرانی میں آ گیا۔ 1792ء میں **ابن عبدالوہاب** کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہے نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگرانی رہے انہوں نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا جو **وہابی** کہلایا۔ **ابن عبدالوہاب** کے انتقال کے بعد بھی وہابیوں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آ گیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ **نورالدین وصلاح الدین ایوبی** رحمہما اللہ کے بعد ترکوں نے انگریزوں اور دوسرے دشمنان اسلام ترک کی قوت و طاقت سے لرزہ براندام تھے لیکن ترکوں کو بہر جانب جنگوں میں گھیر رکھا تھا۔ ترک کی انہی دشمنیوں میں مصروفیت سے وہابیوں نے فائدہ اٹھا کر **ابن عبدالوہاب** نجدی اور **ابن مسعود** دونوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایہ تخت **درعیہ** نامی جگہ کو قرار دیا۔ اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کردی مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا مسجد نبوی کے خزانوں کو لوٹ لیا اور حرمین طیبین پر قبضہ کرلیا۔ مگر ترک حکمران جلد ہی وہابیوں اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہوگئے اور انہوں نے وہابیوں کی سرکوبی کے لئے مصر کے **محمد علی پاشا** سے مدد مانگی **محمد علی پاشا** نے 1816ء میں اپنے بیٹے **ابراہیم پاشا** کی زیر کمان ایک فوجی مہم وہابیوں کے خلاف روانہ کی اس وقت **امیر سعود** کا بیٹا ان کے انتقال کے بعد برسر اقتدار آیا

تھا 1818ء میں **ابراہیم پاشا** نے اسے شکست دی اور گرفتار کر کے **قسطنطینہ** بھیج دیا جہاں اسے قتل کر دیا گیا۔ مصری فوجوں نے وہابیوں کا دارالحکومت لوٹ لیا اور اسے آگ لگادی اس طرح وہابیوں کی سیاسی قوت کا قلع قمع کر دیا گیا۔

مگر پہلی عالمی جنگ کے دوران وہابیوں نے **خلافت عثمانیہ** کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لئے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد و حمایت سے اپنی فہم کا آغاز کیا 1918ء میں ترکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسر اقتدار آ گئے مگر ان کی سلطنت آزاد نہ تھی ان کی حیثیت انگریزوں کی نو آبادی سے زیادہ نہ تھی۔ پھر 1924ء میں امیر نجد **ابن سعود** نے مکہ پر اور 1925ء میں مدینہ پر حملہ کر کے **نجد و حجاز** کی بادشاہت کا اعلان کر دیا اور مملکت کا نام **سعودی عرب** رکھا۔ جب نجدیوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر گولہ باری اور گولیاں چلائیں۔

یہاں سے حجاز پر سعودی نجدیوں کے دور کا آغاز ہوا جو اب تک جاری ہے۔ تب سے لے کر آج تک نجدی مزارات صحابہ و مقدس مقامات کو ختم کرنے میں سرگرم ہیں۔ ان سے پہلے ترک مسلمانوں نے جو تاریخی مقدس مقامات کو بڑی حفاظت و عقیدت سے رکھا تھا نجدیوں نے ان کو ختم کر دیا۔ یہاں تک بعض کتب میں لکھا ہے کہ نجدیوں نے **گنبد خضراء** کو بھی ختم کرنا چاہا تھا اور جو لوگ اسے شہید کرنے کے لئے اوپر چڑھے ان میں سے دو گر کر مر گئے۔ پھر نجدیوں نے شہید کرنے کی کوشش کو چھوڑ دیا۔ آج بھی مکہ مدینہ پر ان وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہاں کے امام بھی انہی عقائد کے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آج بھی الحمد للہ عزوجل اہل عرب اکثر **اہل سنت و جماعت** ہی ہیں۔ دبئ اور دیگر عرب ممالک میں وہابی خود کو **سلفی** کہتے ہیں۔ وہابیوں کا فقط سعودیہ پر قبضہ ہے ورنہ سعودی عرب میں بھی اکثر عربی

اہل سنت وجماعت ہیں۔ جو عربی رفع یدین کرتے ہیں یہ ان کے وہابی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ سعودی عربی امام **احمد بن حنبل** کے پیروکار ہیں۔

عبدالوہاب نجدی کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام **''کتاب التوحید''** رکھا، اس کا ترجمہ ہندوستان میں **اسماعیل دہلوی** نے کیا جس کا نام **''تقویۃ الایمان''** رکھا، جو حقیقت میں **تفویۃ الایمان** (ایمان کو کمزور کرنے والی) ہے ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ سعودی عرب کے قابض نجدیوں کا انہی وہابی عقائد رکھنے والوں سے گہرا تعلق ہے ۔سعودی بھی **محمد بن عبدالوہاب** نجدی کی پیداوار ہیں اور اسے اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں غیر مقلّدین وہابیوں پر وہ مکمل مہربان ہیں، کروڑوں، اربوں ریال ان کو امداد ملتی ہے۔ جگہ جگہ مسجدیں ان کی کہاں سے آئیں؟ سارا سعودیہ کا چندہ ہے۔ اب غیر مقلّدین بڑے فخر کیساتھ اپنا تعلق وہابیت اور **محمد بن عبدالوہاب** نجدی سے جوڑتے ہیں اور ریالوں کی جھنکار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

الدعوہ والارشاد ،لشکرِ طیبہ، جمعیت اہل حدیث تحریک اہل حدیث ،اہل حدیث یوتھ فورس، سلفی تحریک ،غرباء اہل حدیث یہ ساری تنظمیں اہل حدیث وہابی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔

درحقیقت **ابن عبدالوہاب** نجدی خارجی تھا اور اس کے فتنے کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا چنانچہ بخاری کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کے متعلق فرمایا ((هناك الزلزال والفتن وبها يطلع قرن الشيطان)) ترجمہ: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا سینگ۔

(صحیح بخاری ،کتاب الجمعۃ،باب ما قیل فی الزلازل والآیات،جلد2،صفحہ33،دار طوق النجاۃ)

جو خارجیوں کے عقائد واعمال تھے وہی **ابن عبدالوہاب** نجدی کے تھے اور وہی

موجودہ وہابیوں کے ہیں۔جس طرح ابن عبدالوہاب نجدی اور موجودہ وہابیوں کا وطیرہ ہے کہ بتوں والی آیات مزاراتِ اولیاء پر چسپاں کرتے ہیں، خارجی بھی ایسے ہی تھے اور صحابی رسول حضرت ابن عمران کے اعمال کو برا جانتے تھے چنانچہ بخاری کی حدیث ہے "وکان ابن عمر یراهم شرار خلق الله وقال إنهم انطلقوا إلى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين" ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجی گروہ کو ساری مخلوق سے بُرا جانتے تھے اور فرمایا: ان لوگوں نے اپنا طریقہ یہ بنالیا ہے کہ جو آیات کفارو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مومنوں پر چسپاں کردیتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین، باب قتل الخوارج۔۔جلد9، صفحہ16، دار طوق النجاة)

وہابی جس طرح مزاروں کو شہید کرنے کو ثواب عظیم سمجھتے ہیں اور اس کو حصولِ جنت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، خارجی بھی ایسے ہی عقائد رکھتے تھے۔آج کے وہابی اتنا کفار کے خلاف نہیں لکھتے تھے جتنا مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دینے میں لکھتے ہیں، ہر تیسری چوتھی کتاب و تقریر ان کی اسی موضوع پر ہوتی ہے۔بخاری کی حدیث میں ان کی نشانی یہ بتائی ((يقتلون أهل الإسلام ويدعون أهل الأوثان)) ترجمہ:اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بتوں پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء ،جلد4، صفحہ137، دار طوق النجاة)

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ موجودہ وہابی اپنے آپ کو خارجی تسلیم نہیں کرتے جبکہ یہ پکے خارجی ہیں، اسلئے کہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ ہمیشہ نکلتے رہیں گے حتی کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا چنانچہ نسائی کی حدیث میں آپ نے فرمایا((يخرج في آخرالزمان قوم كان هذامنهم يقرؤون القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية

سیماهم التحلیق لایزالون یخرجون حتیٰ یخرج اخرهم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموهم شرا لخلق وا لخلیقة)) ترجمہ: پھر فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، یہ بھی ان میں سے ہے، جو قرآن بہت پڑھیں گے جوان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے،ان کی علامت سر منڈانا ہے، یہ نکلتے ہی رہیں گے حتی کہ انکا آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا،تو جب تم ان سے ملوتو جان لو کہ یہ بدترین مخلوق ہے۔

(سنن نسائی ،کتاب تحریم الدم،جلد7،صفحہ119،مکتب المطبوعات الإسلامیۃ ،حلب)

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا کہ یہ ہر دور میں نکلتے رہیں گےتو یقینی بات ہے کہ موجودہ دور میں بھی یہ ہوں گے۔اب ظاہری بات ہے جتنے بھی فرقے ہیں ان کے عقائد واعمال دیکھیں جائیں گے۔سوائے وہابیوں کے کوئی بھی ایسا فرقہ نہیں ملے گا جس کی عادت واطوار خارجیوں جیسے نہ ہوں ،وہی بات بات پر شرک کے فتوے،وہی جہاد کی غلط تعریف ، یہ سب وہابیوں میں موجود ہے۔اب وہابی اپنے آپ کو خارجی مانیں یا نہ مانیں یہی خارجی ہیں ، چور خود نہیں کہتا میں نے چوری کی ہے،اس کی چوری ثابت کی جاتی ہے۔

موجودہ وہابی بھی خارجیوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں اسلاف کا ادب واحترام نہیں کرتے ،ان کے نزدیک وہی مکرم لوگ ہیں جوان کے عقیدے کے ہیں ، یہ انہی کی تقلید کرتے ہیں جیسے ان وہابیوں نے نیک اور قد آور شخصیات ائمہ اربعہ کو امام نہ مانا اوران کی تقلید یعنی پیروی کو حرام لکھاتو ان کو سزا ملی کہ **ابنِ تیمیہ** جیسا ان لوگوں کا امام بنا اورانہوں نے اسے تسلیم بھی کیا ۔ **ابن تیمیہ** کا مختصر تعارف یہ ہے۔ابنِ تیمیہ 661ھ میں پیدا ہوا اور 728ھ میں مرا۔**ابنِ تیمیہ** وہ شخص تھا جس کو غیر مقلدین اہل حدیث وہابی حضرات اپنا امام تسلیم کرتے ہیں ،مگر وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔اس نے بہت سے مسائل

میں علماء حق کی مخالفت کی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے۔ اسکا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں اور یہ بھی اسکا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیّر و تبدل ہوتا ہے۔

امام شیخ **احمد صاوی** مالکی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر صاوی جلد اول کے صفحہ نمبر 96 پر تحریر فرماتے ہیں کہ **ابنِ تیمیہ** حنبلی کہلاتا تھا حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے یہاں تک علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

علامہ **شہاب الدین بن حجر** مکّی شافعی علیہ الرحمہ اپنے **فتاویٰ حدیثیہ** کے صفحہ نمبر 116 پر **ابنِ تیمیہ** کے متعلق لکھتے ہیں کہ **ابنِ تیمیہ** کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انبیاء کرام معصوم نہیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں ہے، ان کو وسیلہ نہ بنایا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں جو شخص ایسا کریگا وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہیگا۔

آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ **ابو عبداللہ بن بطوطہ** اپنے سفرنامہ میں ابنِ تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں: ''گو ابنِ تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آ گیا تھا۔''

(رحلہ ابنِ بطوطہ، مطبع دار بیروت، صفحہ 95، مطبع خیریہ، صفحہ 68)

دماغ میں خرابی اور فتور کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماعِ امّت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اعتراض کا نشانہ بنایا تو اہلسنّت و جماعت حنفی، شافعی مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے ابنِ تیمیہ کا رد کیا اور اسے گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلّدین نام نہاد وہابی اہل حدیث کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انھوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابنِ تیمیہ کی

پیروی کر لی اور اسے اپنا امام پیشوا بنالیا۔

وہابیت ،مبانی فکری وکارنامہ عملی (تالیف حضرت آیت اللہ العظمیٰ سبحانی 21، 24)اور اسلام کے مقابلے میں مغلوں کے صلیبیوں سے روابط اور ان کے مظالم کے بارے میں آگاہی کیلئے تاریخ مغل 191، 197، 326، تالیف، عباس اقبال آشتیانی، از سیف چشتیاں پیر **سید مہر علی شاہ گولڑی** صفحہ 98 کا مطالعہ فرمائیں۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہابی تو **اللہ تعالیٰ** کا نام ہے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا نام وہابی نہیں ہے بلکہ وہاب ہے۔ غیر مقلّدین وہابیوں کو **محمد بن عبدالوہاب** نجدی کی پیروی ہی کے سبب وہابی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس نام کو ناپسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلّدین مولوی **محمد حسین بٹالوی** نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد وہابی نام کی جگہ **اہل حدیث** منظور کرایا۔ ایک انٹرنیٹ سائیڈ میں یہ لکھا ہے ''یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہماری جماعت اہلحدیث کا اصل مذہبی نام **جماعت موحدین** تھا، لیکن ہماری مذہبی ترقی سے گھبرا کر مخالفین نے ہمیں وہابی کے بدنام لقب سے مشہور کر دیا۔ جسکی وجہ سے اہلحدیث کے سرکردہ لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کو درخواست دے کر وہابی کے لقب پر پابندی لگوائی اور اہلحدیث لقب الاٹ کرایا۔ اس حقیقت کا خود اکابرین اہلحدیث نے بھی اقرار کیا۔ دیکھئے ماثر صدیقی، حصہ سوئم۔ ترجمان وہابیہ۔ سیرت ثنائی۔ اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ، 26 جون 1908ء

وہابی اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر 1: ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر 2: غیر مقلدین اہل حدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآنِ

مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ ہاں اگر کوئی بات اپنے مطلب کی مل جائے تو فوراً اسے لے کر اہل سنت پر طعن و تشنیع شروع کردی جائے۔

اصول نمبر 3: انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کی محبت عوام کو شرک کی طرف لے جاتی ہے، اس لئے عوام کو شرک سے بچاتے ہوئے جو حدیث حضور علیہ السلام کی شان وعظمت پر ملے یا اولیاء کی کرامت وتصرف ثبوت پر ملے فوراً اس روایت کو ضعیف یا موضوع کہہ دو۔ جو فعل اچھا نہیں لگتا اسے شرک و بدعت کہہ دو۔ شرک و بدعت کی جو تعریف بزرگانِ دین نے کی ہے اسے پس پشت ڈال دو۔

اصول نمبر 4: چوتھا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو جس کا جواب قرآن وحدیث میں نہیں تو چاروں ائمہ میں سے جہاں سے آسان حل ملے لے لو، اگر کہیں سے بھی آسان نہیں ملتا تو چاروں کو چھوڑ کر خود اپنے پاس سے آسان سا فتویٰ دیدو تا کہ لوگ وہابیت سے متاثر ہو کر وہابی ہو جائیں۔ جیسے تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں تو چاروں ائمہ کے نزدیک تین ہی ہوتی ہیں لیکن وہابیوں نے آسانی کے لئے **ابن تیمیہ** کی تقلید کرتے ہوئے ایک طلاق ہونے کا حکم دیا۔ صحابہ سے لے کر اب تک پوری دنیا میں بیس تراویح پڑھی جاتی ہیں ، وہابی بیس پڑھتے پڑھتے تھک جاتے ہیں اس لئے انہوں نے آٹھ تراویح پڑھنا شروع کردیں اور اسے زبردستی سنت قرار دینا شروع کردیا۔

اصول نمبر 5: ہر مسئلہ میں کوشش کی جائے کہ اہل سنت و جماعت حنفیوں کے

خلاف عمل کیا جائے تا کہ وہابی امتیاز باقی رہے۔ اپنے مؤقف پر جیسی بھی ضعیف دلیل ہو اسے لےلو اور اگر اسکے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کی اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کر دیا جائے۔ جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں ان کو اپنا لیا جائے اور اگر ان میں سے بعض احناف کے خلاف ہیں تو لوگوں سے کہا جائے کہ دیکھو! حنفی احادیث کو نہیں مانتے بلکہ اپنے امام کے قول کو مانتے ہیں۔ امام **ابوحنیفہ** نے جو اس سے قوی حدیث پر فتویٰ دیا ہے اس حدیث کا تذکرہ بھی نہ کیا جائے بلکہ دھکے سے اسے ضعیف کہہ دیا جائے۔

وہابیوں کے عقائد کی چند ایک جھلکیاں

عقیدہ: وہابیوں کا امام **اسماعیل دہلوی** کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ ممکن ہے اور اس کو مکان و جہت سے منزہ جاننے کو بدعت و گمراہی قرار دیتا ہے۔

(ایضاح الحق، صفحہ 7)

عقیدہ: وحید الزمان کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرسی پر پاؤں رکھ کر عرش پر بیٹھا ہے اور کرسی **چرچر** کر رہی ہے۔ (ترجمہ قرآن درحاشیہ آیت الکرسی)

عقیدہ: زمین و آسمان کی خلقت سے قبل اللہ تعالیٰ ہوا میں رہتا تھا۔

(فتاوی محمدی، صفحہ 2)

عقیدہ: وہابی **صدیق حسن خان** کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین نہیں ہیں کیونکہ الف لام خارجی کا ہے۔ (جامع الشواہد بحوالہ نصر المومنین، صفحہ 2،12)

عقیدہ: تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں ہیں۔ (یعنی غلطی کر سکتے ہیں)

(جامع الشواہد بحوالہ کتاب ردتقلید، صفحہ 12)

عقیدہ: قادری، نقشبندی اور چشتی وغیرہ گمراہ خاندان ہیں۔ تعویذ گنڈا اور مراقبہ کرنا شرک ہے۔ (تذکیر الاخوان، صفحہ 7)

(ماخوذ از ،ردِّ وہابیت، صفحہ 36، 37، 41، مکتبہ فکر رضا، کراچی)

عقیدہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی، ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔

(کتاب التوحید، محمد ابن عبدالوہاب ص 124)

عقیدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ (اوضح البراہین)

عقیدہ: میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین ص 103)

عقیدہ: اسماعیل دہلوی کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرنی چاہئے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ 60)

عقیدہ: حضور علیہ السلام کی مثل کسی دوسرے نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ 30)

عقیدہ: جس نے یارسول اللہ۔ یا عباس۔ یا عبدالقادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماروں کو شفاء، دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے۔ یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہو گا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔ (کتاب العقائد، صفحہ 111)

عقیدہ: میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے یہ لوگ ملائکہ اور اولیاء سے شفاعت کے خواستگار ہیں اور اس طرح اللہ کا قرب چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز اور ان کا مال لوٹنا حلال ہے۔ (کشف الشبہات، صفحہ 6)

شانِ نبوت اور حضرت رسالت صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے توسل و دعا آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز رکھتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (الشهاب الثاقب ،صفحه 43)

عقیدہ: وہابیوں کا امام **ابن تیمیہ** کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے۔ (فتاوٰی حدیثیه، صفحه 87)

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔
(كتاب ہدية المهدی، صفحه 211)

عقیدہ: بانی وہابی مذہب **محمد بن عبدالوہاب نجدی** کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ حسين احمد مدنی ،الشهاب الثاقب ،صفحه 43)

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے مدد مانگنے والے عرب کے مشرکوں سے بڑے بلکہ **ابو جہل** سے بڑے کافر ہیں۔ **الجواہر المضیۃ** میں ابن **عبدالوہاب نجدی** نبی اور ولی سے مدد مانگنے والے مسلمانوں کے متعلق لکھتا "اعلم أن المشركين في زماننا قد زادوا على الكفار في زمن النبي صلى الله عليه وسلم" ترجمہ: جان لو! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کے مشرکوں کی نسبت موجودہ دور کے مسلمان زیادہ مشرک ہیں۔ (الجواہر المضية،صفحه3،دار العاصمة، الرياض)

ایک اور وہابی اپنی کتاب "**کیف نفہم التوحید**" میں لکھتا ہے "أبو جهل و أبو

لهب ومن على دينهم من المشركين، كانوا يؤمنون بالله ويوحدونه في الربوبية خالقاً ورازقاً، محييا ومميتا، ضاراً ونافعاً، لا يشركون به في ذلك شيئاً؟ عجيب، وغريب، أن يكون أبوجهل وأبولهب، أكثر توحيداً لله وأخلص إيماناً به من هؤلاء المسلمين الذين يقولون لا إله إلا الله محمد رسول الله" ترجمہ: **ابوجہل و ابولہب جو کہ مشرکوں کے دین پر تھے لیکن اللہ عزوجل کو ربوبیت میں واحد مانتے تھے، اسے خالق و رازق جانتے تھے، زندگی و موت دینے والا، نفع ونقصان کا خالق مانتے تھے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ عجیب وغریب بات ہے کہ ابوجہل و ابولہب زیادہ توحید پرست تھے موجودہ دور کے مسلمانوں کی نسبت جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔**

(كيف نفهم التوحيد، صفحه 12، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة)

عقیدہ: وہابی مولوی **مبشر احمد ربانی** لکھتا ہے قبر میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سوال ہوتا ہے اس میں نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے ہیں، نہ ان کا دیدار ہوتا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو ذہنی عقیدہ ہوتا ہے اس کے متعلق سوال ہوتا ہے۔

(احکام ومسائل، صفحہ 45، دارالاندلس، لاہور)

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیداری کی حالت میں دیدار ناممکن ہے جو لوگ بیداری کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا وہ جھوٹے ہیں۔ (فتاویٰ علمیہ، جلد 2، صفحہ 67، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

جبکہ کثیر بزرگانِ دین سے جاگتی آنکھوں سے دیدارِ مصطفیٰ ثابت ہے۔

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔

(البنیان المرصوص، صفحہ 173)

عقیدہ: خود وہابی مولوی **وحید الزماں** کا اجتہادِ باطل اپنی کتاب **"ہدایۃ المہدی"** میں کہتا ہے: "خطبہ میں خلفاء (راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ذکر کا التزام **بدعت ہے**۔"

(ہدایۃ المہدی، جلد1، صفحہ110)

عقیدہ: وہابیوں کے نزدیک قبر کے پاس نماز پڑھنا، تلاوت کرنا شرک کا سبب ہے۔ سعودی مفتی **عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز** اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے: "**قبروں کو سجدہ گاہ بنانے، ان کے پاس نماز پڑھنے، یا قیام کرنے یا قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ سارے کام شرک کے اسباب و وسائل میں سے ہیں اور ایسے ہی قبروں پر عمارت اور قبے بنانا اور ان پر چادریں چڑھانا بھی شرک اور مُردوں کے حق میں غلو کا سبب ہے۔**"

(ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاوی، صفحہ17، دعوت وارشاد، ریاض)

وہابیوں کے اس غلط فتویٰ کے مطابق وہابیوں کے مدینہ میں نماز نہیں ہوتی کہ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر مبارک ہے۔

عقیدہ: مسلمانوں کی قبروں کو شہید کرنا وہابیوں کے نزدیک عظیم عبادت ہے بلکہ وہابی مولوی **نواب نور الحسن خان** اپنی کتاب **"عرف الجادی"** میں لکھتا ہے: "**اونچی قبروں کو زمین کے برابر کر دینا واجب ہے چاہے نبی کی قبر ہو یا ولی کی۔**"

(عرف الجادی، صفحہ60، ماخوذ از رسائل اہل حدیث، حصہ اول، جمعیۃ اہل سنۃ، لاہور)

عقیدہ: وحید الزماں **"ہدایۃ المہدی"** میں کہتا ہے: "رام چندر، لچھمن، کشن جی جو ہندوؤں میں مشہور ہیں، اسی طرح فارسیوں میں زرتشت اور چین اور جاپان والوں میں کنفیوس، اور بدھا اور سقراط و فیثا غورث، یونانیوں میں جو مشہور ہیں ہم ان کی **نبوت کا انکار** نہیں کر سکتے کہ یہ انبیاء و صلحا تھے۔"

(ہدایۃ المہدی، جلد1، صفحہ88)

وہابی فقہ کی جھلکیاں بھی ملاحظہ فرمائیں

فقہ: حافظ **عبداللہ روپڑی** خاوند بیوی کے اتحاد و اتفاق سے رہنے کے متعلق لکھتا ہے: ''خاوند بیوی کا تعلق اور ان کا اتفاق و محبت سے رہنا اس کو شریعت نے اتنی اہمیت دی ہے کہ اس کے لئے اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔'' (معاذ اللہ عزوجل)

(مظالم روپڑی، صفحہ53، ماخوذ از رسائل اہل حدیث، صفحہ53، جمعیة اہل سنة، لاہور)

فقہ: مولوی **ثناء اللہ امرتسری** مرزئی عورت سے نکاح کو جائز قرار دیتے تھے اور ان کے پیچھے نماز نہ صرف جائز قرار دیتے تھے بلکہ پڑھ بھی لیتے تھے چنانچہ لکھتے ہیں: ''اگر عورت مرزائن ہے تو علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو، میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔''

(اہلحدیث امرتسر 2نومبر 1934، ماخوذ از رسائل اہل حدیث، صفحہ47، اہل سنة، لاہور)

فقہ: مولوی **عبدالوہاب ملتانی** اپنے اجتہاد میں لکھتا ہے: ''مرغ کی قربانی جائز ہے۔ چار آٹھ آنے کا گوشت بازار سے خرید کر قربانی کے دنوں میں تقسیم کر دینا قربانی ہے۔

(مقاصد الامامة، صفحہ2,5، ماخوذ از رسائل اہل حدیث، صفحہ59، جمعیة اہل سنة، لاہور)

فقہ: فتاوی ابراہیمیہ میں مصنفہ مولوی **ابراہیم غیر مقلد** کہتا ہے: ''وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے۔'' (فتاوی ابراہیمیہ، صفحہ2، مطبوعہ دھرم پرکاش، الہ آباد)

فقہ: نواب **نورالحسن خان** کتاب **''عرف الجادی''** پر مشت زنی کو جائز ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے: ''منقول ہے کہ صحابہ کرام بھی مشت زنی کر لیا کرتے تھے۔'' (العیاذ باللہ)

(عرف الجادی، صفحہ3)

فقہ: مزید **''عرف الجادی''** میں کہتا ہے: ''بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ سے نکاح جائز ہے۔'' (عرف الجادی، صفحہ111)

فقہ: وحید الزماں "**نزل الابرار**" میں کہتا ہے: "**عورت سے لواطت (یعنی پیٹھ سے صحبت کرنے) کو جائز سمجھنے والا کافر تو کجا فاسق بھی نہیں۔**" (نزل الابرار، جلد1، صفحہ46)

(ماخوذ از، رسائل اہل حدیث، حصہ اول، جمعیۃ اہل سنۃ، لاہور)

فقہ: اہل حدیث کے نزدیک متعہ (**شیعوں کی طرح کسی عورت کو چند پیسے دے کر کچھ وقت کے لئے صحبت کرتے رہنا) جائز ہے۔** (ہدیۃ المہدی، صفحہ118)

فقہ: کچھوا حلال ہے۔ (تفسیر ستاری، ضمیمہ 5، صفحہ426)

فقہ: "فتاوٰی نذیریہ" میں درج ہے: پس اس حدیث سے **جواز سجدہ تلاوت بے وضو ثابت ہوتا ہے۔** (فتاوٰی نذیریہ، جلد1، صفحہ348)

فقہ: غیر مقلّدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک **کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اسکا کھانا جائز ہے۔**

(دلیل الطالب، صفحہ 413، مصنف نواب صدیق حسن خاں اہل حدیث)

فقہ: وہابیوں کے نزدیک **حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔**

(روضہ ندیہ، صفحہ211)

فقہ: وہابیوں کے نزدیک **ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگر چہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہو۔** (بدور الاہلہ، صفحہ341)

فقہ: وہابیوں کے نزدیک **زوال ہونے سے پہلے جُمُعَہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔**

(بدور الاہلہ، صفحہ71)

فقہ: اہل حدیث کے نزدیک **اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اسکی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اسکی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔** (دلیل الطالب، صفحہ250)

فقہ: وہابی **مبشر احمد ربانی** صاحب حائضہ **عورت** کو قرآن چھونے کی اجازت دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''عورت کو ایسی حالت میں بلاوجہ قرآن مجید نہیں چھونا چاہئے لیکن پڑھنے اور پڑھانے کے سلسلہ میں اگر چھو بھی لیتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

(احکام و مسائل ،صفحہ126،دارالاندلس،لاہور)

فقہ: وہابیوں کے نزدیک مسلمانوں کی قبروں کو شہید کرنا نہ صرف ثواب ہے بلکہ واجب ہے اور یہ عمل سعودی وہابی عام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ بزرگوں ہستیوں کے ساتھ بھی کررہے ہیں۔ جس قبر میں سے ہڈیاں نکلیں اس پر کلام کرتے ہوئے وہابی مولوی کہتے ہیں: ''تمام ہڈیوں کو احتیاط سے جمع کیا جائے اور قبر کو تیار اور صاف کر کے میت کو اس میں دفن کیا جائے اور ہڈیوں کو ایک طرف رکھا جائے تو اسمیں کوئی حرج کی بات نہیں جیسا کہ آج کل عرب میں ہو رہا ہے کہ کچھ مدت کے بعد ہڈیوں کو ایک طرف کیا جاتا ہے۔''

(فتاوٰی علمائے حدیث،جلد5،صفحہ 280،مکتبہ سعیدیہ،خانیوال)

فقہ: وہابیوں کے نزدیک **پاکستان** اسلامی ملک نہیں ہے۔ **فتاوٰی علمائے حدیث** جس میں وہابی مولویوں کے فتاوٰی درج ہیں اس کے صفحہ 153 پر ہے۔ سوال: ''کیا پاکستان کی موجودہ حکومت مسلمان ہے جبکہ 1970ء میں 114 علماء نے ان پر کفر کا فتوٰی لگایا تھا'' **جواب:** ''علماء نے کمیونزم اور سوشلزم کو کفر کہا ہے۔ جب بھی اسلام کے مقابلے میں کمیونسٹ یا سوشلسٹ نظام نافذ کیا جائے گا پھر یہ **''دارالمسلمین''** نہیں رہے گا۔ اگر کسی کو اصرار ہو کہ کیمونزم کفر نہیں ہے۔ تو پھر ایگل اور مارکس کو بھی مسلمان کہنا پڑے گا۔ کبھی بھی کوئی عقل مند ایگل اور مارکس کو مسلمان نہیں کہے گا سوائے مخبوط الحواس کے۔ بہر حال کمیونزم اور سوشلزم کفر ہے۔ نیز عراق کی تحقیقی عدالت نے بھی چار سال پیشتر کمیونزم اور سوشلزم کو کفر ہونے کا فیصلہ دیا تھا۔ لہٰذا اس نظرے کو اپنانے والا مسلمان نہیں۔ اخبار ہفت

روزہ اہلحدیث لاہور، جلد 3، شمارہ نمبر 24۔"

(فتاوی علمائے حدیث، جلد 9، صفحہ 153، مکتبہ سعیدیہ، خانیوال)

یہ ہیں ان وہابیوں کے عقائد اور فقہ جو سراسر قرآن و حدیث کے متضاد ہے۔ اس کے باوجود یہ خود کو **اہل حدیث** اور تمام مسلمانوں کو جو ان کے عقیدے میں نہیں انہیں مشرک سمجھتے ہیں۔

فرقہ دیوبندی

دیوبندی عقائد کے لحاظ سے وہابیوں کی ایک **شاخ** ہے۔ یہ فرقہ دیوبندی کتب کے مطابق 30 مئی 1867ء میں ہندوؤں اور انگریزوں کے تعاون سے بننے والے **مدرسہ دیوبند** کی تعمیر کیساتھ ہی معرض وجود میں آیا۔ دارالعلوم دیوبند کے موسسین میں پہلا نام مولانا **ذوالفقار علی** ولد **فتح علی** کا ہے جو مولانا **محمود الحسن** کے والد بزرگوار تھے۔ یہ دہلی کالج میں پڑھتے رہے، بریلی کالج میں پروفیسر رہے، پھر شعبہ تعلیم میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس بنے، پھر پینشن کے بعد دیوبند چلے آئے اور **حکومت برطانیہ** سے وفاداری کے اعزاز میں آنریری مجسٹریٹ بنا دیئے گئے۔ انہوں نے 30 مئی 1867ء میں **دارالعلوم دیوبند** کی بنیاد رکھی۔ دوسرے مولانا **فضل الرحمٰن** تھے جو مولانا **شبیر احمد عثمانی** کے والد بزرگوار تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھنے میں حصہ لیا۔ مولانا **یعقوب علی نانوتوی** دارالعلوم دیوبند کے پہلے مدرس تھے۔ مولانا **قاسم نانوتوی** دہلی کالج سے فارغ ہوئے تو پہلے مطبع **احمدی** پھر مطبع **مجتبائی** میرٹھ میں اور اس کے بعد مطبع مجتبائی **دہلی** میں پروف ریڈر رہے اس کے بعد مستقل طور پر مدرسہ دیوبند میں پڑھاتے رہے۔ (احسن نانوتوی، صفحہ 45,47,195,691)

مدرسہ دیوبند کی تعمیر کے لئے جن ہندوؤں نے چندہ دیا ان میں سے بعض کے نام

درج ذیل ہیں۔ منشی تلسی رام، رام سہائے، منشی ہردواری، لال لالہ بجناتھ، پنڈت سری رام، منشی موتی لال، رام لال سیورام سوار۔ (سوانح قاسمی، جلد2، صفحہ317)

قاری **طیب** دیوبندی مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں: ''چنانچہ دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی روداد میں بہت سے ہندوؤں کے چندے بھی لکھے ہوئے ہیں۔''

(خطبات حکیم الاسلام، جلد9، صفحہ149)

13 جنوری 1875ء بروز یک شنبہ لیفٹننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی **پامر** نے اس مدرسہ کا دورہ کیا تو اس نے اس کے متعلق بہت ہی اچھے خیالات کا اظہار کیا جو آج بھی کتب میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد کے اعتبار سے وہابی طریق پر ہیں یعنی جو وہابیوں کے عقائد ہیں تقریباوہی دیوبندیوں کے عقائد ہیں، کئی ایسے مولوی ہیں جن کو یہ دونوں فرقے مانتے ہیں اور اپنا پیشوا جانتے ہیں جیسا کہ **اسماعیل دہلوی** جو کٹر وہابی تھا اور ہندوستان میں وہابیت کو پھیلانے والا تھا، یہ دونوں اس کو بہت مانتے ہیں، اسی طرح کئی دیوبندیوں نے **ابن عبدالوہاب نجدی** کی بھی بہت تعریف و تعظیم کی ہے۔ ختم، نیاز وغیرہ کو ناجائز و بدعت، حضور کے نور ہونے کی نفی، حاضر وناظر، غیر اللہ سے مدد وغیرہ میں یہ دیوبندی بالکل وہابی عقائد پر ہیں، فرق صرف اتنا ہی کہ یہ امام **ابوحنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں اور خود کو **حنفی** کہتے ہیں جبکہ عقائد میں اصل عقیدہ دیکھا جاتا ہے جس کا عقیدہ درست نہیں وہ چاہے حنفی ہو یا حنبلی وہ **اہل سنت** سے خارج ہے۔ دیوبندی مولویوں نے خود صاف الفاظ میں کہا ہے کہ ہم عقائد کے اعتبار سے **وہابی** ہیں چنانچہ دیوبندیوں کا بہت بڑا پیشوا **رشید احمد گنگوہی** کہتا ہے: ''عقائد میں سب متحد ہیں مقلد اور غیر مقلد البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔'' پھر ایک جگہ **ابن عبدالوہاب نجدی** اور ان کے پیروکاروں کے متعلق لکھتے ہیں: ''محمد بن عبدالوہاب کے

عقائد عمدہ تھے وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔''

(فتاوی رشیدیہ ،مسائل مشورہ ،صفحہ 235،قرآن محل ،کراچی)

الافاضات الیومیہ میں ہے: ''**وہابی نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں۔**''

(الافاضات الیومیہ ،حصہ 4،صفحہ 177،اشرف علی تھانوی)

جب مولوی **منظور نعمانی** اور مولوی **زکریا** میں بانی تبلیغی جماعت کے مولوی **الیاس** صاحب کی خلافت و جانشینی کے بارے میں جھگڑا ہوا تو مولوی **منظور احمد** نے کہا کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے، یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے۔ (سوانح مولانا یوسف ص 193)

دارالعلوم دیوبند انڈیا کا فتوی نمبر D6675۔20 اگست 2008ء کچھ یوں ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا: ''**عبدالوہاب نجدی** کون تھا؟ اس کے بارے میں علمائے دیوبند کیا کہتے ہیں؟ کیا اس نے گستاخیاں کی ہیں؟ اور کیا مولوی **اسماعیل دہلوی** اس کا پیروکار تھا؟ کیوں کہ ابن ماجہ میں فتنہ نجد کے بارے میں آیا ہے۔ کیا وہ یہی فتنہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے نجد کے بجائے شام کے لیے دعا کی؟ آپ کیا کہتے ہیں اور تفسیر قرآن آسان زبان اردو میں کس کی ہے جو مختصر بھی ہو اور جامع بھی اور پاکستان میں دستیاب بھی ہو؟''

جواب میں ہے: ''**محمد عبدالوہاب نجدی** حنبلی المسلک اہل سنت و جماعت میں سے تھے ،بعض نظریات و مسائل میں ہمارے اکابر شاہ **اسماعیل** شہید رحمہ اللہ، علمائے دیوبند رحمہم اللہ کی جماعت کے نقطہء نظر میں کچھ فرق و اختلاف ہے۔ ہمارے بعض اکابر نے شیخ موصوف کے بارے میں جو سخت رائے ظاہر فرمائی وہ ان غلط اطلاعات اور پروپیگنڈے کی وجہ سے ظاہر فرمائی جو ان تک پہنچی ،صحیح اطلاع ملنے پر انھوں نے اپنی سابقہ رائے سے رجوع فرمالیا، ان کو فتنہ نجد سے تعبیر کرنا غلط ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: شیخ عبدالوہاب نجدی کے خلاف

پروپیگنڈہ ہندوستان کے علمائے حق پر اس کے اثرات، مولف حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب قدس سرہ العزیز۔ تفسیر معارف القرآن، مولف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، آسان اردو زبان میں ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔''

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

غیر مقلد وہابیوں کے کئی مولویوں نے دیوبندیوں کو عقائد اور غیر مقلد وہابیوں کے عقائد میں یکسانیت کو تسلیم کیا ہے۔ فتاوٰی علمائے حدیث میں وہابی مفتی سے سوال ہوا: ''احناف دیوبند اور جماعت اہل حدیث کے عقائد میں مساوات ہے یا نہیں؟ جواب میں کہا گیا: ''بقول مولانا **رشید احمد گنگوہی** مرحوم اہل حدیث اور مقلدین کے عقائد میں فرق نہیں ہے، ملاحظہ ہو فتاوٰی رشیدیہ، جلد 2 صفحہ 21۔''

(فتاوٰی علمائے حدیث، جلد 11، صفحہ 106، مکتبہ سعیدیہ، خانیوال)

لیکن بعض اوقات حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ وہابی اور دیوبندی دونوں گروہوں کے مولوی ایک دوسرے کو گمراہ کہتے ہیں اور دیوبندی خود کو وہابیت سے نہ صرف خارج سمجھتے ہیں بلکہ **ابن عبدالوہاب نجدی** کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی خارجی تھا چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی **اشرف علی تھانوی** نسائی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: ''غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا شرک ہے اور جو وہابیوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی مشرک ہیں۔ وہابی اہلسنت و جماعت کو قتل کرنا اور ان کی عورتوں کو قید کر لینا جائز سمجھتے ہیں، اس کے علاوہ اور دیگر عقائد فاسدہ بھی ہیں کہ ہم تک ثقہ لوگوں کے ذریعہ سے پہنچے ہیں اور عقائد تو ہم نے ان سے خود بھی سنے ہیں۔ وہ ایک خارجی فرقہ ہے۔''

(حاشیہ نسائی شریف، جلد 1، صفحہ 360، مطبوعہ دہلی)

ایک دیوبندی پیر **محمد اختر** کہتا ہے: ''ہم نہیں جانتے وہابی کیا بلا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم ہم لوگ وہابی نہیں ہیں۔ **عبدالوہاب نجدی** سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو اولیاء اللہ کے قائل نہیں ہم تو اولیاء اللہ کے غلام ہیں اور اولیاء اللہ کے سلسلوں میں بیعت ہوتے ہیں۔ خوامخواہ ہم پر یہ الزام ہے کہ نعوذ باللہ ہم اولیاء اللہ کے مخالف ہیں اور وہابی ہیں۔''

(اصلی پیری مریدی کیا ہے؟، صفحہ 70، کتب خانہ مظہری، کراچی)

دیوبندیوں کی کتاب **المہند** میں ہے: ''سوال: محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟''

جواب: ''ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے یہ **خوارج** کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور **علامہ شامی** نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں **ابن عبدالوہاب** کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو **حنبلی** بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا

قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔" (المہند، صفحہ 18،19)

شہاب ثاقب میں دیوبندی مولوی **حسین احمد مدنی** لکھتا ہے: "الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم باغی، خونخوار، فاسق شخص تھا، اس وجہ سے خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع (پیروکار) سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ قوم نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔" (الشہاب الثاقب، صفحہ 42، طبع دیوبند)

اسی طرح بعض غیر مقلد وہابیوں نے بھی دیوبندیوں کو دھتکارا ہے چنانچہ حافظ **زبیر علی زئی** غیر مقلد وہابی لکھتا ہے: "بریلوی و دیوبندی دونوں گروہ اہل سنت نہیں ہیں، ان کے اصول وعقائد اہل سنت سے مختلف ہیں۔"

(فتاوی علمیہ، جلد 1، صفحہ 135، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

یعنی دیوبندی اور وہابیوں میں کھچڑی پکی ہوئی ہے، کئی ان کے پیشوا کہتے ہیں ہم عقائد میں متفق ہیں اور دوسرے کہتے ہیں کہ ہم وہابی نہیں ہیں۔ ان کو اتنے جھنجھٹ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ہم سے پوچھ لیں۔ جب ہم ثابت کررہے ہیں کہ یہ دونوں عقائد کے لحاظ سے ایک ہیں فقط ایک دو باتوں میں اختلاف ہے تو پھر خود کو وہابی مانیں یا نہ مانیں یہ وہابی نجدی ہی ہیں۔ پھر موجودہ دیوبندی مولویوں میں منافقت کی بھی جھلک دیکھیں کہ ان کہ بعض مفتیوں نے کہا ہے کہ غیر مقلد وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جبکہ موجودہ کئی دیوبندی نہ صرف **سعودیہ** کے وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں بلکہ نہ پڑھنے والوں سخت محروم ٹھہراتے ہیں چنانچہ **دارالعلوم کراچی** میں دیوبندی سے سوال ہوا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند بیچ اس مسئلے کے کہ زید کہتا ہے کہ **الیاس کاندھلوی** کی تبلیغی جماعت والے وہابی ہوتے ہیں اور **محمد ابن عبدالوہاب نجدی** کی نسبت سے وہابی کہلاتے ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے محمد ابن عبدالوہاب نجدی گمراہ کن شخص تھا۔ تبلیغی جماعت

کو اور علمائے دیوبند سے اس کو کیا نسبت؟ وہابی کے معنی ہیں اللہ والا کیونکہ وہاب اللہ کا نام ہے۔ لیکن زید مصر ہے کہ یہاں اصطلاحی یعنی ابن عبدالوہاب کے پیروں کی اقتداء کرنا کیسا ہے مکروہ تحریمی یا تنزیہی یا بلاکراہت جائز ہے۔''

جواب: ''محمد ابن عبدالوہاب نجدی ایک بہت بڑے عالم تھے توحید و سنت کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ البتہ بعض چیزوں میں غلو کر گئے ان کے متبعین سعودی عرب میں پائے جاتے ہیں۔ مولانا محمد **الیاس** صاحب محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو نہیں تھے۔ علماء حق سے علم حاصل کیا، حضرت مولانا **خلیل احمد** صاحب مہاجر مدنی کے خلیفہ تھے۔ دیوبند کے اکابر بھی **محمد ابن عبدالوہاب** کے پیروکار نہیں ہیں۔ بہت سی باتوں میں ان کے مخالف ہیں تفصیل کے لئے ''**الشھاب الثاقب**'' کا مطالعہ کریں جو حضرت مولانا سید **حسین علی** مدنی کی تصنیف ہے۔ جو لوگ محمد ابن عبدالوہاب کی ہر بات میں پیرو ہیں حتیٰ کہ ان کے غلو میں بھی شریک ہیں ان کی بجائے ایسے امام کی اقتداء بہتر ہے جو مسلک امام **ابوحنیفہ** پر ہو۔ محمد ابن عبدالوہاب کے پیروکار چونکہ سعودی عرب میں ہیں اور **حرمین شریفین** میں وہی امامت کرتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو ان کے ہی پیچھے نماز پڑھنا پڑتی ہے اور تھوڑی سی جو کراہت برداشت کرنا پڑتی ہے ورنہ حرم شریف کی جماعت سے محرومی ہوتی ہے۔ جو لوگ وہاں جا کر گھروں میں علیحدہ جماعت کر لیتے ہیں وہ حرم شریف کی نماز سے محروم ہوتے ہیں اور سخت غلطی کرتے ہیں۔

محمد عاشق الٰہی، دارالعلوم کراچی

یہ فتویٰ بھی کراچی کے **الفتح** 28 مئی 4 جون 1976ء صفحہ 21 میں شائع ہوا۔

جبکہ فقہ حنفی میں صاف الفاظ میں بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کہا

گیا ہے اور بد مذہب چاہے مکہ کا امام ہو یا پاکستان کا حکم شریعت کا ایک ہی رہتا ہے۔لیکن دیوبندی ذاتی مفادات کے لئے فقہ حنفی کو بھی وہابیت پر قربان کررہے ہیں ۔خود دیوبندی مفتیوں نے وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے چنانچہ **دارالعلوم دیوبند** سے نائب مفتی **مسعود احمد** نے 1357 ہجری میں یہ فتوی جاری کیا تھا کہ غیر مقلد کوامام نہیں بنانا چاہیے۔

دارالعلوم دیوبند 4 رجب 1357ھ

دیوبندیوں کے عقائد

عقیدہ: دیوبندی اکابر **اشرف علی تھانوی** اپنی کتاب **''حفظ الایمان''** میں حضور علیہ السلام کے علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پرعلم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہرصبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ8، کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی ،دیوبند)

یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں جیسا کہا۔

عقیدہ: دیوبندی اکابر **قاسم نانوتوی** اپنی کتاب **''تحذیر الناس''** میں لکھتا ہے کہ اگر بالغرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔ (کتاب تحذیر النّاس ،صفحہ 34،دارالاشاعت ، کراچی)

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین ماننے سے انکار کیا،اسی کو قادیانیوں نے دلیل بنایا اور کہہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی

آسکتا ہے۔

عقیدہ: دیوبندی اکابر مولوی **خلیل احمد انبیٹھوی** اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے؟ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 51، مطبوعہ بلال ڈھور)

مطلب یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان وملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا۔ مولوی **خلیل احمد** کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی **رشید احمد گنگوہی** نے تصدیق کی۔

عقیدہ: زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ 169، اسلامی اکادمی، لاہور)

مطلب یہ کہ دیوبندی اور وہابی اکابر **اسمٰعیل دہلوی** نے نماز میں سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال مبارک آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

عقیدہ: دیوبندی اکابر مولوی **خلیل احمد** انبیٹھوی لکھتا ہے کہ **رسول** کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ، صفحہ 55)

عقیدہ: وہابی مولوی **اسمٰعیل دہلوی** لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ،صفحہ43،میر محمد کتب خانہ ، کراچی)

عقیدہ: مولوی **اسماعیل** دہلوی کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے۔(معاذ اللہ) (کتاب تقویۃ الایمان ،صفحہ88)

عقیدہ: ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۔(معاذ اللہ) (کتاب تقویۃ الایمان ،صفحہ13)

عقیدہ: مولوی **اسماعیل** دہلوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(کتاب تقویۃ الایمان ،صفحہ53)

عقیدہ: مولوی **خلیل** دیوبندی نے اپنی کتاب **''براہین قاطعہ''** میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔(معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ،صفحہ52)

عقیدہ: یہی مولوی اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔(معاذ اللہ) (براہین قاطعہ،صفحہ30)

عقیدہ: تحذیر الناس میں **قاسم نانوتوی** لکھتا ہے:''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں ،باقی رہا عمل ،اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔'' (تحذیر الناس،صفحہ7،دارالاشاعت، کراچی)

عقیدہ: دیوبندی اکابر **اشرف علی تھانوی** کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسمِ گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی

اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ و استغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے۔اس واقعہ میں تسلّی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنّت ہے۔ (الامداد، صفحہ 35،مطبع امداد المطابع، انڈیا)

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

عقیدہ: دیوبندی مولوی **حسین علی** نے اپنی کتاب **''بلغۃ الحیر ان''** میں خواب لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا۔(معاذ اللہ)

(بلغۃ الحیران)

عقیدہ: دیوبندی و وہابیوں کا امام **اسماعیل** دہلوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (رسالہ یکروزی (فارسی)،صفحہ 17،فاروقی کتب خانہ ،ملتان)

جبکہ اہل سنت کے نزدیک جھوٹ ایک عیب ہے اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وہابیوں کے اس عقیدے کا رَدشدومد سے کیا ہے۔

عقیدہ: اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان،صفحہ 55)

گویا ان کے نزدیک رب تعالیٰ مکر و فریب کرنے والا ہے۔ان دیوبندیوں کے تراجم قرآن میں بھی رب تعالیٰ کے لئے مکر ہی لکھا ہوتا ہے۔

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ: دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک یزید (امیر المومنین ہے،جنّتی ہے اور بے قصور) ہے۔ (رشید ابن رشید)

عقیدہ: محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگر چہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا ،شربت پلانا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 435)

عقیدہ: عیدین میں کو معانقہ کرنا (**گلے ملنا**) بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 243)

عقیدہ: نذر و نیاز حرام ہے۔ (دیوبندیوں کی عامہ کتب)

عقیدہ: پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنّت و بدعت ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 461)

عقیدہ: بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 460)

ان تمام دیوبندی عقائد کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کیا یہ اسلامی عقائد ہیں؟ کیا ان عقائد رکھنے والوں کو **اہل سنت** میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ پھر یہ صرف دیوبندیوں ہی کے عقائد نہیں ہیں بلکہ شروع میں جو انتہائی گستاخانہ عقائد ہیں، انہیں وہابی مولوی **احسان الٰہی ظہیر** نے اپنی جھوٹ پر مبنی کتاب **"البریلویہ"** میں نقل کیا اور امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنایا۔

آج کل کے نئے نئے وہابیوں اور دیوبندیوں کو اپنے بڑوں کی ان گستاخانہ عبارتوں کا پتہ ہی نہیں، وہ صرف یہی سمجھتے ہیں کہ جو ختم، نیاز وغیرہ نہیں کرتے وہ وہابی یا دیوبندی ہوتے ہیں جبکہ ہمارا اصل اختلاف رفع یدین کرنا، آمین اونچی آواز میں کہنا، ختم، نیاز نہ کرنا نہیں ہے بلکہ اصل اختلاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اس طرح کے گستاخانہ عقائد رکھنے میں ہے۔ ان کے انہی عقائد پر ہندوستان اور مکہ مدینہ کے مفتیانِ کرام نے کفر کے فتوے لگائے تھے، جنہیں آج بھی دیوبندی لوگوں سے چھپاتے ہیں اور ان میں ہیرا پھیری کرتے ہیں، توبہ نہیں کرتے۔ ان کے بعض مولوی ان کفریہ عبارات کی باطل تاویلات کر کے اپنے چیلوں کو مطمئن کرتے ہیں۔ اب تو دیوبندیوں نے ایک نیا

طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان عبارتوں کو ہی کتابوں سے نکال رہے ہیں تا کہ لوگوں کو ہمارے بڑوں کی کرتوتوں کا پتہ ہی نہ چلے۔ یہ خود کو **اہل سنت** حنفی کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر آج بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفریہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کر دیں تو ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں، ورنہ جتنا مرضی یہ خود کو سنی کہیں وہ ہرگز سنی نہیں بلکہ وہابی نجدی خارجی ہیں۔

فرقہ مودودیہ

یہ دیوبندی فرقے کی ایک شاخ ہے جس کا بانی اخباری رائٹر **مودودی** تھا۔ آج کل پنجاب یونیورسٹی، سول لائنز کالج لاہور وغیرہ میں اس کے پیروکار جمعیت والوں کا قبضہ ہے اور وہ مودودی صاحب کو ایک عظیم ہستی سمجھتے ہیں بلکہ بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ **دوقومی نظریہ** مودودی صاحب کی ایجاد ہے۔ جبکہ مودودی صاحب کی نہ تو دوقومی نظریہ ایجاد ہے اور نہ ہی انہوں نے پاکستان بننے میں کوئی کوشش کی بلکہ جب قائداعظم **محمد علی جناح** صاحب نے ان سے پاکستان بننے کی دعا کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ میں ناپاکستان کے لئے دعا نہیں کروں گا۔ خود مودودی صاحب لکھتے ہیں: ''پاکستان کی پیدائش ایک درندے کی پیدائش ہے۔'' (ترجمان القرآن، صفحہ59، 1948ء)

مودودی صاحب کے نظریات دیوبندیت والے ہی ہیں لیکن کئی معاملات میں انہوں نے دیوبندی عقائد کے خلاف بھی لکھا ہے جس کی وجہ سے دیوبندی مولویوں نے ان کی شدید مخالفت کی ہے۔

مودودی صاحب کے کچھ عقائد ونظریات ملاحظہ ہوں

عقائد ونظریات: قرآن مجید نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے کافی ہے۔

(تفہیمات، صفحہ 321)

عقائد ونظریات: 23 سالہ زمانہ اعلانِ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے فرائض میں خامیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئیں۔ (قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

عقائد ونظریات: جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے **خواجہ اجمیر** یا **مسعود سالار** کی قبر پر یا ایسے دوسرے مقامات پر جاتے ہیں، زنا اور قتل کا گناہ کم ہے یہ گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ (تجدید وحیاء دین، صفحہ 62)

عقائد ونظریات: میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ ہی حنفیّت یا شافعیت کا پابند ہوں۔ (رسائل و مسائل، جلد 1، صفحہ 185)

عقائد ونظریات: پھر اسی عامیانہ روش پر چلتے ہوئے قوانین قرآن و نظام الٰہی کا یوں مذاق اڑاتے ہیں: ''جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو، ایسی جگہ زنا و قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہے۔''

(تفہیمات، جلد 2، صفحہ 281)

عقائد ونظریات: یہیں تک نہیں بلکہ رسول مقبول کی عظمتوں اور رفعتوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا، اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمّت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟'' (تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں، صفحہ 17)

کہنا یہ چاہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ اس میں خدا کی غیبی تائیدوں، حضور اکرم کی پیغمبرانہ صلاحیتوں، کائنات گیر عظمتوں اور کلمۂ حق کی روشن صداقتوں کو قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ حسن اتفاق سے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو اچھی استعداد کے لوگ مل گئے تھے اس لئے حضور کامیاب ہو گئے۔ اگر خدا نخواستہ اس طرح کے لوگ نہ ملے ہوتے تو معاذ اللہ حضور کی ناکامی رکھی ہوئی تھی۔

(جماعت اسلامی ،صفحہ 42،41)

اسی طرح کئی مقامات پر مودودی صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رب تعالیٰ کی شان میں نازیبہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ تفصیل کے لئے ترجمان القران، تفہیم القرآن کلمہ طیبہ کا معنی وغیرہ کتب کا مطالعہ کریں۔

موجودہ کئی پڑھے لکھے مودودی صاحب سے سنی سنائی تعریفوں میں آکر بہت معتقد ہیں۔ جماعت اسلامی کا مستند ترین ماہنامہ **زندگی** میں لکھا ہے: ''لٹریچر دیکھنے سے مجھ میں یہ انقلاب رونما ہوا ہے کہ اب میں صحابہ کے بعد سے آج تک سوائے مودودی صاحب کے کسی شخص کو کامل الایمان نہیں سمجھتا۔''

(زندگی، اکتوبر 1949ء)

گویا مجتہدین اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام حنبل ہوں یا حضرت عمر بن عبد العزیز، سیّدنا غوث الاعظم، مجّدد الف ثانی، شاہ عبد الحق محقق دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث اور شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی ہوں، سب کے سب ناقص الایمان ہیں۔ اگر صحابہ کے بعد کوئی کامل الایمان ہے تو صرف مودودی صاحب۔ بہرحال موصوف کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہئے کہ وہ صحابہ پر ترس کھا گئے۔ ورنہ ڈر تھا کہ فرط محبت وعقیدت میں وہ مودودی صاحب کو افضل البشر بعد الانبیاء نہ کہہ بیٹھتے۔ آگے چل کر مزید بے نقاب ہوتے ہیں: ''میں خواجہ **معین الدین** چشتی کے مسلک کو غلط تصور کرتا ہوں۔ بڑے بڑے مشاہیر امّت کا کامل الایمان ہونا میری نظر میں مشتبہ ہو گیا ہے۔''

(زندگی، اکتوبر 1949ء)

بڑے بڑے مشاہیر امّت سے بدگمان ہونا، ان کو ناقص الایمان قرار دے کر مودودی صاحب کو نہ صرف کامل الایمان بعد الصحابہ باور کرانا بلکہ مولانا **عامر عثمانی** کی بولی

یہاں تک غلو کر جانا کہ وہ شخص مولانا مودودی پر کیا چوٹ کرے گا جس نے مولانا موصوف کی خداداد عظمت و عبقریت کے آستانے پر دن کی روشنی میں سجود و نیاز لٹائے ہوں۔

(ماہنامہ تجلی، صفحہ 54، فروری 1963ء)

فرقہ نیچریہ

نیچری فرقہ **ضروریات دین** کا منکر ہے۔ قرآن عظیم کے قطعی ضروری اور صاف صریح احکام میں در پردہ تاویل و تحریف اور تبدیل کرتا ہے۔ ملائکہ و جن و شیاطین، حشر و نشر، جنت و دوزخ اور انبیائے کرام کے عظیم معجزوں سے اپنی ناپاک تاویلوں کی آڑ میں انکار کرتا ہے۔ تمام آسمانی کتابوں کو انسانی خیالات کا مجموعہ بتاتا ہے۔ طواف خانہ کعبہ کو جو نماز ہی کی طرح اللہ عزوجل کی عبادت ہے، اسے وحشی قوموں کی ایجاد کی ہوئی غیر مہذب نماز بتاتا ہے اور احرام کو وحشیانہ لباس کہتا ہے اور حاجیوں کو جن میں انبیاء و مرسلین شامل ہیں، دو پیروں کا جانور بتاتا ہے۔ جنت کی نعمتوں کو اعلیٰ درجہ کی روحانی راحت اور دوزخ کی اذیتوں کو روحانی اذیت کہتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جنت کو **بدکاریوں کا اڈہ** کہہ کر اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

نیچروں کے عقیدہ کا لب لباب یہ ہے کہ تمام مذہبوں میں سے ان تمام باتوں کو نکال ڈالا جائے جو **نیچر** کے خلاف ہیں اور ان تمام امور کو بھی علیحدہ کر دیا جائے، جن میں کسی ایک مذہب کا بھی اختلاف ہے۔ ان میں نہ کوئی معجزہ رکھا جائے اور نہ عقلوں کو حیران کر دینے والا قدرت الٰہیہ کا کوئی نشان باقی رہے، نہ کوئی ایسی بات دین میں شمار کی جائے جو عقل انسانی کے لئے قابل قبول نہ ہو۔ اب تمام مذہبوں میں جو مشترک باتیں باقی رہ جائیں گی، بس وہی مذہب نیچریہ ہے اور یہی ان کے نزدیک ٹھیک اسلام ہے۔ غرض یہ کہ یہ فرقہ دراصل اسلامی تعلیم کی بیخ کنی اور مسلمانوں کی دینی ضرر رسانی میں دوسروں سے آگے،

بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ **سرسید احمد خان** جسے سکول کالجوں میں ہیرو بنا کر پیش کیا جاتا ہے درحقیقت وہ مرتد تھا اور نیچری عقائد کا بانی تھا، جنت، دوزخ، معجزات سب کا منکر تھا۔ آج کل بھی بعض چرب زبان جاہل پروفیسر قسم کے لوگ نیچری عقائد کی طرف مائل ہیں۔

سرسید کے نظریات ضیاء الدین کی کتاب ''خودنوشت افکار سرسید'' سے ملاحظہ ہوں:۔

عقیدہ: خدا نہ ہندو ہے نہ مسلمان، نہ مقلد نہ لامذہب، نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (خود نوشت، صفحہ63)

عقیدہ: خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کے لئے ان ہی کی زبان میں قرآن اتارا۔

(خود نوشت)

یعنی سرسید کے خیال میں قرآن انگریزی جو اس کے نزدیک بہتر و اعلیٰ زبان ہے، اس میں نازل ہونا چاہیے لیکن خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان میں قرآن نازل کیا۔

عقیدہ: شیطان کے متعلق **سرسید** کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے، انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (خود نوشت، صفحہ75)

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کا ظہور، دجال کا آنا، فرشتے کا صور پھونکنا، روز جزا و سزا، میدان حشر و نشر، پل صراط، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت، اللہ عزوجل کا دیدار، ان سب کا انکار کیا جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (خود نوشت، صفحہ24تا132)

عقیدہ: خلفائے راشدین رضوان اللہ اجمعین کے بارے میں کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو استحقاق تھا، جس کی چل گئی وہ خلیفہ ہو گیا۔ (خود نوشت، صفحہ233)

عقیدہ: حج میں قربانی کی کوئی مذہبی اصل قرآن سے نہیں پائی جاتی۔ آگے چل کر

لکھتا ہے کہ اس کا کچھ نشان مذہب اسلام میں نہیں ہے۔ حج کی قربانیاں درحقیقت مذہبی قربانیاں نہیں ہیں۔ (خود نوشت، صفحہ 139)

عقیدہ: الطاف حسین حالی **"حیاتِ جاوید"** میں لکھتا ہے کہ جب **سہارن پور** کی جامع مسجد کے لئے ان سے چندہ طلب کیا گیا تو انہوں نے (سرسید احمد خاں نے) چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ، مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔ (حیاتِ جاوید، صفحہ 101)

(ماخوذ از، ساٹھ زہریلے سانپ، صفحہ 92، تنظیم اہل سنت، کراچی)

سرسید احمد خان نے قرآن پاک کی تفسیر کی اور اس میں اپنے باطل خیالات کو خوب الفاظوں و تاویلات کی نظر کیا چنانچہ **موسیٰ علیہ السلام** کے معجزے کو نظر بندی ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے: "ان آیتوں پر جو **عصائے موسیٰ** کے سانپ بننے اور **ید بیضا** (ہاتھ روشن) پر دلالت کرتی ہیں۔ غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کیفیت جو موسیٰ پر طاری ہوئی اسی قوت نفس نفس انسانی کا ظہور تھا۔ جس کا اثر خود ان پر ہوا تھا۔ یہ کوئی معجزہ یا فوق الفطرت نہ تھا اور نہ اس پہاڑ کی تلی میں جہاں یہ امر واقع ہوا، کسی معجزہ کے دکھانے کا موقع تھا اور نہ یہ تصور ہوسکتا ہے کہ وہ پہاڑ کی تلی کوئی مکتب تھا جہاں پیغمبروں کو معجزے سکھائے جاتے ہوں اور معجزوں کی مشق کرائی جاتی ہو۔ حضرت **موسیٰ** میں از روئے فطرت و جبلت کے وہ قوت نہایت قوی تھی جس سے اس قسم کے آثار ظاہر ہوئے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ وہ لکڑی سانپ ہے اپنی لاٹھی پھینک دی اور وہ ان کو سانپ یا اژدھا دکھائی دی۔ یہ خود ان کا تصرف اپنے خیال میں تھا۔ وہ لکڑی لکڑی ہی تھی۔ اس میں فی الواقع کچھ تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ خدا نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ " فانقلبت العصا ثعبانا " یعنی وہ لاٹھی بدل کر سانپ ہوگئی۔ بلکہ سورہ نحل میں فرمایا ﴿ كَأَنَّهَا جَانٌّ ﴾ یعنی وہ گویا اژدھا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ

درحقیقت اژدہا نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ لاٹھی تھی۔

(تفسیر القرآن،جلد3،صفحہ222،کشمیری بازار،لاہور)

سرسید **احمد** خاں کا یہ کہنا بالکل باطل ہے۔اس لکڑی کا حقیقت میں سانپ ہونا قرآن پاک میں واضح ہے۔﴿**فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى**﴾ ترجمہ کنزالایمان:تو موسیٰ نے ڈال دیا توجبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہوگیا۔فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں،اب ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے۔

(سورۃ طہ،سورت20،آیت20،21)

اگر یہ لکڑی ہی تھی تو پھر یہ کیوں فرمایا گیا کہ ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے۔ پھر رب تعالیٰ نے ان **معجزات** کو **برہان** کیوں فرمایا؟**فرعون** اس اژدھا کو دیکھ کر کیوں ڈرا؟ کہ بقول سرسید خاں وہ صرف موسی علیہ السلام کی نگاہ میں اژدھا بنا تھا۔پھر معجزہ اور جادو میں فرق ہی یہی ہے کہ جادو میں نظر بندی ہوتی ہے **حقیقت** میں شے کی تبدیلی نہیں ہوتی جبکہ معجزہ میں حقیقت تبدیل ہوجاتی ہے۔

جوسرسید **احمد** خاں نے آیت سے باطل استدلال کیا ہے کہ قرآن پاک میں یہ کہا گیا کہ گویا وہ اژدھا تھا﴿**كَأَنَّهَا جَانٌّ**﴾ یعنی لفظ**"گویا"**حقیقت کے لئے نہیں آتا مجاز کے لئے آتا ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں لفظ**"گویا"** سانپ کے مجازی ہونے یا نہ ہونے پر نہیں آیا بلکہ سانپ کے چھوٹے ہونے پر آیا ہے۔**اصل** میں بڑے سانپ کو**ثعبان** کہا جاتا ہے اور چھوٹے سانپ کو**جان** کہا جاتا ہے۔موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی حقیقت میں بڑا اژدھا بنی تھی جیسا کہ دوسرے مقام پر اسے ثعبان کہا گیا ہے﴿**فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ**﴾ لیکن اس سانپ کی حرکت بڑا اژدھا ہونے کے باوجود چھوٹے کی طرح تیز تھی کیونکہ بڑا سانپ وزن کے باعث کم حرکت والا ہوتا ہے اور چھوٹا سانپ **خفیف** و **تیز**

حرکت والا ہوتا ہے۔موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جہاں معجزہ کے طور پر بڑا سانپ بنی وہاں دوسرا کمال یہ ہوا کہ وہ بڑا سانپ چھوٹے سانپ کی طرح تیز حرکت کرنے والا تھا۔اس لئے کہا گیا کہ یہ بڑا سانپ حرکت کے اعتبار سے گویا چھوٹا سانپ تھا۔**تفسیر السمعانی** میں حضرت **منصور بن محمد سمعانی تمیمی** (المتوفی 489ھ) رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں"وقوله:﴿**كأنها جآن**﴾الجآن هى الحية الصغيرة التى يكثر اضطرا بها، وقد بينا التوفيق بين هذه الآية وبين قوله﴿ **فإذا هى ثعبان مبين**﴾ یعنی یہ قول کہ گویا وہ اژدھا تھا کہ "**جان**" چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں جو زیادہ حرکت کرتا ہے۔ہم نے اس تفسیر سے قرآن پاک کی دوسری آیت "**وہ فوراً ایک ظاہر (بڑا) اژدہا ہو گیا**۔" میں تطبیق دی ہے۔

(تفسیرالسمعانی،سورۃ النمل ،آیت10،جلد4،صفحہ 79،دار الوطن، الریاض)

یہی کچھ تفسیر ماتریدی میں **أبو منصور ماتریدی** (المتوفی 333ھ) نے کہا ہے" أى :تتحرك كأنها جان .ذكر أهل التأويل أن الجان هى الحية الصغيرة ليست بعظيمةلكنه أخبر أن موسى خافها وولى مدبرا، وموسى لا يحتمل أن يخاف من حية صغيرة على الوصف الذى ذكر، فكأنها كانت عظيمة لكنها فى تحركها والتوائها كأنها صغيرة؛ إذ الحية العظيمة الكبيرة لا تقدر على التحرك والالتواء كالصغيرة"

(تفسير الماتريدى (تأويلات أهل السنة)،جلد8،صفحه100،دار الكتب العلمية ،بيروت)

اسی طرح **سر سید احمد خاں** نے دریا کے پھٹنے اور اس میں راستہ ہونے اور بارہ چشمے پھوٹنے کا انکار کیا۔اسی طرح حضرت **عیسیٰ** علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا۔لکھتے ہیں: "علمائے اسلام کی عادت ہے کہ قرآن مجید کے معنی یہودیوں اور عیسائیوں کی روایتوں کے مطابق بیان کرتے ہیں۔اس لئے کہ انہوں نے ان آیتوں کے معنی بھی وہی بیان کیے ہیں

کہ حضرت **عیسیٰ** اندھوں کو آنکھوں والا اور کوڑھیوں کو چنگا کرتے تھے اور مردوں کو جلا دیتے (زندہ کرتے) تھے۔" (تفسیر القرآن، جلد2، صفحہ 144، کشمیری بازار، لاہور)

ان معجزات کی تحریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "انسان کی روحانی موت اس کا کافر ہونا ہے۔ حضرت **عیسیٰ** خدا کی وحدانیت کی تعلیم کرنے اور خدا کے احکام بتانے سے لوگوں کو اس موت سے زندہ کرتے تھے اور کفر کی موت کے نیچے سے نکالتے تھے جس کی نسبت خدا فرماتا ہے۔ ﴿اذ تخرج الموتی باذنی﴾"

(تفسیر القرآن، جلد2، صفحہ 144، کشمیری بازار، لاہور)

لوگوں کو کفر سے بچانا تو ہر نبی علیہ السلام کا عمل رہا ہے پھر حضرت **عیسیٰ** علیہ السلام کی اس میں کیا خاصیت ہوئی؟ سید صاحب نے اپنی عقل سے جنت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اور اسے ایک خیال و مثال قرار دیا چنانچہ لکھتا ہے: "یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک باغ کے پیدا ہوئی ہے۔ اس میں سنگ مرمر اور موتی کے جڑاء و محل ہیں۔ باغ ہیں اور سرسبز درخت ہیں۔ دودھ اور شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہر قسم کا میوہ کھانے کو موجود ہے۔ ساقی و ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہمارے ہاں کی گھوسنیں پہنتی ہیں، شراب پلا رہی ہیں۔ ایک جنتی حور کے گلے میں ہاتھ ڈالے پڑا ہے۔ ایک نے ران پر سر دھرا ہے۔ دوسرا چھاتی سے لپٹا رہا ہے۔ ایک نے لب جاں بخش بوسہ لیا ہے۔ کوئی کسی کونے میں کچھ کر رہا ہے کوئی کسی کونے میں کچھ۔ بیہودہ ہے جس پر تعجب ہوتا ہے۔ اگر بہشت یہی ہے تو بے مبالغہ ہمارے خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔"

(تفسیر القرآن، جلد1، صفحہ 33، کشمیری بازار، لاہور)

فرشتوں اور شیطان کا انکار کر کے اسے انسانی صفت کہا۔ قصہ آدم علیہ السلام کا انکار کیا۔ **سرسید** پہلے غیر مقلد وہابی تھا پھر وہابیت سے ترقی کرتے ہوئے نیچری بن گیا۔

فرقہ چکڑالوی

اس فرقہ کا موجد **عبداللہ چکڑالوی** ہے۔ یہ ایک نیا فرقہ حادث ہوا کہ ائمہ مجتہدین اور فقہائے کرام در کنار، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی سے منکر ہے اور تمام احادیث نبویہ کو صراحۃً باطل اور نا قابل عمل بتاتا ہے اور صرف قرآن عظیم کی پیروی کا دعوی کرتا ہے۔

بزرگانِ دین کہتے ہیں کہ ناموں کے اثرات ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تاریخی گستاخ اشخاص کے نام رکھنے سے منع کیا جاتا ہے جیسے ابوجہل، یزید، پرویز وغیرہ۔ فارس کے بادشاہ **پرویز نامی** شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پھاڑ کر گستاخی کا ارتکاب کیا تھا اور ہندوستان کے ایک **پرویز نامی** شخص نے حضور علیہ السلام کی احادیث کا انکار کر کے گستاخی کا ارتکاب کیا۔ **پرویز** نے اپنی کتاب قرآنی فیصلے میں معراج میں ملنے والی نمازوں کا انکار کیا اور اس حدیث کو جھوٹا کہا، پانچ کی جگہ کہا: دو نمازوں کا حکم ہے، اسی طرح زکوۃ کا انکار کیا اور اسے **ٹیکس** قرار دیا، قبر کے عذاب کا انکار کیا، آدم علیہ السلام کے واقعہ کا انکار کیا، قربانی کے متعلق کہا کہ یہ روپیہ **نالیوں** میں بہانا ہے، معجزات کا انکار کیا۔

پرویزی فرقے کا پیشوا غلام احمد پرویز اپنے رسالے "طلوع اسلام" میں اپنے باطل نظریات یوں لکھتا ہے:۔

عقیدہ: منکرینِ حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں۔

(طلوع اسلام، صفحہ 16، اگست، ستمبر 1952ء)

عقیدہ: مرکز ملّت کو ان میں (جزیات نماز میں) تغیّر وتبدل کا حق ہوگا۔

(طلوع اسلام، صفحہ 46، ماہ جون 1950ء)

عقیدہ: میرا دعوی تو صرف اتنا ہے کہ فرض صرف دو نمازیں ہیں جن کے اوقات

بھی دو ہیں باقی سب نوافل۔ (طلوع اسلام، صفحہ 58، ماہِ اگست 1950ء)

عقیدہ: پھر آج کا مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(طلوعِ اسلام، صفحہ 61، اگست 1950ء)

عقیدہ: روایات (احادیثِ نبویہ) محض تاریخ ہے۔

(طلوع اسلام، صفحہ 49، ماہِ جولائی 1950ء)

عقیدہ: پرویز کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **سنّت** اور **احادیث مبارکہ** دین میں حجت نہیں۔ رسول اللہ کے اقوال کو رواج دیکر جو دین میں حجّت ٹھہرایا گیا ہے یہ دراصل قرآن مجید کی خلاف عجمی سازش ہے۔

عقیدہ: حج ایک بین الملّی **کانفرنس** ہے اور حج کی قربانی کا مقصد بین الملّی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کیلئے خوردونوش کا سامان فراہم کرنا ہے۔ مکّہ معظّمہ میں حج کی قربانی کے سوا اضحیہ (عید کی قربانی) کا کوئی ثبوت نہیں۔

(رسالہ قربانی از ادارہ طلوع اسلام)

عقیدہ: بقرعید کی صبح بارہ بجے تک قوم کا کس قدر روپیہ نالیوں میں بہہ جاتا ہے۔

(ادارہ طلوع اسلام، صفحہ 1 ستمبر 1950ء)

عقیدہ: حدیث کا پورا سلسلہ ایک **عجمی سازش** تھی اور جس کو شریعت کہا جاتا ہے وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے۔ (طلوع اسلام، صفحہ 17، ماہِ اکتوبر 1952ء)

قارئین! آپ نے منکرین حدیث جو اپنے آپ کو **اہلِ قرآن** کہتے ہیں اُن کے باطل عقائد آپ نے ملاحظہ کیۓ دشمنانِ رسول کا مقصد صرف انکار حدیث نہیں بلکہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے سارے نظام کو مخدوش ہر حکم سے آزاد رہنا چاہتے ہیں، نمازوں کے اوقات خمسہ، تعداد رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم وصلوٰۃ کے مفصّل احکام،

مناسک حج وقربانی ،ازدواجی معاملات ان تمام امور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے۔
یہ اپنے آپ کو **اہلِ قرآن** کہتے ہیں آجکل ٹیلی ویژن پر **نجم شیراز گروپ** جو کہ ساری رات کلبوں میں بینڈ باجے بجاتے ہیں، گانے گاتے ہیں اور دن میں قرآن کی تفسیریں بیان کرتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ حدیث کی کیا ضرورت ،صرف اور صرف قرآن کو تھام لو ان کی ایک ویب سائٹ بھی ہے **جو الرحمٰن الرحیم ڈاٹ کام** کے نام سے ہے، اسکے ذریعہ بھی یہ قوم کو برگشتہ کررہے ہیں، چہرے پر داڑھی ایسی جیسے داڑھی کا مذاق ،جسم پر انگریزوں والا لباس، پینٹ اور شرٹ، ہاتھوں میں بینڈ باجے،زبان پر گانا اور کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن سکھائیں گے پہلے اپنا حلیہ تو بدلو پھر مقدّس قرآن کی بات کرنا۔

(ماخوذ از،ساٹھ زہریلے سانپ،صفحہ 91،تنظیم اہل سنت ،کراچی)

پرویز کے ساتھ ساتھ **عبداللہ چکڑالوی** بھی منکرِ حدیث تھا، یہ پہلے وہابی تھا پھر ایسا جھوٹا توحید پرست بنا کر حدیث کو بھی شرک قرار دے دیا چنانچہ **آئینہ پرویزیت** میں وہابی مولوی **عبدالرحمٰن کیلانی** لکھتا ہے:"عبداللہ چکڑالوی: آپ ضلع گورداسپور کے موضع چکڑالہ میں پیدا ہوئے اور اس نسبت سے چکڑالوی کہلاتے ہیں۔آپ ایک الگ فرقہ مسمی **اہل القرآن** کے بانی ہیں۔آپ کا تبلیغی مرکز **لاہور** تھا۔آپ پہلے اہل حدیث اور متبع سنت تھے۔ بعد میں حجیت حدیث سے صرف انکار ہی نہیں کیا بلکہ اسے شرک فی الکتاب قرار دینے لگے۔ وہ کہتے ہیں: پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول یا فعل کو دین اسلام میں مانا جائے خواہ فرضا جملہ رسل وانبیاء کا قول یا فعل ہی کیوں نہ ہو،شرک موجب عذاب ہے۔۔ افسوس شرک فی الحکم میں آج کل اکثر لوگ مبتلا ہیں۔ترجمۃ القرآن،صفحہ 98۔"

(آئینہ پرویزیت،صفحہ 119،مکتبۃ السلام ،لاہور)

ایسے اقوال قطعاً کفر ملعون ہیں اوران کا اعتقاد رکھنے والے قطعی یقینی کافر ومرتد اور اسلام سے خارج ہیں اوراتنی بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسلمانوں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت اورآپ کا اتباع فرض ہے، بلکہ حضور اقدس کی اطاعت ہی اللہ عز و جل کی اطاعت ہے۔تو جواسے کفروشرک بتائے ،وہ خود عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔اس فرقے نے پہلے اپنا نام **اہل قرآن** رکھا تھا، پھراپنا نام **اہل الذکر** مقرر کیا اوراب **امت مسلمہ** نام رکھ کر مسلمانوں کو دھوکے دے رہے ہیں ۔بحکم شریعت مطہرہ ایسے عقیدے والے اور ان کا اتباع کرنے والے کفار ومرتدین ہیں اوراگر بے توبہ مریں تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب جہنم کے مستحق ہیں ۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

جس طرح **عبداللہ چکڑالوی** وہابی سے منکرِ حدیث ہوا اسی طرح **مرزا غلام احمد** مرتد ہونے سے قبل وہابی نظریات رکھتا تھا۔عبداللہ چکڑالوی کا وہابی مولوی محمد **حسین بٹالوی** کے ساتھ مباحثہ ہوا اس مباحثہ میں فیصلہ مرزا قادیانی نے کیا اوراس طرح اعلان کیا کہ یاد رکھیں کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبداللہ کے اہل حدیث سے اقرب اورعبداللہ چکڑالوی کے بے ہودہ خیالات سے ہمیں کچھ بھی مناسبت نہیں ۔ (مجدد اعظم ،جلد3،صفحہ93)

پتہ چلا کہ **مرزا قادیانی** ارتداد سے پہلے فرقہ وہابیہ کے ساتھ ہی عقائد ونظریات و اعمال ہم آہنگی رکھتا تھا اور پھر اسی چور دروازہ سے نکل کر نبوت ورسالت و مسیحیت و مہدویت وغیرہ بے شمار جھوٹے دعوے کیے اورایک خلق کثیر کو گمراہ کیا۔

منکرینِ حدیث چکڑالوی ،پیرویزی فرقے نے اپنا نام بظاہر بہت اچھا رکھا یعنی **''اہل قرآن''** جبکہ منکرین حدیث ہونے کے سبب دین سے خارج ہیں ،جودین سے خارج ہووہ چاہے اہل اللہ ہی کیوں نہ اپنا نام رکھ لے وہ مسلمان نہیں ۔اپنے فرقوں کے اچھے اچھے

نام رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں جب عقائد و اعمال ہی قرآن و سنت کے منافی ہیں۔

پرویزی اور چکڑالوی کے علاوہ **عنایت اللہ مشرقی جو خاکسار تحریک کا بانی تھا**، یہ بھی حدیث کا منکر تھا۔ یہ انگریزوں کے دور میں ظاہر ہوا۔ اسلامیہ کالج پشاور کا پرنسپل تھا۔ مولویوں کا مخالف اور احادیث کا منکر تھا۔ مغرب پسندی کا دلدادہ تھا۔ اس نے لکھا ہے: ''یہی انگریز تو وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں فرشتوں نے اپنے پرودگار سے جب وہ زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ رکھتا تھا یہ کہا تھا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو اس زمین میں فساد اور خونریزی کرے گا اور ہماری تو یہ حالت ہے کہ ہم تیری حمد وثناء کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان انگریزوں کے آئندہ اعمال پر غور کرتے ہوئے فرشتوں کو جواب دیا تھا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ نے ان انگریزوں کو بہت سی چیزوں کے نام اور بہت سی چیزوں کی حقیقتیں دکھا دیں اور پھر ان چیزوں کے استعمال پر قدرت دی اور اللہ کے فرشتے سلام علیکم خوش رہو اس زمین پر اور اچھی زندگی بسر کرو تم، یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم انگریزوں کو راحت و آرام دے۔ آباد رہو تم قیامت تک۔'' (تذکرہ، صفحہ 47)

اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو واضح ہوتا ہے کہ دیوبندی، وہابی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی وغیرہ سب فرقے انگریزوں کے دور میں آئے اور انہوں نے اپنی کتب میں اللہ عزوجل، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر اہم مسائل میں غلط عقائد اپنائے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب انگریزوں کی ایجاد کردہ تھے۔ آج کے دیوبندی اور وہابی کہتے ہیں کہ بریلوی انگریزوں کی ایجاد تھی جبکہ انہیں ثابت کرنا چاہئے کہ بریلویوں کا وہ کونسا عقیدہ ہے جو انہوں نے اپنے پاس سے نکال لیا؟ کونسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں

گستاخی کی ہے؟ انگریزوں سے چندے لے کر کھانا خود ان کے مولویوں سے ثابت ہے اور الزام دوسروں پر لگاتے ہیں۔

فرقہ جماعت مسلمین

فرقہ مسعودیہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند، گمراہ فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے۔ اس فرقے کا بانی، **امیر اور امام مسعود احمد** BSC ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلّدین وہابیوں کی مختلف فرقہ وارانہ جماعتوں کیساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے کفر و شرک کی دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا۔ یہ اعتراف خود مولوی **مسعود احمد** نے اپنی کتاب **خلاصہ تلاشِ حق** کے صفحہ نمبر 4 پر کیا ہے۔

مولوی **مسعود احمد** وہابی فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد 1985ء میں **جماعت المسلمین** کا قیام عمل میں لایا۔ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے یہ وہابیوں سے ملتا جلتا ہے، اسکے عقائد غیر مقلّدانہ ہیں۔

فرقہ مسعودیہ کے باطل عقائد

عقیدہ: جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں۔

عقیدہ: امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام ابن حنبل، امام مالک ان کی تقلید حرام ہے۔

عقیدہ: مولوی **مسعود احمد** نے اپنی کتاب **تاریخ الاسلام والمسلمین** کے صفحہ نمبر 639 پر صرف دس ازواجِ مطہرات کو شامل کیا جبکہ تین ازواج مطہرات کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔ اسی طرح اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کر کے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر ملتا ہے۔ باقی سب جھوٹ ہے

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب **خلاصہ تلاشِ حق** کے صفحہ نمبر 197 پر امام

المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کم فہم سُوءِ ظن اور گناہ میں مبتلا لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب **تاریخ الاسلام والمسلمین** کے صفحہ نمبر 641 پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جھوٹا اور گناہگار لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی **مسعود احمد** نے اپنی کتاب **خلاصہ تلاش حق** کے صفحہ نمبر 54 پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے خلاف بات کی ہے کیونکہ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث انہی سے روایت ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد اپنی کتاب **خلاصہ تلاشِ حق** کے صفحہ نمبر 177/181 پر لکھتا ہے کہ جو امام مقتدیوں کو اپنے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ دے وہ بدعتی ہے۔

آگے اپنی کتاب **بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت** نامی کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر لکھتا ہے کہ بدعت کفر ہے سب سے بدتر کام تو کفر اور شرک کے کام ہیں۔ لہٰذا بدعت کفر اور شرک سے کسی طرح کم نہیں۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد صلوٰۃ تراویح اور صلوٰۃ تہجد دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں، اسکا ذکر انہوں نے اپنی کتاب **منہاج المسلمین**، صفحہ 219، صفحہ 283 اور **تاریخِ الاسلام والمسلمین** کے صفحہ 115 پر کیا ہے کہ قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (منہاج المسلمین ،صفحہ283)

اس کے علاوہ بھی بہت باطل عقائد ونظریات **فرقہ مسعودیہ** کے ہیں۔ جماعت المسلمین کے لوگ اب بھی ان کتابوں کو مانتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن آپ کے سامنے میٹھے میٹھے بول بولیں گے تاکہ لوگ ان کے قریب آئیں اور یہ لوگوں کو گمراہ کرسکیں۔

فرقہ مسعودیہ المعروف جماعت المسلمین کی ہر چھوٹی بڑی کتابوں میں، پمفلٹ

میں پوسٹروں میں، یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم.... .... صرف اللہ.... .... غیر اللہ نہیں

ہمارا امام.... صرف ایک.... یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... امتی نہیں

ہمارا دین.... صرف ایک........ یعنی اسلام.... فرقہ وارانہ نام نہیں

ہمارا نام.... .... صرف ایک............ یعنی مسلم........ فرقہ وارانہ نہیں

ہماری محبت کی بنیاد.... صرف ایک........ یعنی اللہ تعالیٰ.... دنیاوی تعلقات نہیں

ہمارے فخر کا سبب........ صرف ایک........ یعنی ایمان........ وطن وزبان نہیں

اس خوبصورت دعوت کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ کیا ہر مسلمان کا یہ ایمان عقیدہ نہیں؟ سامنے یہ عقائد پیش کرتے ہیں اور اندر کتابوں میں کفریات کی بھرمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرقے کے شر سے بچائے۔ آمین۔

(ماخوذ از ساٹھ زہریلے سانپ، صفحہ 32، تنظیم اہل سنت، کراچی)

حرفِ آخر

حرف آخر یہی ہے کہ **اہل سنت وجماعت** کے علاوہ نجات کی کوئی راہ نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی، ماتریدی، اشعری وغیرہ یہ سب عقائد میں سنی ہیں جو ان کے عقائد ونظریات سے پھرا وہ حق سے پھر گیا۔ جتنے گمراہ فرقوں کے عقائد پیش کئے گئے ہیں، یہی اور ان سے ملتے جلتے عقائد آئندہ بھی نئے نام کے فرقوں میں پائے جائیں گے۔ موجودہ اور آئندہ دور میں گمراہ فرقے کا سب سے پہلا فعل تقلید کا انکار کر کے آزاد ہونا ہوتا ہے۔ چونکہ ہر گمراہ فرقہ تب ہی ترقی کرتا ہے جب وہ اپنے فرقے میں

آسانیاں لائے ،وہ شرعی احکام جن کو کرنا بڑی مشقت ہے ،لوگوں کو اس سے آزاد کر دیا جائے تا کہ لوگ اس گمراہ فرقے سے متاثر ہوں۔

ایک بات ہمیشہ یادر کھنے والی ہے کہ فرقہ واریت کا سبب **مسلمانوں کی کم علمی** ہے کہ انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ صحیح عقائد کیا ہیں۔اگر ہر مسلمان بنیادی عقائد کو جانتا ہوتو کبھی بھی گمراہ لوگ انہیں صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتے۔لوگ ہر اس شخص کو عالم سمجھ لیتے ہے جو قرآن وحدیث کی بات کرتا ہے،اگر چہ وہ قرآن وحدیث کے خلاف ہی عقائد رکھتا ہو۔ بدمذہبوں کو ان کے عقیدے سے پہچانا جاتا ہے،ان کے سر پر سینگ نہیں ہوتے کہ جن سے ان کی پہچان ہو سکے، بلکہ حدیث پاک میں تو خارجی وہابیوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ لوگ ان کو بہت زیادہ دیندار سمجھیں گے۔پھر بدعقیدہ ہونے میں یہ شرط نہیں کہ وہ کثیر مسائل میں اختلاف کرے بلکہ اگر اس نے شریعت کے ایک مسئلہ میں بھی اختلاف کیا تو ہو سکتا ہے وہ گمراہ ہو جائے بلکہ کافر ہو جائے جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ میں اللہ عزوجل کو خدا مانتا ہوں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مانتا ہوں ،نماز ،روزہ ،زکوۃ سب کو مانتا ہوں بس حج کے فریضہ کو نہیں مانتا تو یہ شخص کافر ہو جائے گا یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ بقیہ ارکان کو تو مانتا ہے اسی طرح ایک شخص کہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو مانتا ہوں بس میوزک کو جائز کہتا ہوں تو وہ شخص گمراہ ٹھہرے گا۔

آج **موجودہ دور** میں کئی ایسے لوگ ہیں جو آسانیوں کے متلاشی ہیں جو اپنی مرضی سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور جب شریعت کی بات آئے تو ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت ہمارے موافق ہو جائے ،ہم جو چاہتے ہیں ویسی شریعت ہو جائے ،اس کے لئے یا تو وہ خود قرآن وحدیث سے کسی دلیل کو لے کر اس سے باطل استدلال کرتے ہیں ،اگر اتنی

قابلیت نہیں ہوتی تو کوئی ایسا ظاہری خلیے کا دیندار شخص ڈھونڈتے ہیں جو شریعت کو توڑ موڑ کر ان کے نفس کے موافق کردے جیسا کہ موجودہ دور میں کئی ایسے پروفیسر، جاہل مولوی، نظر آتے ہیں۔آئندہ بھی ایسے **دین فروشوں** کو لوگ آسانی کے تحت بہت پسند کریں گے جبکہ یہ خود بھی گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ہمارے اس دور میں جب کسی کو کسی گمراہ کے متعلق بتایا جائے کہ فلاں مولوی،فلاں پروفیسر،فلاں سیاستدان گمراہ بے دین ہے تو اکثر اوقات لوگ اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کے محبّ بن جاتے ہیں،اب انہیں اپنے ہیرو کے خلاف کوئی بات سننا پسند نہیں ہوتا۔ایسے ہی لوگوں کے متعلق حدیث میں کہا گیا ہے ((حبك الشيء يعمي و يعصم))ترجمہ:کسی شے کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ،مرویات ابو الدرداء ، جلد6،صفحہ450، دار الفکر ،بیروت)

اللہ عزوجل ہمیں بدمذہبوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اہل سنت جماعت پر قائم رہنے کی توفیق دے۔آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین کس نے بگاڑا؟

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

صراطِ مستقیم اور گمراہی کی وضاحت، گمراہی اور اسکے اسباب، گمراہوں سے تعلقات رکھنا کیسا؟ 73 فرقوں کے عقائد، حق فرقے کی پہچان، اہل سنت کے جنتی ہونے کا صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین و اسلاف سے ثبوت، گمراہ فرقوں کا مسلمانوں کو اپنے فرقے میں لانے اور سنّیت سے بدظن کرنے کے مکروفریب، گمراہوں کی تفاسیر، احادیث و کتب دینی میں تحریفات

ابو احمد محمد انس رضا عطاری
تخصُص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃُ العالمیہ
ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے پنجابی، ایم۔ اے اردو

مکتبہ فیضان شریعت، داتا دربار مارکیٹ لاہور

عنقریب **مکتبہ فیضان** سے منظر عام پر آنے والی دیگر کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
1	دین کس نے بگاڑا	مفتی محمد انس رضا
2	حجیت فقہ	مفتی محمد انس رضا
3	البریلویہ کا علمی محاسبہ	مفتی محمد انس رضا
4	سوہا بازار (جیولری کا کاروبار)	مولانا محمد اظہر
5	قرض کے احکام	مولانا محمد اظہر عطاری
6	مسجد انتظامیہ کیسی ہونی چاہیے	مولانا محمد اظہر عطاری
7	امام مسجد کیسا ہونا چاہیے	مولانا محمد اظہر عطاری
8	سیرت امام زفر	مولانا محمد اظہر عطاری